JANATA AUTO
CONTACT :9820363818 / 9321177990
ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

صبح صادق	04:42
طلوع آفتاب	06:05
زوال آفتاب	12:43
غروب آفتاب	07:19

آج کی حدیث

حضرت معاویہ بن حیدہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "پڑوسی کے حقوق تم پر یہ ہیں کہ اگر وہ بیمار ہوجائے تو اس کی عیادت اور خبر گیری کرو، اور اگر وہ انتقال کرجائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ (اور تدفین کے کاموں میں ہاتھ بٹاؤ) اور اگر وہ (اپنی ضرورت کیلئے) قرض مانگے تو (بشرط استطاعت) اس کو قرض دو، اگر وہ کوئی برا کام کر بیٹھے تو پردہ پوشی کرو، اگر اسے کوئی نعمت ملے تو اس کو مبارکباد دو"۔ (طبرانی)

روزنامہ ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAIRAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 190, Friday- 10 July, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۱۹۰ ❁ جمعہ، ۱۰ر جولائی، ۲۰۲۶، ۲۴ر محرم الحرام ۱۴۴۸ھ ❁ قیمت ۴ر روپے، صفحات:۸

احمد آباد بم دھماکہ معاملہ:

۳۸ر ملزمین کو پھانسی کے فیصلہ کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا جائیگا: ارشد مدنی

نئی دہلی: گجرات ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ نے آج ہندوستانی تاریخ کے پھانسی کی سزا کے سب سے بڑے مقدمہ میں غیر متوقع فیصلہ سناتے ہوئے ہائیکورٹ نے سیشن عدالت سے پھانسی کی سزا پانے والے 38 ملزمین اور عمر قید کی سزا پانے والے 11 ملزمین کی سزاؤں برقرار رکھا ہے۔ جمعیۃ علما ہند کی جاری کردہ ریلیز کے مطابق گجرات ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ کے جسٹس اے وائی کوگجے اور جسٹس سمیر دوے نے تقریباً ایک سال تک اس اہم مقدمہ کی یومیہ کی بنیاد پر حتمی ساعت کی تھی اور فیصلہ محفوظ کرلیا تھا جسے آج سنایا گیا، دو رکنی بینچ نے ملزمین کی جانب سے نچلی عدالت کے فیصلے کو چیلنج کرنے والی اپیلوں پر بھی سماعت کی۔ کل 49 ملزمین میں سے جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی نے جمعیۃ علماء احمد آباد (گجرات) کے تعاون سے 39 ملزمین کو قانونی امداد فراہم کی ہے۔ ملزمین سال 2008 سے جیل کی سلاخوں کے پیچھے مقید ہیں۔ تفتیشی ایجنسیوں نے ملزمین کو ملک کی مختلف ریاستوں بشمول یو پی، راجستھان، کیرالا، کرناٹک، مہاراشٹر، مدھیہ پردیش وودیگر سے گرفتار کیا تھا۔ ملزمین کے دفاع میں ملک کے نامور کریمنل وکلاء ناگا متھو (سبکدوش جسٹس ہائی کورٹ)، ابھئے تھیپے (سبکدوش جسٹس ہائی کورٹ)، نتیا راما کرشنن (سپریم کورٹ) مہر دیسائی (بامبے ہائیکورٹ) یوگ موہت چودھری (بامبے ہائیکورٹ) ہردے بوچ، تیجس باروت، ایم پنڈیا، سوماتھ وتس (گجرات ہائی کورٹ) ودیگر نے بحث کی تھی۔ جس پر آج فیصلہ سناتے ہوئے احمد آباد ہائی کورٹ نے سیشن عدالت کے فیصلہ کو جوں کا توں برقرار رکھا۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے احمد آباد ہائی کورٹ کے فیصلہ پر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ احمد آباد ہائی کورٹ کا فیصلہ ایک ناقابل یقین اور مایوس کن فیصلہ ہے، جمعیۃ علماء ہند اس فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ جائے گی۔ اور ملزمین کو پھانسی کے تختہ سے بچانے کے لئے ملک کے نامور، کریمنل وکلاء کی خدمات حاصل کرے گی اور ان کے مقدمات کو مضبوطی کے ساتھ لڑے گی، ہمیں پورا یقین ہے کہ عدالت عظمیٰ سے ان نوجوانوں کو مکمل انصاف ملے گا۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے ۲۰۰۸ء کے احمد آباد بم دھماکہ کیس میں گجرات ہائی کورٹ کے فیصلے کو ناقابل یقین اور مایوس کن قرار دیتے ہوئے اسے ملک کی سب سے بڑی عدالت، سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے کا اعلان کیا ہے۔ گجرات ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ نے نچلی عدالت (سیشن کورٹ) کے فیصلے کو برقرار رکھتے ہوئے ۳۸ ملزمین کی سزائے موت اور ۱۱ ملزمین کی عمر قید کی توثیق کی ہے۔ ہائی کورٹ کا فیصلہ: جسٹس اے وائی کوگجے اور جسٹس سمیر دوے پر مشتمل بنچ نے ایک سال کی یومیہ سماعت کے بعد اپیلیں مسترد کرتے ہوئے سزا برقرار رکھنے کا فیصلہ سنایا۔ ہندوستان سماچار اور دیگر ذرائع کے مطابق، مولانا ارشد مدنی نے کہا ہے کہ انہیں اعلیٰ عدالت سے انصاف کی پوری امید ہے اور وہ ملزمین کی مؤثر پیروی کے لیے ملک کے ممتاز فوجداری وکلاء کی خدمات حاصل کریں گے۔ ماضی کی مثال (اکشر دھام کیس) جمعیۃ علماء ہند نے یاد دلایا کہ ماضی میں بھی اکشر دھام مندر حملہ کیس جیسے معاملات میں نچلی عدالتوں کی سزائے موت کو سپریم کورٹ نے کالعدم قرار دے کر تمام ملزمین کو بری کر دیا تھا۔ قانونی امداد پانے والے یہ ۳۹ ملزمین ۲۰۰۸ء سے جیلوں میں بند ہیں اور ان کا تعلق اتر پردیش، مہاراشٹر، کیرالہ، کرناٹک، راجستھان اور مدھیہ پردیش جیسی مختلف ریاستوں سے ہے۔

ایک ہفتہ کی موسلا دھار بارش کے بعد ممبئی کی ۷ر جھیلوں میں پانی کے ذخائر میں اضافہ

ممبئی: ایک ہفتے تک مسلسل ہونے والی موسلا دھار بارش کے بعد منگل کو ممبئی کے شہریوں کو بڑی راحت ملی، کیونکہ شہر میں بارش کی شدت میں نمایاں کمی دیکھی گئی۔ گزشتہ کئی دنوں سے جاری شدید بارش کے باعث شہر کے متعدد علاقے زیر آب آ گئے تھے، ٹرانسپورٹ خدمات متاثر ہوئی تھیں اور معمولات زندگی بری طرح درہم برہم ہو گئے تھے، تاہم اب صورتحال بتدریج معمول پر آنا شروع ہوگئی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق منگل کی صبح 9 بجے تک ممبئی میں صرف ہلکی سے درمیانی درجے کی بارش ریکارڈ کی گئی، جبکہ یکم جولائی سے 6 جولائی کے دوران شہر میں انتہائی شدید بارش ہوئی تھی۔ موجودہ مانسون سیزن میں مسلسل شدید بارش کے بعد یہ پہلا موقع ہے جب شہریوں کو واضح راحت حاصل ہوئی ہے۔ محکمہ موسمیات نے 4 سے 7 جولائی کے دوران ممبئی، تھانے، پال گھر اور رائے گڑھ کے لیے انتہائی شدید بارش کے خدشے کے پیش نظر ریڈ الرٹ جاری کیا تھا۔ بعد ازاں پیر کو ممبئی کے لیے الرٹ کم کر کے اورنج الرٹ کر دیا گیا، جبکہ رائے گڑھ میں ریڈ الرٹ برقرار رکھا گیا۔ اعداد و شمار کے مطابق یکم سے 4 جولائی کے درمیان صرف تین دنوں میں ممبئی میں جولائی کے اوسط ماہانہ بارش کا نصف سے زیادہ حصہ برس چکا تھا۔ سانتا کروز موسمیاتی

خامنہ ای کو سپرد خاک کرتے وقت ہزاروں آنکھیں ہوئیں نم، سڑکوں پر نظر آیا عوامی سیلاب

ہجوم اس قدر زیادہ تھا کہ تابوت کئی مرتبہ ادھر اُدھر جھولنے لگا۔ متعدد افراد اسے چھونے کی کوشش کر رہے تھے، جس کے باعث دھکم پیل بھی ہوئی۔ ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کی آخری رسومات کے سلسلے میں عراق کے مقدس شہر کربلا میں زبردست ہجوم اُمڈ آیا۔ سڑکیں لوگوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں۔ ہزاروں، بلکہ لاکھوں افراد صبح ہی سے جلوس جنازہ کے راستوں اور مذہبی مقامات کے اطراف جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ بہت سے لوگ تو بہتر جگہ حاصل کرنے کے لیے ایک دن پہلے ہی کربلا پہنچ گئے تھے۔ اس سے قبل خامنہ ای کے تابوت کو عراق کے ایک اور مقدس شہر نجف لے جایا گیا، جہاں حضرت امام علیؑ کے روضۂ مبارک پر بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوئے۔ لوگوں نے تابوت کو اپنے کندھوں پر اٹھایا۔ ہجوم اس قدر زیادہ تھا کہ تابوت کئی مرتبہ ادھر اُدھر جھولنے لگا۔ متعدد افراد اسے چھونے کی کوشش کر رہے تھے، جس کے باعث دھکا مکی بھی ہوئی۔ بعد ازاں تابوت کو سڑک کے راستے نجف سے کربلا لایا گیا۔ جیسے ہی تابوت شہر میں پہنچا، بڑی تعداد میں لوگ اس کے ساتھ چلنے لگے۔ لوگ ایرانی پرچم لہرا رہے تھے اور اپنے ہاتھوں میں خامنہ ای کی تصاویر اٹھائے ہوئے تھے۔ پورے راستے مذہبی نعرے گونجتے رہے، جبکہ لاؤڈ اسپیکروں کے ذریعے مسلسل اعلانات بھی کیے جاتے رہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ شدید گرمی کے پیش نظر مختلف مقامات پر پانی کا چھڑکاؤ کیا گیا۔ آنے والے زائرین کی سہولت کے لیے کھانے پینے کے اسٹال بھی لگائے گئے تاکہ دور دراز سے آنے والے افراد کو کسی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ سیکورٹی کے لیے بڑی تعداد میں اہلکار تعینات کیے گئے تھے، جبکہ کسی بھی ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لیے طبی ٹیمیں بھی موجود تھیں۔ قابل ذکر ہے کہ ایران نے ہفتہ سے آیت اللہ علی خامنہ ای کی 6 روزہ آخری رسومات کا آغاز کیا ہے۔ اس دوران جلوس جنازہ ان مذہبی اور تاریخی مقامات سے گزر رہا ہے جو ایران اور شیعہ برادری کے لیے خصوصی اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ سفر تہران سے شروع ہو کر ایران کے مقدس شہروں اور پھر عراق کے نجف اور کربلا تک پہنچا۔ اس کے بعد تابوت دوبارہ ایران لے جایا گیا، جہاں جمعرات کو ان کے آبائی شہر مشہد میں سپرد خاک کیا جائے گا۔ ایران کے سابق سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کو ان کے آبائی شہر مشہد میں واقع روضہ امام رضاؑ کے احاطے میں لاکھوں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کر دیا گیا ہے۔ اس موقع پر مشہد اور ایران و عراق کے دیگر شہروں میں عوامی سیلاب اور انتہائی رقت آمیز مناظر دیکھنے کو ملے۔

اب نہیں چلے گی لاپرواہی، ذمہ دار افسران بھی ہوں گے جوابدہ

دہلی۔ یوپی سے گروگرام تک غیر قانونی تعمیرات پر سپریم کورٹ سخت

عدالت نے مالویہ نگر میں لگنے والی آگ، لکھنؤ میں آگ کا واقعہ اور ساکیت میں عمارت گرنے جیسے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایسے معاملات کو ہلکے میں نہیں لیا جا سکتا۔ دہلی میں تیزی سے بڑھ رہی غیر قانونی تعمیرات اور سیکورٹی قوانین کی خلاف ورزی کے باعث آگ لگنے کے واقعات پر سپریم کورٹ نے جمعرات کو سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ انہیں امید تھی کہ ذمہ دار افسران خود کارروائی کریں گے، لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اب عدالت ایسے احکامات جاری کرے گا جن کا اثر کئی لوگوں پر پڑے گا۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ اب لاپرواہی کرنے والے افسران کی ذاتی ذمہ داری طے کی جائے گی۔ اب سب کچھ احکامات میں صاف صاف لکھا جائے گا۔ عدالت نے مالویہ نگر میں لگنے والی آگ، لکھنؤ میں آگ کا واقعہ اور ساکیت میں عمارت گرنے جیسے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایسے معاملات کو ہلکے میں نہیں لیا جا سکتا۔ سپریم کورٹ نے ساکیت، لاجپت نگر اور سروجنی نگر کے علاقوں کا معائنہ کرانے کا حکم دیا ہے۔ ساتھ ہی اس کے لیے ایک ٹیم تشکیل دینے کا حکم بھی دیا۔ اس ٹیم میں آئی آئی ٹی دہلی کے 2 سینئر پروفیسرز، 2 ڈرافٹسمین اور ایم سی ڈی کے افسران شامل ہوں گے۔ یہ ٹیم ان علاقوں میں عمارتوں کی صورتحال اور ضوابط پر عملدرآمد کی جانچ کرے گی۔ اگر کوئی خامی پائی گئی تو کارروائی کو یقینی بنایا جائے گا۔ سپریم کورٹ نے افسران کو سماعت کی اگلی تاریخ 4 اگست کو ذاتی طور پر پیش ہونے کی ہدایت بھی جاری کی۔ سپریم کورٹ نے گروگرام سے متعلق ایک اخبار کی خبر کا از خود نوٹس لیا، جس میں کہا گیا ہے کہ گروگرام کی 93 فیصد عمارتوں میں فائر سیفٹی کے لازمی انتظامات موجود نہیں ہیں۔ اس پر سپریم کورٹ نے گروگرام ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے وائس چیئرمین کو اگلی سماعت پر عدالت میں پیش ہونے کا حکم دیا ہے۔ اس کے علاوہ، عدالت نے لکھنؤ میونسپل کارپوریشن کے کمشنر کو بھی طلب کیا ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ صرف بلڈرز وغیرہ کو ہی گرفتار کیا جا رہا ہے، ان افسران کو نہیں جو ان علاقوں کے انچارج ہیں جہاں بڑے پیمانے پر خلاف ورزیاں ہوئی ہیں۔

امریکہ کے تازہ حملوں میں ۱۴ر ایرانی ہلاک

خامنہ ای کی آخری رسومات والے شہر میں نظر آیا ٹرمپ کی موت کا فرمان!

امریکہ کے ذریعہ ایران کے کئی شہروں پر تازہ حملہ نے مشرق وسطیٰ میں حالات کو مزید کشیدہ بنا دیا ہے۔ اس حملہ کے جواب میں ایران نے بھی بحرین اور کویت میں کئی امریکی فوجی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا ہے۔ ایسے وقت میں جب ایران اپنے سابق سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کی تدفین کی تیاریوں میں مصروف ہے، امریکی حملہ سے لوگوں میں زبردست ناراضگی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ ایرانیوں کی ناراضگی کا ایک نظارہ مشہد میں بھی دیکھنے کو ملا جہاں 9 جولائی کو خامنہ ای کی تدفین ہونے والی ہے۔ مشہد میں لوگوں نے ٹرمپ کے خلاف پوسٹر لگا دیے ہیں، جن میں ان کی موت کا فرمان لکھا گیا ہے۔ دراصل امریکہ نے خامنہ ای کی آخری رسومات سے عین قبل مشہد کے 2 بڑے پلوں کو اڑا دیا۔ ایران نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکہ خامنہ ای کے جنازہ میں رکاوٹ ڈالنا چاہتا ہے۔ ان خبروں کے درمیان مشہد کے ایک ہوٹل کے باہر ٹرمپ کے نام کا پوسٹر دیکھا گیا ہے۔ اس پوسٹر پر لکھا گیا ہے 'وِی وِل کِل ٹرمپ' (ہم ٹرمپ کو مار ڈالیں گے)۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ ٹرمپ کے خلاف اس سے قبل بھی ایران میں نعرے لگائے گئے تھے۔ خامنہ ای کو خراج عقیدت پیش کرنے والی ریلی کے دوران بھی لوگوں نے ٹرمپ کو ہلاک کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے نعرہ بلند کیا تھا۔ بہرحال، واشنگٹن نے گزشتہ 2 دنوں میں ایران کے کئی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا ہے۔ ان حملوں میں 14 لوگوں کی موت ہو چکی ہے۔ ایرانی وزارت صحت نے ان اموات کی تصدیق کی ہے، اور ساتھ ہی کہا ہے کہ 78 افراد زخمی ہوئے ہیں جن کا علاج مختلف مقامی اسپتالوں میں چل رہا ہے۔ وزارت نے یہ بھی جانکاری دی ہے کہ امریکہ نے ایران کے 5 خطوں میں ہوائی حملے کیے ہیں۔ تازہ حملہ کے بعد ایران کی وزارت خارجہ نے امریکہ پر دھوکہ دینے اور جنگ بندی کی خلاف ورزی کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ ایران کا کہنا ہے کہ "امریکہ نے آبنائے ہرمز میں جہازوں پر حملہ کا الزام لگا کر حملہ کیا ہے، جبکہ یہ الزام جھوٹا ہے۔" ایران نے یہ بھی کہا کہ امریکہ کی کارروائی اقوام متحدہ چارٹر اور جنگ بندی معاہدے کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ فکر انگیز بات یہ ہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان اب یہ جنگ وسعت اختیار کرتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ میڈیا رپورٹس میں امریکی افسران کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ایران کے خلاف امریکہ طویل جنگ کی تیاری کر رہا ہے۔ 'ایکسیوس' کی رپورٹ کے مطابق یہ جنگ ہفتوں سے لے کر مہینوں تک کھنچ سکتی ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

پرسنل لا POCSO سے بالاتر نہیں الہ آباد ہائی کورٹ کا فیصلہ

نئی دہلی: الہ آباد ہائی کورٹ نے کم عمری کی شادی سے متعلق ایک اہم فیصلے میں واضح کیا ہے کہ مسلم پرسنل لا سمیت کوئی بھی پرسنل لا بچوں کی شادی کی ممانعت ایکٹ، 2006 اور پروٹیکشن آف چلڈرن فرام سیکسوئل آفنسز (POCSO) ایکٹ سے بالاتر نہیں ہو سکتا۔ عدالت نے کہا کہ 18 سال سے کم عمر لڑکی کی شادی قانوناً قابل قبول نہیں اور ایسے معاملات میں POCSO ایکٹ کا اطلاق ہوگا۔ جسٹس جے جے منیر اور جسٹس اچل سچدیوا پر مشتمل بنچ نے کہا کہ ملک میں شادی کی کم از کم قانونی عمر تمام شہریوں کے لیے یکساں ہے، خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔ عدالت کے مطابق شرعی قانون میں بلوغت کو شادی کی بنیاد ماننے کا اصول بچوں کی شادی پر پابندی کے قانون اور POCSO ایکٹ پر فوقیت نہیں رکھتا۔ یہ فیصلہ اس مقدمے میں دیا گیا جس میں فروری کے دوران اتر پردیش کے بلند شہر میں 16 سالہ مسلم لڑکی کی شادی روکنے گئی پولیس ٹیم کو مبینہ طور پر مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اس واقعے کے بعد 19 افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا، جنہوں نے ایف آئی آر منسوخ کرنے کے لیے ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ درخواست گزاروں نے موقف اختیار کیا کہ مسلم پرسنل لا کے مطابق بلوغت کے بعد لڑکی شادی کی اہل ہوجاتی ہے، اس لیے چائلڈ میرج پروہیبیشن ایکٹ ان پر لاگو نہیں ہوتا۔ تاہم عدالت نے اس دلیل کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ بچوں کے تحفظ سے متعلق قوانین صحت عامہ اور قومی پالیسی کا حصہ ہیں، جن سے کسی بھی پرسنل لا کے ذریعے استثنا حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ عدالت نے مزید کہا کہ 18 سال سے کم عمر لڑکی کی شادی کی اجازت دینا POCSO ایکٹ کی روح کے منافی ہے، کیونکہ کم عمر افراد کے ساتھ جنسی تعلقات قانون کے تحت جرم تصور کیے جاتے ہیں۔

بہار: ہندوتوا ہجوم نے خاتون کا نقاب زبردستی اتروایا

پٹنہ: ریاست بہار کے ضلع نوادہ میں ایک مسلم خاتون کے ساتھ مبینہ طور پر ہندوتوا حامیوں کے ایک گروپ نے بدسلوکی کرتے ہوئے اس کا نقاب زبردستی اتروایا اور اس کے ساتھ موجود ہندو نوجوان سے اس کے ماتھے پر سندور لگوایا۔ واقعے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد شدید ردعمل سامنے آیا ہے۔ مسلم خاتون ایک ہندو نوجوان کے ساتھ موجود تھی، جس پر مشتعل افراد نے دونوں کو گھیر لیا۔ ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ خاتون بار بار منت سماجت کرتی ہے اور ہجوم سے اسے چھوڑ دینے کی اپیل کرتی ہے، تاہم کوئی اس کی بات نہیں سنتا۔ ویڈیو میں ایک شخص یہ کہتے ہوئے سنائی دیتا ہے کہ "ویڈیو تو بنے گی، ثبوت بھی رہے گا"، جبکہ دیگر افراد خاتون کا نقاب ہٹا کر اس کا ماتھا بے نقاب کرتے ہیں اور اس دوران "جے بجرنگ بلی" کے نعرے بھی لگائے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ موجود ہندو نوجوان بھی ہجوم سے انہیں چھوڑ دینے کی درخواست کرتا ہے، لیکن ایک شخص اسے خاتون کے ماتھے پر سندور لگانے پر مجبور کرتے ہوئے کہتا ہے کہ "پہلے سندور لگا دو، بعد میں مسلم رسم و رواج کے مطابق شادی کر لینا۔" رپورٹس کے مطابق ہجوم نے دونوں کا پیچھا بھی کیا اور مسلسل ان کی ویڈیوز بناتا رہا۔ واقعے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہی ہے، تاہم فوری طور پر پولیس کی جانب سے اس معاملے میں کسی کارروائی یا گرفتاری کی تصدیق سامنے نہیں آئی۔ بھارتی ریاست بہار کے ضلع نوادہ میں ایک مسلم خاتون کو ہراساں کرنے اور زبردستی نقاب اتروانے کا افسوسناک واقعہ سامنے آیا ہے، جس پر پولیس نے ایف آئی آر (FIR) درج کر کے کارروائی شروع کر دی ہے۔ یہ واقعہ جولائی 2026 کے آغاز میں پیش آیا اور سوشل میڈیا پر اس کی ویڈیو وائرل ہونے کے بعد پبلک آؤٹ ریج اور شدید احتجاج دیکھنے کو ملا۔

پنجاب بنتا جا رہا ہے ایچ آئی وی کا مرکز، نوجوانوں کی بڑی تعداد ہو رہی متاثر

گزشتہ پانچ ماہ سے ہوشیار پور، پٹھان کوٹ، جالندھر، روپڑ، موگا، بٹالہ، نوان شہر اور کپورتھلہ سے مسلسل نمونے جی ایم سی جموں پہنچ رہے ہیں

گورنمنٹ میڈیکل کالج (جی ایم سی) جموں کی این اے بی ایل سے منظور شدہ مائیکرو بایولوجی لیبارٹری اب صرف جموں و کشمیر ہی نہیں، بلکہ پنجاب کے 'ایچ آئی وی' جانچ نیٹ ورک کا بھی ایک اہم مرکز بن گئی ہے۔ پنجاب کے 8 اضلاع سے ہر ماہ تقریباً 2500 ایچ آئی وی جانچ کے نمونے یہاں بھیجے جا رہے ہیں۔ گزشتہ پانچ ماہ سے ہوشیار پور، پٹھان کوٹ، جالندھر، روپڑ، موگا، بٹالہ، نوان شہر اور کپورتھلہ سے مسلسل نمونے جی ایم سی جموں پہنچ رہے ہیں۔ جہاں نمونے کی جانچ کے بعد رپورٹ متعلقہ اضلاع کو بھیجی جا رہی ہے۔ تازہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ پنجاب آہستہ آہستہ ایچ آئی وی کا ہاٹ اسپاٹ بنتا جا رہا ہے۔ جی ایم سی جموں کی مائیکرو بایولوجی لیبارٹری کو اسی سال فروری میں 'نیشنل ایکریڈیٹیشن بورڈ فار ٹیسٹنگ اینڈ کیلیبریشن لیبارٹریز' (این اے بی ایل) کی منظوری ملی تھی۔ بین الاقوامی معیار پر پورا اترنے کے بعد یہ جموں و کشمیر کی پہلی این اے بی ایل سے منظور شدہ وائرولوجی لیبارٹری بن گئی۔ منظوری ملنے کے بعد لیبارٹری کی جانچ کی صلاحیت اور اس کی معتبریت میں اضافہ ہوا ہے، جس کے نتیجے میں پنجاب کے کئی اضلاع کے ایچ آئی وی ٹیسٹوں کی ذمہ داری بھی اسی لیبارٹری کو سونپ دی گئی ہے۔ جانچ رپورٹ کے مطابق پنجاب میں ایچ آئی وی انفیکشن کے معاملوں میں مسلسل اضافہ درج کیا جا رہا ہے۔ متاثرہ افراد میں بڑی تعداد 25 سے 30 سال عمر کے افراد پر مشتمل ہے۔ یہاں خواتین اور بچوں میں بھی انفیکشن کے معاملے سامنے آ رہے ہیں۔ ماہرین صحت کا ماننا ہے کہ انجیکشن کے ذریعے نشہ کرنے کی عادت انفیکشن کے پھیلاؤ کی اہم وجوہات میں سے ایک ہے۔ مریضوں کا علاج پنجاب میں ہی کیا جا رہا ہے، جبکہ جی ایم سی جموں میں صرف نمونوں کی جانچ کی جا رہی ہے۔ مائیکرو بایولوجی شعبے کے سربراہ ڈاکٹر سندیپ ڈوگرا نے بتایا کہ جی ایم سی جموں کی لیبارٹری جموں و کشمیر کی پہلی این اے بی ایل سے منظور شدہ وائرولوجی لیبارٹری ہے۔ یہاں وائرس سے پیدا ہونے والی مختلف بیماریوں کی جانچ کی جاتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ پانچ ماہ سے پنجاب کے ہوشیار پور، پٹھان کوٹ، جالندھر، روپڑ، کپورتھلہ، بٹالہ، موگا اور نوان شہر سے ہر ماہ تقریباً 2500 ایچ آئی وی جانچ کے نمونے یہاں بھیجے جا رہے ہیں۔ جانچ مکمل ہونے کے بعد رپورٹ متعلقہ اضلاع کو ارسال کر دی جاتی ہے۔

ایران نے پہلی بار جاری کی آیت اللہ علی خامنہ کے تباہ شدہ گھر کی ویڈیو

ایران نے 35 سیکنڈ کی ایسی پہلی سرکاری ویڈیو جاری کی ہے، جس میں آیت اللہ علی خامنہ ای کی رہائش امام خمینی حسینیہ ہال میں ہونے والی شدید تباہی اور ملبہ واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ امریکہ اور اسرائیل کے ذریعہ 28 فروری 2026 کو ایران کی راجدھانی تہران پر کیے گئے حملے میں ایران کے سابق سپریم لیڈر آیت علی خامنہ ای جاں بحق ہو گئے تھے۔ فی الوقت ایران کی راجدھانی تہران میں ان کی آخری رسومات جاری ہیں۔ آج، یعنی 9 جولائی کو آیت اللہ علی خامنہ ای کو سپردِ خاک کیا جائے گا۔ اس دوران ایران نے تہران سے 35 سیکنڈ پر مشتمل ایسی پہلی سرکاری ویڈیو جاری کی ہے جس میں آیت اللہ علی خامنہ ای کی رہائش امام خمینی حسینیہ ہال میں ہونے والی شدید تباہی اور ملبہ واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ اس عمارت میں آیت اللہ علی خامنہ ای کے ساتھ ساتھ ان کے دیگر اہل خانہ بھی جاں بحق ہو گئے تھے، جن میں 14 ماہ کی زہرا بھی شامل تھیں۔ یہ ویڈیو آیت اللہ علی خامنہ ای کی تدفین کے روز جاری کی گئی ہے، جس سے لوگوں میں جذبات کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ آج انہیں شمال مشرقی ایران واقع ان کے آبائی شہر مشہد میں سپردِ خاک کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی تہران، قم اور عراق کے مقدس شہروں نجف اشرف اور کربلا میں منعقد ہونے والی آخری رسومات اور الوداعی پروگراموں کا سلسلہ بھی اختتام پذیر ہو جائے گا۔ اس سے قبل ایران کے سابق سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کے جسدِ خاکی کو تہران واقع گرینڈ مصلیٰ میں عوامی دیدار کے لیے رکھا گیا تھا، جس کے بعد تہران اور قم کی سڑکوں سے ہوتے ہوئے ایک جلوس کی صورت میں جنازے کو لے جایا گیا۔ واضح رہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان ایک بار پھر کشیدگی اپنے عروج پر پہنچ گئی ہے۔ امریکہ نے ایران پر نئے فضائی حملے کیے ہیں، جس کے بعد جمعرات کے روز علی الصبح کویت، بحرین اور قطر میں ایرانی میزائل کے حملوں کے مدنظر انتباہی سائرن بجا دیے گئے۔ حالانکہ اب تک کویت، بحرین اور قطر میں کسی جانی یا مالی نقصانات کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ ایک طرف امریکہ کے تازہ حملوں نے ایران کے جنوبی ساحلی علاقوں کے کئی شہروں کو ہلا کر رکھ دیا اور بعض علاقوں میں بجلی سپلائی معطل ہو گئی، وہیں دوسری طرف ایرانی حملوں سے کئی خلیجی ممالک میں خوف و دہشت کا ماحول دیکھنے کو مل رہا ہے۔

ہندوستان اور آسٹریلیا کے بیچ ۱۸ر اہم فیصلے اور معاہدوں پر دستخط

امریکہ نے خامنہ ای کی آخری رسومات سے عین قبل مشہد کے ۲ر بڑے پلوں کو اڑا دیا، جس سے ایرانیوں میں شدید ناراضگی دیکھنے کو مل رہی ہے

میلبرن: وزیر اعظم نریندر مودی کے 8 سے 10 جولائی تک آسٹریلیا کے دورے کے دوران دفاع، بحری سلامتی، توانائی، جدید ٹیکنالوجی، تعلیم، کان کنی، تحقیق اور ثقافتی تعاون سمیت 18 اہم فیصلے اور معاہدے طے پائے، جن سے ہندوستان اور آسٹریلیا کے درمیان جامع اسٹریٹجک شراکت داری مزید مضبوط ہوئی۔ وزارت خارجہ کے مطابق دونوں ممالک نے دفاع اور سلامتی سے متعلق مشترکہ اعلامیہ، بحری سلامتی تعاون کا روڈ میپ، توانائی کی سلامتی پر مشترکہ بیان اور شہری جوہری معاہدے کے تحت ایک انتظامی معاہدہ منظور کیا۔ اس کے علاوہ تعلیم، ہنرمندی، تحقیق، اختراع اور ثقافتی ورثے کے تحفظ سے متعلق متعدد معاہدوں پر بھی دستخط کیے گئے۔ دفاع اور سلامتی سے متعلق مشترکہ اعلامیے کا مقصد دفاعی صنعت میں اشتراک، مشترکہ اختراعات، معلومات کے تبادلے اور انسانی امداد و قدرتی آفات سے نمٹنے کے شعبوں میں تعاون کو فروغ دینا ہے۔ بحری سلامتی تعاون کے روڈ میپ کے تحت معلومات کے تبادلے، صلاحیت سازی، مشترکہ کارروائیوں، سمندری آلودگی سے نمٹنے، تلاش و بچاؤ کی کارروائیوں اور انسانی امداد کے میدان میں تعاون بڑھایا جائے گا۔ دونوں ممالک نے توانائی کی سلامتی پر مشترکہ بیان بھی جاری کیا جس میں توانائی کے شعبے میں تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔ اس میں آسٹریلیا کے لیے مائع ایندھن اور توانائی سے متعلق مصنوعات کی فراہمی میں ہندوستان کے کردار کو سراہا گیا اور دونوں ممالک کے درمیان توانائی کی مسلسل سپلائی برقرار رکھنے پر زور دیا گیا۔ ہندوستان اور آسٹریلیا کے شہری جوہری معاہدے کے تحت کیے گئے انتظامی معاہدے کے ذریعے آسٹریلیا ہندوستان کو یورینیم فراہم کرے گا جس سے توانائی کے ذرائع میں تنوع آئے گا اور ملک کی توانائی سلامتی مزید مستحکم ہوگی۔ دونوں ممالک نے سائبر سکیورٹی، اہم ٹیکنالوجی اور مضبوط سپلائی چین کے لیے نئی شراکت داری کا بھی آغاز کیا۔ اس کے علاوہ ہندوستانی کوسٹ گارڈ اور آسٹریلیا کی میری ٹائم بارڈر کمانڈ کے درمیان مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے گئے تاکہ ساحلی نگرانی، سمندری معلومات کے تبادلے اور سمندری قانون کے نفاذ میں تعاون بڑھایا جا سکے۔ آسٹریلیا نے 2028-29 کے دوران ایک ہندوستانی فوجی انسٹرکٹر کو آسٹریلین ڈیفنس کالج میں تعینات کرنے کی بھی دعوت دی تاکہ پیشہ ورانہ فوجی تعاون اور تجربات کے تبادلے کو فروغ مل سکے۔ اقتصادی اور تعلیمی شعبے میں بھونیشور کے نیشنل اسکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ میں کان کنی اور کان کنی کے آلات سے متعلق ایک سینٹر آف ایکسیلنس قائم کرنے پر اتفاق ہوا۔ فلنڈرز یونیورسٹی کو بنگلورو میں اور وکٹوریہ یونیورسٹی کو گروگرام میں اپنا کیمپس قائم کرنے کی منظوری بھی دی گئی۔ ہندوستان کی نیشنل کونسل فار ووکیشنل ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ اور آسٹریلیا کی اسکلز کوالٹی اتھارٹی کے درمیان پیشہ ورانہ تعلیم کے معیار، تربیتی نظام اور صلاحیت سازی کیلئے بھی مفاہمتی معاہدہ طے پایا۔ دورے کے دوران آسٹریلیا نے ہندوستان کے تین نایاب تاریخی نوادرات بھی واپس کیے جن میں نندی کا مقدس مجسمہ، بھدرکالی کے ساتھ کانسی کا ترشول اور بارہویں صدی کا شش رخا کارتکیہ کا مجسمہ شامل ہے۔

مہاراشٹر میں یکساں سول کوڈ پر پیش رفت

مسودہ تیار کرنے کیلئے ۷ رکنی کمیٹی قائم، کانگریس کا وسیع مشاورت پر زور

ممبئی: مہاراشٹر حکومت نے یو سی سی کے لیے 7 رکنی کمیٹی قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ حکومت 6 ماہ میں رپورٹ چاہتی ہے، جبکہ کانگریس نے کہا ہے کہ ایسا قانون وسیع مشاورت اور اتفاق رائے کے ساتھ ہی بنایا جانا چاہیے۔ مہاراشٹر حکومت نے ریاست میں یکساں سول کوڈ کے نفاذ کی سمت اقدام لیتے ہوئے اس کا مسودہ تیار کرنے اور مختلف قانونی، سماجی اور انتظامی پہلوؤں کا جائزہ لینے کے لیے 7 رکنی اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت کے اس اقدام پر جہاں آئندہ قانون سازی کے امکانات پر توجہ مرکوز ہوگئی ہے، وہیں اس معاملے پر مختلف طبقات، خصوصاً اقلیتی حلقوں میں بھی بے چینی پائی جارہی ہے اور وسیع مشاورت کی ضرورت پر زور دیا جارہا ہے۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے اسمبلی میں اعلان کیا کہ سبکدوش جج جسٹس رنجنا دیسائی کی سربراہی میں قائم کی گئی کمیٹی یکساں سول کوڈ سے متعلق تمام قانونی، سماجی اور انتظامی امور کا تفصیلی مطالعہ کرے گی۔ انہوں نے بتایا کہ کمیٹی مختلف متعلقہ فریقوں، ماہرین اور دیگر طبقات کی آرا حاصل کرنے کے بعد اپنی سفارشات پر مبنی رپورٹ حکومت کو پیش کرے گی۔ اس مقصد کے لیے کمیٹی کو 6 ماہ کا وقت دیا گیا ہے۔ حکومت کے مطابق کمیٹی کی رپورٹ موصول ہونے کے بعد اس کی بنیاد پر یکساں سول ضابطہ کا حتمی مسودہ تیار کیا جائے گا۔ دیویندر فڑنویس نے کہا کہ ریاستی حکومت کی کوشش ہے کہ آئندہ سرمائی اجلاس کے دوران اس سے متعلق بل اسمبلی اور قانون ساز کونسل میں پیش کیا جائے تاکہ آئینی اور قانونی عمل کو آگے بڑھایا جاسکے۔ یکساں سول ضابطہ کا مقصد شادی، طلاق، وراثت، گود لینے اور خاندانی معاملات سے متعلق قوانین میں تمام شہریوں کے لیے یکساں قانونی نظام نافذ کرنا بتایا جاتا ہے۔ تاہم اس موضوع پر ملک میں طویل عرصے سے مختلف آرا سامنے آتی رہی ہیں اور متعدد سماجی و مذہبی تنظیمیں اس حوالے سے اپنے تحفظات بھی ظاہر کرتی رہی ہیں۔ دریں اثنا کانگریس کے سینئر رہنما سچن ساونت نے حکومت کے اعلان پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ آئین کے رہنما اصولوں میں شامل یکساں سول ضابطہ کی شق سابق وزیر اعظم جواہر لال نہرو کی آئینی فکر کا حصہ تھی، اس لیے حکومت کو اس تاریخی پس منظر کا بھی اعتراف کرنا چاہیے تھا۔ انہوں نے کہا کہ آئینی تصور کے مطابق اس نوعیت کی قانون سازی اتفاق رائے اور وسیع مشاورت کے ذریعے ہونی چاہیے۔ ان کے مطابق قانونی ماہرین، وکلا، مختلف برادریوں کے نمائندوں اور دیگر متعلقہ فریقوں کو اعتماد میں لے کر ایسا مسودہ تیار کیا جانا چاہیے جو سبھی طبقات کے لیے قابل قبول ہو۔ سچن ساونت نے کہا کہ اگر مجوزہ قانون تعمیری، جامع اور سب کو ساتھ لے کر چلنے والا ہوگا تو کانگریس اس کی حمایت کرے گی، لیکن اگر اسے سیاسی تنازع یا سماجی تقسیم پیدا کرنے کے مقصد سے لایا گیا تو پارٹی اس کی مخالفت کرے گی۔ ریاست میں بھی یکساں شہری قانون، یکساں سول کوڈ (یو سی سی) کے نفاذ کا راستہ ہموار ہوگیا ہے اور وزیر اعلیٰ نے یکساں قانون کے نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے اس کیلئے ۷ رکنی قانونی مسودہ سازی کمیٹی کو منظوری دی ہے اس کے بعد ۷ رکنی کمیٹی کو آج تشکیل دیا گیا ہے جو یو سی سی کا مسودہ تیار کرے گی اور اسے آئندہ ناگپور اسمبلی میں پیش کیا جائے۔ اتراکھنڈ پہلی ریاست تھی جس نے یو سی سی کا نفاذ کیا ہے اب ریاست مہاراشٹر نے یو سی سی کے نفاذ میں پیش رفت کی ہے۔ ریاست میں یکساں سول کوڈ یو سی سی کے نفاذ کے لیے آج ریاستی ایوان اسمبلی میں وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے ۷ رکنی کمیٹی تشکیل دی ہے یہ کمیٹی جسٹس رنجنا دیسائی کی سربراہی میں تشکیل دی گئی ہے اور ۶ ماہ میں اسے رپورٹ پیش کرنا ہے یہ تفصیل یہاں ایوان اسمبلی میں ریاستی وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے پیش کی ہے انہوں نے کہا کہ ملک کے دستور نے صوبائی سرکاروں کو یکساں سول کوڈ یو سی سی کے نفاذ کا اختیار فراہم ہے اسی نہج پر کئی ریاستوں نے یو سی سی کا مسودہ بھی منظور کرلیا ہے اور یہاں یو سی سی کا اطلاق بھی ہوچکا ہے اس کے ساتھ ہی اب مہاراشٹر میں یو سی سی کے نفاذ کو یقینی بنانے کے لئے ۷ رکنی کمیٹی کی تشکیل دی گئی ہے اس کمیٹی کے تجزیاتی و مطالعاتی رپورٹ کے بعد یو سی سی کا اطلاق ہوگا یہ رپورٹ ۶ ماہ کی مدت میں پیش ہو گی اور توقع ہے کہ آئندہ ناگپور سرمائی اجلاس میں اسے پیش کیا جائے گا یو سی سی کے مسودہ سے متعلق وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے اس سے قبل کمیٹی سازی کا اعلان کیا تھا آج اس کمیٹی کی تشکیل کو منظوری دیدی گئی ہے اور اب یو سی سی سے متعلق تجزیاتی رپورٹ یہ کمیٹی پیش کرے گی۔

ہمیں پڑھانے دو! ٹی ای ٹی سختی اور دیگر مطالبات پر ریاست گیر احتجاج

اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھ 11138 کی بھرپور شمولیت

ممبئی: (نامہ نگار) ریاست میں تعلیمی معیار کو بہتر بنانے اور اساتذہ کو ان کی اصل ذمہ داری یعنی تدریسی خدمات انجام دینے کا مناسب موقع فراہم کرنے کے مطالبے کے ساتھ آج 9 جولائی 2026 کو مہاراشٹر بھر میں پرائمری، سیکنڈری، ہائر سیکنڈری، جونیئر کالج اور دیگر تعلیمی اداروں کے اساتذہ نے ریاست گیر "اسکول بند" تحریک میں بھرپور حصہ لیا۔ مختلف اضلاع میں اسکول بند رکھ کر ضلع کلکٹر دفاتر تک عظیم الشان مورچے نکالے گئے اور وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس، وزیر تعلیم دادا جی بھوسے اور دیگر اعلیٰ حکام کے نام مطالباتی یادداشتیں پیش کی گئیں۔ اساتذہ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اگر واقعی طلبہ کے تعلیمی معیار میں بہتری مطلوب ہے تو اساتذہ کو غیر تدریسی ذمہ داریوں سے آزاد کر کے انہیں مکمل طور پر تدریس کے لیے وقت فراہم کیا جائے، کیونکہ مسلسل بڑھتے ہوئے غیر تدریسی کاموں، بی ایل او ڈیوٹی، مختلف سرکاری سروے، ووٹر لسٹ کی ذمہ داریوں اور دیگر انتظامی امور کی وجہ سے تدریسی عمل بری طرح متاثر ہورہا ہے۔ احتجاج کے دوران "اسکول بچاؤ، تعلیم بچاؤ"، "تعلیم بچاؤ، ملک بچاؤ" اور "اساتذہ کو پڑھانے دیں، طلبہ کو سیکھنے دیں" جیسے فلک شگاف نعروں کے ساتھ اساتذہ نے حکومت سے فوری مثبت فیصلوں کا مطالبہ کیا۔ اساتذہ نے واضح کیا کہ ٹی ای ٹی کے نام پر سینئر اور طویل تجربہ رکھنے والے اساتذہ کے ساتھ کسی بھی قسم کی ناانصافی نہ کی جائے، ٹی ای ٹی کے موجودہ ڈھانچے میں معیاری اور عملی اصلاحات نافذ کی جائیں، سال 2010 سے قبل تقرر پانے والے تمام اساتذہ کے لیے خصوصی ٹی ای ٹی امتحان منعقد کیا جائے، جونیئر کالج سنچ مانیتا کی خامیوں کو فوری دور کیا جائے، شکشن سیوک اسکیم کو منسوخ کیا جائے، نان گرانٹ اسکولوں کو فوری طور پر 20 فیصد اضافی گرانٹ دی جائے، تمام امدادی، جزوی امدادی اور غیر امدادی اسکولوں کو موجودہ ضابطوں کے مطابق سو فیصد گرانٹ فراہم کی جائے اور اساتذہ کو ووٹر لسٹ سمیت تمام غیر تدریسی ذمہ داریوں سے مکمل طور پر آزاد کیا جائے۔ اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھ 11138 کے بانی ساجد نثار احمد نے بتایا کہ ریاست بھر میں مختلف اساتذہ تنظیموں کی مشترکہ اپیل پر یہ تاریخی احتجاج منعقد کیا گیا، جبکہ ممبئی کے آزاد میدان میں بھی زبردست دھرنا دیا گیا، جس میں تنظیم کے ریاستی کارگزار صدر شیخ ذکی احمد، شیخ ذاکر، شبانہ شیخ، جہاں آراء اور دیگر ذمہ داران و اراکین نے بھرپور شرکت کی۔ ضلع ناسک میں ساجد نثار احمد، ضلع صدر نور الہٰی، ندیم شیخ، خاتون صدر پرویزہ شیخ اور شیرین شیخ کی قیادت میں بڑی تعداد میں اساتذہ نے اسکول بند رکھ کر احتجاجی مورچے میں شرکت کی۔ کولہاپور میں ریاستی صدر رضوان چمن شیخ، ہائی اسکول ریاستی صدر انصاری عرفان، نیاز پٹیل اور فیصل پٹیل کی رہنمائی میں اساتذہ نے بھرپور انداز میں احتجاج میں حصہ لیا۔

راجستھان و بنگال میں زنا بالجبر کے واقعات کی رضا اکیڈمی کی شدید مذمت

مجرموں کو پھانسی دی جائے، حکومت زنا کے لیے سخت ترین قانون بنائے: الحاج محمد سعید نوری

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر): رضا اکیڈمی کے سربراہ الحاج محمد سعید نوری نے راجستھان اور بنگال میں پیش آئے زنا بالجبر کے دل دہلا دینے والے واقعات کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ایسے درندہ صفت مجرموں کو فوری طور پر پھانسی کی سزا دی جائے اور زنا بالجبر کے جرائم کے خلاف سخت ترین قوانین نافذ کیے جائیں تاکہ معاشرے میں قانون کا خوف پیدا ہو اور ایسے جرائم کا مکمل سدباب ہوسکے۔ رضا اکیڈمی میں منعقدہ علمائے اہل سنت کی ایک اہم میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے الحاج محمد سعید نوری نے کہا کہ اسلامی قانون میں ایسے سنگین جرائم کے مرتکبین کے لیے عبرتناک سزائیں مقرر کی گئی ہیں تاکہ معاشرے میں امن و امان برقرار رہے اور کوئی شخص اس قسم کے جرم کی جرأت نہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ آج لوگوں کے دلوں سے خدا اور قانون کا خوف کم ہوتا جارہا ہے، بے راہ روی میں اضافہ ہورہا ہے اور معاشرتی اقدار تیزی سے زوال پذیر ہیں، اس لیے حکومت کو مؤثر اور سخت قانون سازی کرنی چاہیے۔ اجلاس میں شریک علمائے کرام نے راجستھان میں ایک نابالغ بچی کے ساتھ زنا بالجبر کے واقعے کو بدترین حیوانیت قرار دیتے ہوئے کہا کہ کشمیر کی آصفہ اور دہلی کی نربھیا جیسے مقدمات میں انصاف میں تاخیر بھی ایسے جرائم کے بڑھنے کی ایک اہم وجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ صالح اور محفوظ معاشرے کی تشکیل کے لیے حکومت، عدلیہ اور عوام سب کو اپنی ذمہ داریاں نبھانی ہوں گی۔ مولانا اعجاز احمد کشمیری نے اپنے خطاب میں کہا کہ جرم کو دیکھا جانا چاہیے، نہ کہ مجرم کی حیثیت یا اثر و رسوخ کو۔ اگر بااثر افراد کو قانون سے بچایا جائے گا تو جرائم پیشہ عناصر کے حوصلے بلند ہوں گے اور معاشرے میں بدامنی میں اضافہ ہوگا۔ اس میٹنگ میں محمد عارف رضوی (سکریٹری رضا اکیڈمی)، مولانا امان اللہ رضا (خطیب قبا مسجد)، مولانا خلیل الرحمن نوری، مولانا محمد عارف (سنی بلال مسجد)، مولانا قمر رضا اشرفی، برکات احمد اشرفی، مولانا محمد عباس رضوی، محمد ناظم خان اور دیگر علمائے کرام شریک تھے۔

کروڑوں روپے خرچ مگر پہلی ہی بارش میں سڑکیں خستہ حال

اپریل سے جون کے درمیان میونسپل کارپوریشن کی جانب سے کروڑوں خرچ کرکے متعدد اہم شاہراہوں کی ری سرفیسنگ اور مرمت کرائی گئی تھی

ممبئی: بھیونڈی ایسٹ سے سماج وادی پارٹی کے ایم ایل اے رئیس شیخ نے مطالبہ کیا ہے کہ یکساں سول کوڈ (یو سی سی) ایکٹ کا مسودہ تیار کرنے کے لیے جمعرات (9 تاریخ) کو وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے قانون ساز اسمبلی میں جس کمیٹی کا اعلان کیا تھا اس میں تمام اقلیتی برادریوں کو مناسب نمائندگی نہیں دی گئی ہے اور اس کمیٹی میں مسلم برادری کو نمائندگی دی جانی چاہیے۔ اس سلسلے میں بات کرتے ہوئے ایم ایل اے رئیس شیخ نے کہا کہ مہاراشٹر میں اقلیتی برادری 20 فیصد ہے۔ اس میں چھ برادریاں شامل ہیں یعنی مسلمان، عیسائی، بدھسٹ، جین، سکھ اور پارسی۔ ان کمیونٹیز میں سب سے زیادہ تعداد صرف مسلم کمیونٹی کی ہے جو ریاست کی کل آبادی کا 11 فیصد ہے۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے آج قانون ساز اسمبلی میں 7 رکنی کمیٹی کا اعلان کیا ہے۔ اس میں ایک بھی مسلم نمائندہ شامل نہیں کیا گیا ہے۔ یکساں سول کوڈ کا سب سے زیادہ گہرا تعلق مسلم کمیونٹی سے ہے۔ اس ضابطہ سے متعلق مسلم کمیونٹیز میں الجھن اور خوف ہے۔ اس لیے اس کمیٹی میں مسلم کمیونٹی کو نمائندگی دینے کی ضرورت ہے، ریاستی حکومت مسلم برادری یا مجموعی طور پر اقلیتی برادری کو اعتماد میں لیے بغیر یکساں سول کوڈ کو نافذ نہیں کرسکتی۔ حکومت اس قانون کے حوالے سے یکطرفہ فیصلہ نہ کرے۔ رئیس شیخ نے مطالبہ کیا کہ سابق جسٹس رنجنا دیسائی کی سربراہی میں 7 رکنی کمیٹی میں مسلم کمیونٹی کے ایک نمائندے کو شامل کرکے کمیٹی کی تشکیل نو کی جائے۔ ایم ایل اے رئیس شیخ نے بھی کہا کہ ہم اس سلسلے میں جلد ہی وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس سے ملاقات کریں گے۔ یکساں سول کوڈ (UCC) کے مسودے کی تیاری کے لیے بنائی جانے والی کمیٹیوں میں تمام اقلیتی برادریوں، بالخصوص مسلم کمیونٹی کو نمائندگی دینا سماجی ہم آہنگی، آئینی انصاف اور شمولیت کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ بھارت ایک کثیر الثقافتی اور کثیر مذہبی ملک ہے، جہاں شادی، طلاق، وراثت اور گود لینے جیسے عائلی معاملات مختلف مذاہب کے پرسنل لا کے تحت چلتے ہیں۔ اس حساس موضوع پر کوئی بھی قانون سازی اقلیتوں کے براہ راست تعاون اور ان کے تحفظات کو دور کیے بغیر مؤثر ثابت نہیں ہوسکتی۔ مہاراشٹر حکومت نے جسٹس (ریٹائرڈ) رنجنا دیسائی کی سربراہی میں یکساں سول کوڈ کا مسودہ تیار کرنے کے لیے سات رکنی ماہر کمیٹی کا اعلان کیا ہے۔ اس کمیٹی میں سابق ججوں، آئینی ماہرین اور سماجی کارکنوں کو شامل کیا گیا ہے، لیکن مسلم یا دیگر اقلیتی برادریوں کا کوئی نمائندہ اس پینل میں شامل نہیں ہے۔ سماجوادی پارٹی کے رہنما رئیس شیخ اور دیگر اقلیتی تنظیموں نے زور دیا ہے کہ مہاراشٹر کی تقریباً 20 فیصد آبادی اقلیتوں (مسلم، عیسائی، بدھ، جین، سکھ، اور پارسی) پر مشتمل ہے۔ مسلم برادری (جو ریاست کی آبادی کا 11 فیصد ہے) کے شدید تحفظات کو مدنظر رکھتے ہوئے کمیٹی میں ان کی مناسب نمائندگی ہونی چاہیے۔

مہاراشٹر اسمبلی میں ڈانس بار قانون میں ترمیمی بل منظور

ممبئی: (قمر انصاری) مہاراشٹر اسمبلی نے ریاست میں ڈانس باروں کے ضابطہ کار کو مزید مؤثر اور شفاف بنانے کے مقصد سے ڈانس بار قانون میں ترمیمی بل منظور کرلیا ہے۔ حکومت کے مطابق اس ترمیم کا مقصد ان قانونی خامیوں کو دور کرنا ہے جن کے باعث بعض ادارے ڈانس بار کے لیے درکار لائسنس حاصل کیے بغیر دیگر اقسام کے تفریحی لائسنس کے تحت سرگرمیاں انجام دے رہے تھے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ ترمیم کے بعد ڈانس پرفارمنس یا اسی نوعیت کی تفریحی سرگرمیاں پیش کرنے والے تمام ادارے ایک ہی قانونی نظام کے تحت آئیں گے۔ اس اقدام سے لائسنس جاری کرنے کے عمل میں شفافیت بڑھے گی اور متعلقہ محکموں کو قانون پر مؤثر عمل درآمد میں سہولت حاصل ہوگی۔ اسمبلی میں بحث کے دوران حکومت نے کہا کہ اس ترمیم کا مقصد آرکسٹرا یا لائیو تفریح کی اجازت کے غلط استعمال کو روکنا اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ڈانس بار سے متعلق تمام سرگرمیاں مقررہ قانونی ضوابط کے مطابق انجام دی جائیں۔ اس کے ساتھ قانون کی پابندی کرنے والے اداروں کے لیے یکساں اصول نافذ کیے جائیں گے۔ حکومت نے مزید کہا کہ اس ترمیم کا مقصد عوامی نظم و ضبط کو برقرار رکھنا، اس شعبے میں کام کرنے والی خواتین کے وقار اور حقوق کا تحفظ کرنا اور غیر قانونی سرگرمیوں کی مؤثر روک تھام کرنا ہے۔ اس کے علاوہ لائسنسنگ اور نگرانی کے نظام کو مزید منظم اور جوابدہ بنانے پر بھی زور دیا گیا ہے۔ ترمیمی قانون ضروری آئینی اور قانونی مراحل مکمل ہونے کے بعد نافذ العمل ہوگا۔ اس کے بعد ریاستی حکومت متعلقہ محکموں اور لائسنس جاری کرنے والے اداروں کے لیے تفصیلی رہنما ہدایات جاری کرے گی۔ مہاراشٹر قانون ساز اسمبلی نے 7 جولائی 2026 کو ایک اہم ترمیمی بل منظور کیا ہے، جس کا مقصد آرکیسٹرا اور لائیو میوزک بارز کی آڑ میں چلنے والے غیر قانونی ڈانس بارز پر مکمل پابندی لگانا اور قوانین کو مزید سخت کرنا ہے۔ ریاستی وزیر برائے داخلہ پنکج بھوئیر نے اس بل کو اسمبلی میں پیش کیا، جسے کثرتِ رائے (صوتی ووٹ) سے منظور کرلیا گیا۔ اب تک ہوٹلوں اور بارز میں لائیو میوزک یا آرکیسٹرا کی اجازت مہاراشٹر پولیس ایکٹ 1951 کے تحت دی جاتی تھی۔ بار مالکان اس قانون کا فائدہ اٹھا کر آرکیسٹرا کے لائسنس پر غیر قانونی ڈانس بار چلاتے تھے۔ اب ان تمام لائسنسوں کو پولیس ایکٹ سے نکال کر ڈانس بار مخالف قانون کے دائرے میں لایا گیا ہے۔ اب آرکیسٹرا اور لائیو میوزک کی سرگرمیاں براہ راست مہاراشٹر ممنوعہ فحش رقص اور خواتین کے وقار کا تحفظ ایکٹ، 2016 کے تحت ریگولیٹ ہوں گی۔

ممبئی کی عمارتوں میں او سی کی راہ آسان، ایمنسٹی اسکیم کا اطلاق

اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین پربھاکر شندے کا اہم فیصلہ، اہلیان ممبئی کو راحت

ممبئی؛ ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے ایک اہم فیصلہ لیا ہے جس سے ممبئی کی ہزاروں عمارتوں کے رہائشیوں کو بڑی راحت ملی ہے جن کے پاس قبضے کا سرٹیفکیٹ (او سی) نہیں ہے۔ اسٹینڈنگ کمیٹی نے ایمنسٹی اسکیم کے تحت اہل عمارتوں کو قبضے کے سرٹیفکیٹ دینے کی قرارداد کی منظوری دی ہے، اس طرح اس مسئلے کو حل کرنے کی راہ ہموار ہوئی ہے جو برسوں سے زیر التوا تھا۔ بہت پہلے تعمیر کی گئی عمارتیں معمولی تکنیکی تضادات، نامکمل دستاویزات، اور انتظامی عمل میں تاخیر جیسی وجوہات کی وجہ سے او سی حاصل کرنے میں ناکام رہی تھیں۔ نتیجتاً، ان عمارتوں کے مکینوں کو جائیداد کے لین دین (خرید و فروخت)، بینکوں کے قرضوں کو حاصل کرنے، دوبارہ ترقی کرنے، اور مختلف سرکاری خدمات حاصل کرنے کے حوالے سے بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین پربھاکر شندے نے کہا کہ اہل عمارتوں کو او سی جاری کرنے کا عمل ضروری شرائط و ضوابط کی تکمیل اور مقررہ فیس کی ادائیگی پر عمل میں لایا جائے گا۔ یہ فیصلہ بہت سے طویل عرصے سے زیر التوا مقدمات کے حل میں سہولت فراہم کرے گا۔ مزید برآں، رہائشی اپنی جائیدادوں کے لیے قانونی حیثیت حاصل کریں گے، جس سے لین دین میں زیادہ شفافیت اور اعتبار آئے گا۔ شری پربھاکر شندے نے یہ بھی یقین ظاہر کیا کہ اس اقدام سے تعطل کا شکار تعمیر نو کے منصوبوں کو رفتار ملے گی۔ اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین پربھاکر شندے نے کہا کہ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس اور ریاستی وزیر برائے انفارمیشن ٹکنالوجی اور ثقافتی امور جو ممبئی مضافاتی ضلع کے سرپرست وزیر بھی ہیں یہ عوامی مفاد کا فیصلہ آشیش شیلار، منگل پربھات لودھا (ریاست کے وزیر برائے ہنر مندی، روزگار، انٹرپرینیورشپ)، اور ممبئی کے ضلعی وزیر برائے اختراعات، شری آشیش شیلار کی پہل کے ذریعے لیا گیا ہے۔ امیت ساٹم، سابق ایم پی گوپال شیٹی سب سے پہلے ممبئی میں ان عمارتوں کے حوالے سے مسئلہ اٹھانے والے تھے جن میں اوکیپیشن سرٹیفکیٹ (او سی) کی کمی تھی اور اس معاملے کی مسلسل پیروی کی۔ اس کا نوٹس لیتے ہوئے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے ممبئی والوں کے مفاد میں فیصلہ کیا۔ کمیٹی کے اس فیصلے سے بغیر کسی قبضے کے سرٹیفکیٹ کے عمارتوں کو درپیش مسائل کے حل کو رفتار ملے گی پربھاکر نے کہا کہ آج بھی ممبئی میں 19,000 سے زیادہ عمارتیں سرٹیفکیٹ کے بغیر ہیں۔ چونکہ ان عمارتوں پر پراپرٹی ٹیکس اور واٹر چارجز کی زیادہ شرحیں لاگو ہوتی ہیں، اس لیے ان میں رہنے والے تقریباً ایک لاکھ خاندان ہر سال اضافی مالی بوجھ برداشت کرتے ہیں۔

دودھ میں ملاوٹ کرنے والے

گروہ کا رکن گرفتار، ۴۷۰ لیٹر ملاوٹ شدہ دودھ ضبط

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کرائم برانچ کے ڈی سی پی نوناتھ دھاولے کی نگرانی میں سندیپ پاٹل (یونٹ 12 کے انچارج) کی قیادت میں ایک ٹیم نے جمعرات کو دہیسر علاقے میں دودھ میں ملاوٹ میں ملوث ایک ملزم کو گرفتار کیا۔ پولیس نے جائے وقوعہ سے تقریباً 470 لیٹر ملاوٹ شدہ دودھ جو کہ گوکل اور امول برانڈ کے ناموں سے منسوب ہے، ضبط کیا۔ پولیس کو پچھلے کچھ دنوں سے دودھ میں ملاوٹ کی شکایات موصول ہورہی تھیں۔ پولیس کمشنر دیوین بھارتی، جوائنٹ سی پی (کرائم) انیل کمبھارے، اور ایڈیشنل سی پی کرشنا کانت اپادھیائے کی ہدایات پر کارروائی کرتے ہوئے، ڈی سی پی نوناتھ دھاولے کی قیادت میں آپریشن شروع کیا گیا، جس میں اے سی پی رویندر اڈانے اور یونٹ 12 کے انچارج سندیپ پاٹل شامل تھے۔ اس کارروائی کے بعد دودھ میں ملاوٹ کرنے والی گینگ کو بے نقاب کیا گیا اس کے ساتھ ہی ایف ڈی اے کی کارروائی کے بعد ممبئی کرائم برانچ نے بھی ملاوٹی دودھ فروخت کرنے والوں پر اپنا شکنجہ کسا ہے۔

۸ دن کے طویل انتظار کے بعد بھی مالیگاؤں کا وارڈ نمبر ۳ اندھیرے میں غرق بجلی کمپنی کے خلاف عام ناراضگی

مالیگاؤں: (نامہ نگار) رمضان پورہ وارڈ نمبر 3، گٹ نمبر 175، ثاقب نوری سائزنگ کے قریب برف والے کے نام سے مشہور علاقہ گزشتہ کئی دنوں سے بجلی کمپنی کی سنگین غفلت کا شکار ہے۔ علاقے کا ٹرانسفارمر خراب ہونے کے بعد مکین مسلسل آٹھ دن تک اندھیرے، شدید گرمی اور بے شمار مشکلات کا سامنا کرتے رہے۔ بارہا شکایات اور مسلسل فون کالز کے بعد بالآخر ایم پی ایس ایل بجلی کمپنی نے نیا ٹرانسفارمر نصب کیا، لیکن افسوس کہ چند گھنٹوں کے اندر ہی وہ دوبارہ جل گیا اور پورا علاقہ ایک مرتبہ پھر تاریکی میں ڈوب گیا۔ علاقہ مکینوں کا کہنا ہے کہ یہ صرف ایک ٹرانسفارمر کا مسئلہ نہیں بلکہ بجلی کمپنی کی ناقص منصوبہ بندی، غیر معیاری کام اور صارفین کے ساتھ مسلسل ناانصافی کی واضح مثال ہے۔ شدید بارش کے موسم میں معصوم بچے، بزرگ، خواتین اور بیمار افراد بجلی کی عدم دستیابی کے باعث اذیت ناک حالات سے گزر رہے ہیں۔ گھروں میں پانی کی قلت پیدا ہوچکی ہے، روزمرہ کے معمولات بری طرح متاثر ہیں جبکہ کاروباری سرگرمیاں بھی ٹھپ ہوکر رہ گئی ہیں۔ درے گاؤں پاورلوم فیڈریشن کے چیئرمین شیخ محبوب شیخ عمر نے نمائندہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ایم پی ایس ایل بجلی کمپنی شہر کو معیاری اور مسلسل بجلی فراہم کرنے میں مکمل طور پر ناکام ثابت ہورہی ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ کمپنی کی لاپروائی اور ناقص نظام کی سزا بے قصور عوام کو بھگتنا پڑ رہی ہے۔ انہوں نے مزید انکشاف کیا کہ کمپنی کے ٹول فری نمبر پر شکایت درج کرانے کے باوجود صارفین سے سروس چارج وصول کیا جارہا ہے، جو انتہائی افسوسناک اور عوام کے ساتھ کھلی ناانصافی ہے۔ شیخ محبوب نے کہا کہ عوام باقاعدگی سے بجلی کے بل ادا کرتے ہیں، اس کے باوجود انہیں بنیادی سہولت سے محروم رکھا جارہا ہے۔ آخر کب تک غریب عوام بجلی کمپنی کی نااہلی کا خمیازہ بھگتتے رہیں گے؟ انہوں نے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر معیاری اور مکمل صلاحیت کا نیا ٹرانسفارمر نصب کیا جائے، خرابی کی اصل وجوہات کی جانچ کی جائے اور مستقبل میں اس طرح کے واقعات کی روک تھام کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔ انہوں نے بجلی کمپنی کو سخت الفاظ میں خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اگر فوری طور پر مسئلہ مستقل بنیادوں پر حل نہ کیا گیا تو درے گاؤں پاورلوم فیڈریشن عوام کے ساتھ مل کر بھرپور احتجاجی تحریک شروع کرے گی، جس کی تمام تر ذمہ داری ایم پی ایس ایل بجلی کمپنی پر عائد ہوگی۔ علاقہ مکینوں نے بھی مطالبہ کیا ہے کہ متعلقہ حکام فوری مداخلت کریں تاکہ رمضان پورہ کے عوام کو اندھیرے، شدید گرمی اور مسلسل ذہنی اذیت سے نجات دلائی جاسکے، کیونکہ بنیادی سہولیات کی فراہمی ہر شہری کا حق ہے، احسان نہیں۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366

mumbairaabta@gmail.com

7506100010

مہاراشٹر واقع پاتال گنگا ندی میں بہتے نظر آئے ہزاروں ایل پی جی سلنڈر

کلکٹر نے لوگوں کو اٹھانے یا کھولنے سے کیا منع، رائے گڑھ کے کلکٹر کشور جاولے نے لوگوں سے اپیل کی کہ سمندر کے ساحل یا ندی کے کنارے بہہ کر آنے والے کسی بھی سلنڈر کو نہ اٹھائیں اور نہ ہی اپنے گھر لے جائیں۔

مہاراشٹر کے ضلع رائے گڑھ واقع ایچ پی سی ایل پاتال گنگا ایل پی جی بوٹلنگ پلانٹ میں شدید بارش کے باعث پانی بھر گیا۔ اس وجہ سے تقریباً 3 ہزار ایل پی جی سلنڈر، جن میں بھرے ہوئے اور خالی دونوں قسم کے سلنڈر شامل تھے، پاتال گنگا ندی میں بہہ گئے۔ اس واقعہ کے بعد انتظامیہ نے مقامی لوگوں کو خبردار کیا ہے کہ ندی میں بہہ کر آنے والے کسی بھی سلنڈر کو ہاتھ نہ لگائیں۔ رائے گڑھ کے کلکٹر کشور جاولے نے لوگوں سے اپیل کی کہ سمندر کے ساحل یا ندی کے کنارے بہہ کر آنے والے کسی بھی سلنڈر کو نہ اٹھائیں اور نہ ہی اپنے گھر لے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں دی جاسکتی کہ ندی میں بہہ کر آنے والے سلنڈروں میں گیس موجود ہے یا وہ محفوظ حالت میں ہیں۔ تجسس یا استعمال کی غرض سے انہیں اٹھانا، کھولنا یا گھر لے جانا انتہائی خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔ پاتال گنگا ندی میں بہتے ہوئے ایل پی جی سلنڈر کی ویڈیوز سوشل میڈیا پر تیزی کے ساتھ وائرل ہورہی ہیں۔ ان ویڈیوز پر مختلف قسم کے ردعمل بھی سامنے آرہے ہیں۔ 'ایکس' پر ونود پٹیل نامی ایک صارف نے ویڈیو شیئر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''پشپا 3.0۔ مہاراشٹر کے کولہاپور میں سیلاب کا پانی گیس سلنڈروں کے گودام تک پہنچ گیا۔ بتایا جارہا ہے کہ ایچ پی سی ایل کمپنی کے ہزاروں سلنڈر پانی کے تیز بہاؤ میں بہہ گئے۔ تقریباً 3 ماہ قبل جن غریبوں کو لوٹا گیا تھا، آج وہی گودام سیلاب میں بہہ گیا۔'' ایک دیگر صارف نے لکھا ہے کہ ''ایچ پی سی ایل پلانٹ میں سیلاب آنے کے بعد بھرے ہوئے اور خالی ملا کر تقریباً 3 ہزار ایل پی جی سلنڈر پاتال گنگا ندی میں بہہ رہے ہیں۔ یہ صرف ایک قدرتی آفت نہیں بلکہ عوامی بنیادی ڈھانچے اور حفاظتی منصوبہ بندی میں نظام کی ناکامی بھی ہے۔ ہائی پریشر والے گیس سلنڈر بہتے ہوئے ندی کے نشیبی علاقوں کے دیہات تک پہنچ رہے ہیں۔ صارف نے اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ ''مضبوط بنیادی ڈھانچہ تیار کرنے کے بجائے انتظامیہ صرف لوگوں سے کہہ رہی ہے کہ 'انہیں ہاتھ نہ لگائیں۔' ایک بڑی سرکاری کمپنی کی سنگین لاپروائی سے پیدا ہونے والے خطرات سے نمٹنے کے لیے عام لوگوں کو کیوں چھوڑ دیا گیا ہے؟ یہ عوامی سلامتی کے لیے بہت بڑا خطرہ ہے۔'' مزید ایک صارف نے اس ویڈیو کے ساتھ لکھا ہے کہ ''یہ منظر بالکل فلم 'پشپا' جیسا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ یہاں چندن کی لکڑی نہیں بلکہ ایل پی جی سلنڈر ہیں۔ مہاراشٹر کے رائے گڑھ میں شدید بارش کے باعث چوانے گاؤں میں واقع پلانٹ میں پانی کا تیز بہاؤ آگیا، جس سے ایچ پی سی ایل کے سینکڑوں خالی ایل پی جی سلنڈر بہہ گئے۔''

تخلیقی کام میں اے آئی کا کوئی کردار نہیں : سلمان رشدی

سلمان رشدی نے تخلیقی شعبوں میں مصنوعی ذہانت (AI) کے استعمال پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ادب، کہانی نویسی اور سنیما کی اصل طاقت تخلیقی جدت میں ہے، جسے اے آئی کبھی نقل نہیں کرسکتا

معروف برطانوی ہندوستانی ناول نگار سلمان رشدی نے تخلیقی شعبوں میں مصنوعی ذہانت (AI) کے استعمال پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ادب، کہانی نویسی اور سنیما کی اصل طاقت تخلیقی جدت میں ہے، جسے اے آئی کبھی نقل نہیں کرسکتا۔ لندن میں Liberatum Cultural Honors سے قبل ایک انٹرویو میں رشدی نے کہا کہ انہیں تخلیقی کام میں اے آئی سے ''صفر بلکہ صفر سے بھی کم دلچسپی'' ہے۔ بکر انعام یافتہ مصنف سلمان رشدی نے تخلیقی صنعتوں میں مصنوعی ذہانت (Artificial AI-Intelligence) کے بڑھتے ہوئے استعمال پر واضح اور سخت مؤقف اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ادب، کہانی نویسی، فلم اور فنونِ لطیفہ کی بنیاد اصل تخلیقی صلاحیت پر ہوتی ہے، جو اے آئی کے لیے ممکن نہیں۔ ۸ر جولائی کو لندن میں منعقد ہونے والے Liberatum Cultural Honors کی تقریب سے قبل ورائٹی کو دیے گئے انٹرویو میں سلمان رشدی سے جب تخلیقی کام میں اے آئی کے کردار کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے دوٹوک جواب دیا کہ ''کچھ نہیں، صفر۔'' انہوں نے کہا کہ مصنوعی ذہانت معلومات جمع کرنے اور موجودہ مواد کے مختلف ورژن تیار کرنے کی صلاحیت تو رکھتی ہے، لیکن وہ ایسی کوئی نئی چیز تخلیق نہیں کر سکتی جو اس سے پہلے کبھی وجود میں نہ آئی ہو۔ رشدی نے کہا کہ ''اے آئی تخلیقی کام کے لیے مفید نہیں کیونکہ اس کے پاس Originality پیدا کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔ یہ صرف پہلے سے موجود معلومات کو اکٹھا کر کے اس کے مختلف ورژن بنا سکتی ہے، لیکن یہ وہ چیز پیدا نہیں کرسکتی جو پہلے کسی نے نہ کی ہو۔ یہی اصل فن ہے، یعنی ایسی چیز تخلیق کرنا جو پہلے کبھی نہ دیکھی گئی ہو۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ''مجھے اے آئی میں صفر سے بھی کم دلچسپی ہے۔'' سلمان رشدی نے فن اور ادب کے مقصد پر بھی اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ تخلیقی کام کا مقصد صرف لوگوں کو محظوظ کرنا نہیں بلکہ انہیں سوچنے، سوال اٹھانے اور نئے زاویوں سے دنیا کو دیکھنے پر مجبور کرنا بھی ہے۔ ان کے مطابق ''بہترین فن صرف تفریح نہیں ہوتا، بلکہ وہ چیلنج بھی کرتا ہے۔ کبھی لوگ اسے پسند نہیں کرتے، لیکن یہی اس کا مقصد ہوتا ہے۔'' انہوں نے کہا کہ اگر کوئی تخلیق صرف پسند کیے جانے کے لیے بنائی جائے تو وہ اپنی اصل روح کھو دیتی ہے۔ رشدی نے اپنے مشہور ناول Midnight's Children کی مجوزہ ٹیلی ویژن موافقت پر بھی بات کی، جس پر معروف ہندوستانی فلم ساز وشال بھردواج کام کر رہے تھے۔ انہوں نے تصدیق کی کہ یہ منصوبہ مکمل نہیں ہوسکا۔ رشدی نے کہا کہ ''ہاں، یہ منصوبہ ختم ہو گیا۔ اس کی وجوہات مالی معاملات بھی تھے اور اسکرپٹ سے متعلق اختلافات بھی۔ میرے خیال میں نیٹ فلکس کو اسکرپٹ کی سمت پسند نہیں آئی۔ ایسا کبھی کبھی ہو جاتا ہے۔ وشال بھردواج ایک نہایت باصلاحیت فلم ساز ہیں، لیکن یہ منصوبہ آگے نہ بڑھ سکا۔'' انہوں نے اس کے باوجود امید ظاہر کی کہ ان کے دیگر ادبی کاموں، خصوصاً 'Midnight's Children' اور 'The Ground Beneath Her Feet' کی نئی فلمی یا ٹی وی موافقت پر اب بھی مختلف سطحوں پر بات چیت جاری ہے، اگرچہ کسی منصوبے کو حتمی شکل ملنے تک وہ اس بارے میں کوئی پیش گوئی نہیں کرنا چاہتے۔ رشدی نے ۲۰۱۲ء میں ریلیز ہونے والی دیپا مہتا کی فلم 'Midnight's Children' کا بھی ذکر کیا، جس کی اسکرپٹ انہوں نے خود دیپا مہتا کے ساتھ مل کر لکھی تھی۔ رشدی نے یہ بھی انکشاف کیا کہ وہ اپنے نئے ناول پر کام کر رہے ہیں، تاہم انہوں نے کہا کہ یہ منصوبہ ابھی ابتدائی مرحلے میں ہے، اس لیے اس کی کہانی یا موضوع کے بارے میں مزید تفصیلات شیئر کرنا قبل از وقت ہوگا۔ سلمان رشدی کے تازہ ترین بیانات ایک ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب دنیا بھر میں تخلیقی صنعتیں، پبلشنگ، فلم سازی اور میڈیا میں اے آئی کے استعمال پر شدید بحث جاری ہے، اور متعدد معروف ادیب، فنکار اور فلم ساز اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ مصنوعی ذہانت انسانی تخلیقی صلاحیت کا متبادل نہیں بن سکتی۔

بیلہ میں قابض فوج کے قافلے پر حملہ

۱۷ اہلکار ہلاک اور عسکری ساز وسامان ضبط : بلوچ لبریشن آرمی

بلوچستان: بلوچ لبریشن آرمی کے ترجمان جیئند بلوچ نے میڈیا کو جاری بیان میں کہا ہے کہ سرمچاروں نے بیلہ کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے ایک قافلے پر مؤثر اور کامیاب گھات لگا کر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں دشمن کے 17 اہلکار ہلاک ہوگئے، جبکہ سرمچاروں نے ہلاک ہونے والے دشمن اہلکاروں کے زیرِ استعمال تمام جدید ہتھیار اور جنگی ساز وسامان کامیابی سے اپنے قبضے میں لے لیا۔ ترجمان نے کہا کہ یہ کارروائی بی ایل اے کے ہراول دستے فتح اسکواڈ نے آج صبح نو بج کر تیس منٹ پر بیلہ میں والپٹ کے علاقے میں کوئٹہ-کراچی مرکزی شاہراہ پر سرانجام دی۔ فتح اسکواڈ نے قابض پاکستانی فوج کی ''ون سندھ رجمنٹ'' کے چار گاڑیوں پر مشتمل کاروان کو اس وقت ہدف بنایا جب وہ کراچی سے بسیمہ کی جانب محوِ سفر تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ کامیاب حملہ بی ایل اے کے انٹیلی جنس ونگ 'زراب' کی طویل ریکی، ٹھوس خفیہ اطلاعات اور دشمن کی نقل وحرکت پر کڑی نگرانی کے نتیجے میں ممکن ہوا۔ معرکے کے دوران قابض فوج کی گاڑیاں براہِ راست حملے کی زد میں آئیں، جن میں سوار 17 عسکری اہلکار ہلاک اور متعدد شدید زخمی ہوئے۔ ان میں سے 11 اہلکاروں کی ہلاکت کی تصدیق خود دشمن فوج کی جانب سے کی جاچکی ہے، جن میں صوبیدار وحید، نائیک ثاقب، نائیک ظہیر، سپاہی سجاد، سپاہی وسیم اختر، سپاہی شکور، وی ایم بشارت، سپاہی وقار نور، کوک بلال، لانس نائیک قربان اور سپاہی عثمان شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچ لبریشن آرمی اس کارروائی کے ذریعے یہ واضح کرتی ہے کہ مقبوضہ بلوچستان کے طول وعرض میں سرمچاروں کے دائرہ اختیار، اثر ورسوخ اور زیرِ کنٹرول علاقوں میں مسلسل اور غیر معمولی اضافہ ہورہا ہے۔ دشمن اب اپنے ہی قائم کردہ حفاظتی حصاروں اور حساس ترین تجارتی وعسکری شاہراہوں پر محصور ہوکر رہ گیا ہے، جبکہ بی ایل اے نے بلوچستان کے وسیع تر جغرافیئے پر اپنی پوزیشنز کو مزید مستحکم کرلیا ہے۔ مرکزی شاہراہوں پر دشمن کے قافلوں کو دن دیہاڑے نشانہ بنانا اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ زمینی بالادستی اور فیلڈ کنٹرول اب بتدریج بلوچ مزاحمت کے حق میں منتقل ہورہا ہے۔ آخر میں کہا کہ اپنے ہی فوجیوں کے جانی نقصان کو چھپانے اور حقائق پر پردہ ڈالنے کی قابض فوج کی پالیسی خود قابض کے اندر گرتے ہوئے مورال اور گہری مایوسی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ بی ایل اے بلوچ قوم کے تاریخی حقِ آزادی اور بقا کی اس جنگ کو اپنے شہداء کے لہو کی امانت سمجھتی ہے، اور جب تک ہماری دھرتی سے غاصبانہ قبضے کا آخری نشان مٹ نہیں جاتا اور ایک آزاد وخودمختار بلوچ ریاست کا قیام عمل میں نہیں آتا، ہمارا یہ اصولی اور نظریاتی سفر بغیر کسی مصلحت، سمجھوتے یا تعطل کے جاری رہے گا۔

برطانیہ کا ریپ کے مجرم شبیر احمد کو ملک بدر کرنے کیلئے قانون میں تبدیلی کا اعلان

پاکستان کو واضح کریں کہ اسے واپس لینا ہوگا

لندن: برطانوی حکومت نے نوعمر لڑکیوں کا جنسی استحصال کرنے والے گروہ کے سرغنہ کو پاکستان بھجوانے کے لیے قانون کو تبدیل کرنے کا اعلان کیا ہے۔ بی بی سی کو بتایا گیا ہے کہ ہوم سیکریٹری قانون میں تبدیلی کریں گی تاکہ روچڈیل کے گرومنگ گینگ (نابالغوں کو جنسی استحصال کے لیے پھنسانے والے گروہ) کے سرغنہ شبیر احمد کو ملک بدر کیا جا سکے۔ روچڈیل کے ایم پی پال وا نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ وہ وزرا کو کہہ رہے ہیں کہ جلد از جلد قانون بدلیں تاکہ حکام اس بچوں کا ریپ کرنے والے کو برطانیہ سے نکال سکیں۔ انکا کہنا تھا کہ قانون میں تبدیلی متاثرین کو یہ امید دینے کی جانب پہلا قدم ہوگا کہ انھیں اس مجرم کا پھر کبھی سامنا نہیں کرنا ہوگا۔ پال نے کہا کہ اگلا قدم پاکستان پر یہ واضح کرنا ہے کہ انھیں اسے واپس لینا ہوگا۔ اس سے پہلے برطانوی اخبار ٹیلی گراف نے رپورٹ کیا تھا کہ ہوم سکریٹری شبانہ محمود پیر کے روز اس بات کی وضاحت کریں گی کہ وہ 1971 کے امیگریشن ایکٹ میں کس طرح ترمیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں، یہ قانون فی الحال شبیر احمد کو برطانیہ سے بے دخل کیے جانے کی راہ میں رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ 73 سالہ شبیر احمد، جنھیں اُن کے متاثرین ڈیڈی کے نام سے جانتے تھے، کو گذشتہ ہفتے جیل سے رہا کیا گیا۔ شبیر احمد کے پاس برطانیہ اور پاکستان کی دوہری شہریت تھی مگر سنہ 2012 میں کم عمر لڑکیوں کے ساتھ متعدد مرتبہ ریپ اور جنسی جرائم میں ملنے والی سزا کے بعد اُن کی برطانوی شہریت ختم کر دی گئی تھی تاہم متاثرین کو بتایا گیا تھا کہ شبیر احمد کو پاکستان ڈی پورٹ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ 55 برس پرانا ایک قانون ان کی ملک بدری کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ شبیر احمد کو برطانیہ سے نکالنے کے لیے قانون میں تبدیلی کے مطالبات سامنے آنے کے بعد برطانوی وزیر اعظم سر کیئر سٹارمر نے وزیرِ داخلہ کو اس مقدمے کا جائزہ لینے کی ہدایت کی تھی۔ جب اس معاملے میں پیشرفت سے متعلق برطانوی حکومت سے پوچھا گیا تو 10 ڈاؤننگ سٹریٹ کے ایک ترجمان کا کہنا تھا کہ ہم نے یہ معاملہ اسلام آباد میں اپنے ہم منصبوں کے ساتھ اٹھایا اور ہم غیر ملکی مجرموں کو ڈی پورٹ کرنے کے لیے ہر ممکن اقدام کرنے کے لیے پُرعزم ہیں اور ہمارا مؤقف واضح ہے کہ اس ملک میں ان کے لیے کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیے۔ ان کا مزید کہنا تھا گذشتہ حکومتوں کے تجربے سے ظاہر ہے کہ اس ملک کی رضامندی لازمی ہوتی ہے جہاں متعلقہ شخص کو بھیجا جانا ہو اور یہ ہمیشہ ممکن نہیں ہوتا تاہم ہم اس وقت حکومت کے مختلف شعبوں کے ساتھ مل کر اس معاملے کے تمام ممکنہ آپشنز کا جائزہ لے رہے ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ اگرچہ برطانیہ شبیر احمد کو ملک سے نکالنے کے لیے اپنے اختیار میں موجود ہر ممکن اقدام کرے گا لیکن انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ پیچیدہ معاملہ ہے جس کے اثرات اس مخصوص واقعے سے کہیں زیادہ وسیع ہیں۔ اس سے قبل وزرا نے کہا تھا کہ برطانوی حکومت بچوں کے ساتھ ریپ کے مرتکب مجرم کو پاکستان واپس بھیجنے کے طریقے تلاش کر رہی ہے۔

مظفر آباد میں لاک ڈاؤن اور انٹرنیٹ بندش سے معمولاتِ زندگی مفلوج۔ شہری شدید مشکلات کا شکار

مظفر آباد: پاکستان کے زیرِ انتظام جموں وکشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد میں جاری لاک ڈاؤن اور انٹرنیٹ کی مسلسل بندش کے باعث عوام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے، جبکہ روزمرہ زندگی، کاروبار، بینکاری، صحت اور مواصلاتی نظام بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق شہر میں بازار، بینک، تعلیمی ادارے اور متعدد کاروباری مراکز بند ہیں، جبکہ پبلک ٹرانسپورٹ بھی معطل ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ انٹرنیٹ سروس بند ہونے سے نہ صرف رابطے منقطع ہوگئے ہیں بلکہ آن لائن لین دین، بینکاری اور ضروری معلومات تک رسائی بھی متاثر ہوئی ہے۔ مقامی رہائشیوں نے بتایا کہ مریضوں کو ادویات اور علاج کی سہولیات حاصل کرنے میں مشکلات پیش آرہی ہیں، جبکہ کاروباری سرگرمیاں تقریباً ٹھپ ہوچکی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مواصلاتی بندش کے باعث افواہوں میں اضافہ ہوا ہے اور لوگوں کے لیے اپنے اہلِ خانہ سے رابطہ رکھنا بھی مشکل ہوگیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ علاقے میں جاری احتجاج اور حکومتی پابندیوں کے باعث صورتحال مزید کشیدہ ہوگئی ہے۔ شہریوں نے مطالبہ کیا ہے کہ مذاکرات کے ذریعے بحران کا حل نکالا جائے تاکہ معمولاتِ زندگی بحال ہوں اور عوام کو درپیش مشکلات کا خاتمہ ہو۔

اقوامِ متحدہ کے ماہرین نے بلوچ رہنماؤں کو عمر قید کی سزاؤں پر پاکستان کی مذمت کی

جنیوا: اقوامِ متحدہ کے آزاد انسانی حقوق کے ماہرین نے بلوچ انسانی حقوق کی کارکن ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ اور دیگر بلوچ رہنماؤں کو سنائی گئی عمر قید کی سزاؤں پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ ان فیصلوں پر نظرِ ثانی کرے اور انسانی حقوق کے بین الاقوامی تقاضوں کی پاسداری یقینی بنائے۔ اقوامِ متحدہ کے ماہرین نے اپنے بیان میں کہا کہ ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ کو سنائی گئی سزا ''انصاف کا مذاق'' ہے اور ان کے خلاف انسدادِ دہشت گردی اور قتل کے الزامات کو پرامن انسانی حقوق کی سرگرمیوں اور اظہارِ رائے کی آزادی کو دبانے کے لیے استعمال کیا گیا۔ بیان میں پاکستانی حکام سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ منصفانہ ٹرائل کے حق کو یقینی بنائیں، قومی سلامتی سے متعلق قوانین کے مبینہ غلط استعمال سے گریز کریں اور انسانی حقوق کے کارکنوں کے خلاف کارروائیوں کو بین الاقوامی ذمہ داریوں کے مطابق لائیں۔ اقوامِ متحدہ کے ماہرین نے اس بات پر بھی تشویش ظاہر کی کہ انسانی حقوق کے کارکنوں کے خلاف سخت اقدامات پاکستان میں شہری آزادیوں اور پرامن احتجاج کی گنجائش کو مزید محدود کر سکتے ہیں۔ انہوں نے حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کیا کہ انسانی حقوق کے محافظوں کے لیے محفوظ ماحول فراہم کیا جائے تاکہ وہ انتقامی کارروائیوں کے خوف کے بغیر اپنا کام جاری رکھ سکیں۔

برطانوی رکن پارلیمنٹ نے پاکستان کو ''روگ اسٹیٹ'' قرار دے دیا

لندن: برطانیہ کی جماعت ریسٹور برٹین کے رہنما اور رکنِ پارلیمنٹ روپرٹ لووے نے برطانیہ میں بچوں کے جنسی استحصال کے اسکینڈل پر پاکستان کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے اسے ''روگ اسٹیٹ'' قرار دیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پاکستان کی ''قبائلی اور پسماندہ سماجی ثقافت'' نے برطانیہ میں بعض منظم جرائم کی جڑیں مضبوط کرنے میں کردار ادا کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق روپرٹ لو نے کہا کہ برطانیہ میں کئی دہائیوں تک جاری رہنے والے گرومنگ گینگ اسکینڈل سے نمٹنے میں ادارہ جاتی ناکامی رہی، جبکہ نسل، مذہب اور سیاسی حساسیت کے خدشات نے بھی مؤثر کارروائی میں رکاوٹ ڈالی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ایسے جرائم میں ملوث افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے اور جوابدہی کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ برطانیہ کو قومی سلامتی، امیگریشن اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی پالیسیوں پر نظرِ ثانی کی ضرورت ہے تاکہ مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام کی جاسکے۔ یہ بیان برطانیہ میں گرومنگ گینگ اسکینڈل پر جاری سیاسی بحث کے دوران سامنے آیا ہے، جہاں مختلف سیاسی رہنما اور جماعتیں متاثرین کے لیے انصاف اور ادارہ جاتی اصلاحات کا مطالبہ کررہی ہیں، جبکہ اس معاملے پر امیگریشن، سماجی انضمام اور قانون نافذ کرنے کے نظام پر بھی نئی بحث چھڑ گئی ہے۔

سوڈان کی خانہ جنگی سے چین نے اپنے تزویراتی مفادات مضبوط کرنا شروع کر دیئے

خرطوم: سوڈان میں تین سال سے جاری خانہ جنگی کے دوران جہاں مغربی ممالک نے اپنی موجودگی محدود کر دی ہے، وہیں چین نے معاشی اور سفارتی روابط کو مزید مستحکم کرتے ہوئے اپنے طویل المدتی تزویراتی مفادات کو آگے بڑھانا شروع کر دیا ہے۔ ایک نئے تجزیے کے مطابق بیجنگ امداد سے بڑھ کر توانائی، معدنیات اور بنیادی ڈھانچے میں اپنی سرمایہ کاری کو محفوظ بنانے کی حکمت عملی پر عمل پیرا ہے۔ رپورٹ کے مطابق چین نے حال ہی میں سوڈان کی فوج کے زیرِ انتظام حکومت کے تقریباً 5 کروڑ ڈالر کے قرضے معاف کیے، ساتھ ہی 3 کروڑ ڈالر کے گرانٹ منصوبے جاری رکھنے اور چینی سرکاری تیل کمپنی سی این پی سی کی سرگرمیاں دوبارہ شروع کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ یہ اقدامات صرف انسانی امداد نہیں بلکہ چین کی طویل المدتی اقتصادی اور جغرافیائی حکمت عملی کا حصہ ہیں۔ مضمون کے مطابق چین گزشتہ تین دہائیوں سے سوڈان کے تیل، کان کنی اور بنیادی ڈھانچے کے شعبوں میں بڑا سرمایہ کار رہا ہے۔ خانہ جنگی کے باوجود بیجنگ نے مکمل انخلا کے بجائے اپنی موجودگی برقرار رکھی ہے تاکہ جنگ کے بعد بحالی کے مرحلے میں اسے نمایاں معاشی برتری حاصل ہو سکے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ مغربی ممالک کی سفارتی اور مالیاتی واپسی نے چین کے لیے ایک خلا پیدا کیا ہے، جسے وہ قرضوں میں نرمی، سرمایہ کاری اور سیاسی روابط کے ذریعے پُر کررہا ہے۔ اس حکمت عملی سے چین نہ صرف سوڈان بلکہ بحیرۂ احمر اور افریقہ میں اپنے وسیع تر جغرافیائی مفادات کو بھی تقویت دینا چاہتا ہے۔ ماہرین کے مطابق اگرچہ چین باضابطہ طور پر سوڈان میں امن مذاکرات اور عدم مداخلت کی پالیسی کی حمایت کرتا ہے، تاہم اس کی معاشی سرگرمیاں اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ بیجنگ مستقبل کے سیاسی اور اقتصادی منظرنامے میں اپنا اثر ورسوخ برقرار رکھنے کے لیے ابھی سے بنیادیں مضبوط کررہا ہے۔

پاکستان حقوق کمیشن نے نظام انصاف میں نظامی بدعنوانی کو نمایاں کیا

لاہور: بین الاقوامی فیڈریشن فار ہیومن رائٹس اور اس کی ایک رکن تنظیم، ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کی ایک نئی رپورٹ نے پاکستان کے نظام انصاف کی تمام سطحوں پر وسیع پیمانے پر اور منظم بدعنوانی کی نشاندہی کی ہے جس کے انسانی حقوق کے لیے سنگین نتائج ہیں۔ 32 صفحات پر مشتمل رپورٹ، جس کا عنوان ہے، انڈر دی بچ: پاکستان کے نظام انصاف میں بدعنوانی کے خطرات کی نقشہ کشی میں ان کثیر جہتی طریقوں کی تفصیلات دی گئی ہیں جن میں بدعنوانی، جسے پورے پاکستان کے عدالتی نظام میں وبائی مرض قرار دیا گیا ہے، نے عدلیہ کی آزادی اور تاثیر کو متاثر کیا ہے اور منصفانہ ٹرائل کے حقوق کو برقرار رکھنے اور دیگر بنیادی آزادیوں کے تحفظ کی صلاحیت کو متاثر کیا ہے۔ رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں عدالتی بدعنوانی ایک منظم پیمانے پر پہنچ چکی ہے اور یہ بڑی کرپشن تک پہنچ سکتی ہے۔ یہ رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ عدلیہ کے تمام پہلوؤں میں بدعنوانی کس حد تک پھیلی ہوئی ہے، اور انسانی حقوق سے لطف اندوز ہونے پر اس کے گھناؤنے اثرات مرتب ہورہے ہیں۔ بغیر کسی جرم کے، عدلیہ میں بدعنوانی نے واضح طور پر منصفانہ ٹرائل کے حق کو کم کردیا ہے، خاص طور پر سب سے زیادہ کمزوروں کے لیے، جیسے کہ ایف آئی ڈی ایچ ایسکے سیکرٹری جنرل اسماعیل شاہ نے کہا،'' یہ رپورٹ ایف آئی ڈی ایچ اور ایچ آر سی پیکے وکلاء، صحافیوں، سول سوسائٹی کے کارکنوں، ماہرین تعلیم اور ججوں کے ساتھ کیے گئے 30 انٹرویوز پر مبنی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح عدلیہ میں بدعنوانی ظاہر ہوتی ہے، بشمول انصاف کی کمزور انتظامیہ کے نتیجے میں، جو رشوت ستانی اور بدعنوان رویے کی مختلف شکلوں کا باعث بنتی ہے۔ ثقافتی حرکیات جانبداری اور اقربا پروری کے لیے سازگار؛ اور عدلیہ کی آزادی کا خاتمہ، جس کے نتیجے میں اعلیٰ عدلیہ پر ریاست کا قبضہ ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ حالیہ 26ویں اور 27ویں آئینی ترامیم نے عدالتی تقرریوں میں ردوبدل اور عدالتی برطرفی کی بنیادوں کو وسعت دے کر عدلیہ کی اس محدود آزادی کو بہت زیادہ کمزور کردیا ہے جو اس سے قبل حاصل تھی۔ یہ احتساب فراہم کرنے اور بدعنوانی کے مستقبل کے اقدامات کو روکنے کے لیے موجودہ انسداد بدعنوانی کے طریقہ کار کی ناکامی کا بھی جائزہ لیتا ہے۔ خاص طور پر، رپورٹ میں عدلیہ میں بدعنوانی کے انسانی حقوق کے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ ان میں قانون کے سامنے مناسب عمل اور مساوات کے حقوق کی خلاف ورزیاں شامل ہیں، خاص طور پر کم آمدنی والی کمیونٹیز اور اقلیتوں کے لیے؛ بدعنوانی اور تشدد کے واقعات اور سزائے موت کے اطلاق کے درمیان تعلق؛ اور قانونی پیشے اور عدلیہ کے اندر صنفی مساوات پر بدعنوانی کے اثرات۔

نیوزی لینڈ آسٹریلیا۔ فجی دفاعی معاہدے میں شامل ہوسکتا ہے

نیوزی لینڈ آسٹریلیا اور فجی کے دستخط شدہ دفاعی اتحاد میں شامل ہونے پر غور کررہا ہے

ویلنگٹن: نیوزی لینڈ آسٹریلیا اور فجی کے دستخط شدہ دفاعی اتحاد میں شامل ہونے پر غور کررہا ہے، وزیراعظم کرسٹوفر لکسن نے جمعرات کو یہ بات کہی۔ اوشین آف پیس الائنس نے فجی کو آسٹریلیا کے چند معاہدوں کے اتحادیوں میں سے ایک بنادیا ہے اور ہر ملک کو دوسرے کے ''باہمی دفاع'' میں آنے کا پابند کیا ہے۔ یہ معاہدہ ایسے وقت میں سامنے آیا جب کینبرا نے جنوبی بحرالکاہل میں چین کو پیچھے چھوڑنے کی کوشش کی، اور اس پیر کے روز بیجنگ کی جانب سے بحرالکاہل میں گرنے والے طویل فاصلے تک مار کرنے والے جوہری صلاحیت کے میزائل کے تجربے سے چند گھنٹے قبل دستخط کیے گئے۔ آسٹریلیا اور فجی نے کہا کہ دیگر بحرالکاہل کے ممالک جن کی فوجیں ہیں اس اتحاد میں شامل ہوسکتے ہیں۔ ''فجی اور آسٹریلیا نے اس ہفتے فوجی اتحادی بننے کے عزم کا اعلان کیا، اور نیوزی لینڈ اس کا خیر مقدم کرتا ہے۔'' نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کا ایک فوجی اتحاد کے ساتھ قریبی رشتہ ہے جو مضبوط سے مضبوط ہوتا جارہا ہے، اور ہمارے فجی کے ساتھ بھی مضبوط اور پائیدار تعلقات ہیں۔ ہم پہلے ہی دونوں ممالک کے ساتھ اس بات پر کام کررہے ہیں کہ ہم سب کے لیے ایک محفوظ خطہ کیسے تیار کرسکتے ہیں، اس لیے اس اتحاد میں ان کے ساتھ شامل ہونا منطقی ہے۔ وزیر خارجہ ونسٹن پیٹرز، جنہوں نے چین کے بیلسٹک میزائل تجربے کو ''گہری تشویش'' کے طور پر بیان کیا، کہا کہ بحرالکاہل کے رہنماؤں نے طویل عرصے سے علاقائی سلامتی کے مسائل پر بحرالکاہل کی قیادت میں جواب طلب کیا ہے۔ پیٹرز نے کہا کہ آسٹریلیا اور فجی اور دیگر بحرالکاہل کے ممالک کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات کو ایک اتحاد کے ذریعے اگلی سطح تک بڑھانے کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم اور بھی قریبی شراکت دار بن جائیں۔ وزیر دفاع کرس پینک نے کہا کہ یہ ''بحرالکاہل کے اتحاد کو بڑھانے کا موقع'' ہوگا۔ پیٹرز نے پیر کو کہا کہ چین کا میزائل تجربہ بحرالکاہل کے ممالک کی خواہشات کے خلاف ہوا، جن کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ''یہ واضح ہے کہ ہم خطے کو بیرونی فوجی مقابلے کا تھیٹر بنتے نہیں دیکھنا چاہتے۔ انہوں نے کہا کہ یہ لانچ علاقائی استحکام اور جنوبی بحرالکاہل میں امن کے مطابق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا، اب یہ چین کی طرف سے بار بار چلنے والا نمونہ لگتا ہے۔ نیوزی لینڈ کی ڈیفنس فورس نے نجی طور پر خبردار کیا کہ بیجنگ کے بحری حملے اور بیلسٹک میزائل کے تجربات بحرالکاہل کی ایک مسلسل خصوصیت بن جائیں گے۔

پاکستان میں توہین مذہب کے الزام کے بعد درجنوں مسیحی اپنے گھربار چھوڑ کر فرار ہوگئے

پشاور: ذرائع نے بتایا کہ امریکہ میں رہنے والے ایک پادری کے خلاف توہین مذہب کے الزامات کے بعد ہجوم کے تشدد کے خدشات کو جنم دینے کے بعد گزشتہ ہفتے دو درجن سے زائد مسیحی خاندان پاکستان میں اپنے گھربار چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔ صوبہ پنجاب کے گوجرانوالہ ڈویژن کے حافظ آباد میں انسانی حقوق کے وکیل جوزف نیئر نے کہا کہ ڈویژن کے جھولان گاؤں میں 3 جولائی کو مسجد کے لاؤڈ سپیکر سے اعلانات کے بعد کشیدگی میں اضافہ ہوا جب پادری بجیل رابن نے سوشل میڈیا پر ایسی ویڈیوز پوسٹ کرنے کا الزام لگایا جسے اسلام اور اس کے پیغمبر محمد کے لیے توہین آمیز سمجھا جاتا ہے۔ پادری اس گاؤں کا رہنے والا ہے جو اب امریکہ میں مقیم ہے۔ نیئر نے کہا، پادری بجیل رابن، جو چند سال پہلے امریکہ میں آباد ہوئے تھے، اکثر ایسی ویڈیوز پوسٹ کرتے ہیں جن میں مسلمانوں کے ساتھ مذہبی مباحث اور اسلام پر بحث ہوتی ہے۔ اس کے چچا، شمعون مسیح، اور چھوٹے بھائی، نبیل رابن، جو اب بھی گاؤں میں رہتے ہیں، مبینہ طور پر ان ویڈیوز میں سے کچھ کو واٹس ایپ گروپس میں شیئر کیا ہے۔ مقامی علماء کے مواد کے بارے میں علم ہونے کے بعد، انہوں نے مسجد کے لاؤڈ اسپیکرز سے اعلانات کرنا شروع کیے اور لوگوں سے کہا کہ وہ توہین آمیز مواد کے خلاف کارروائی کریں۔ جھولن گاؤں میں تقریباً 35 سے 40 عیسائی خاندان رہتے ہیں۔ نیئر کے مطابق، مسجد کے اعلانات کے تھوڑی دیر بعد، کوٹ لدھا پولیس کے افسران پہنچے اور عیسائی باشندوں کو ممکنہ تشدد کے خلاف احتیاط کے طور پر اپنے گھر چھوڑنے کا مشورہ دیا۔ زیادہ تر مسیحی خاندان صرف وہی سامان لے کر بھاگ گئے جو وہ لے جاسکتے تھے۔ دریں اثنا، پولیس نے پادری بجیل کے والد، رابن مسیح، اور اس کے ماموں، شمعون مسیح کو حفاظتی تحویل میں لے لیا، جب کہ اس کا بھائی نبیل رابن گرفتاری سے بچنے کے لیے روپوش ہوگیا۔'' نیئر نے مقامی پولیس، گاؤں کے سربراہ محمد آصف گجر اور مسلمان رہائشیوں کو مقامی علما کے ساتھ بات چیت کے ذریعے صورتحال کو ختم کرنے میں مدد کا سہرا دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر پولیس اور مقامی مسلمان مداخلت نہ کرتے تو صورتحال آسانی سے تشدد کی طرف بڑھ سکتی تھی۔ انہوں نے احتجاج کرنے والے علماء پر زور دیا کہ وہ بے گناہ عیسائیوں کو نشانہ نہ بنائیں اور انہیں یقین دلایا کہ اگر ذمہ دار سمجھے گئے تو ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ ان یقین دہانیوں کے بعد، نیئر نے کہا، مقامی علما اور مسلم کمیونٹی کے رہنماؤں نے پولیس کو ایک دستخط شدہ بیان جمع کرایا جس میں کہا گیا تھا کہ وہ رابن مسیح اور شمعون مسیح کو معاف کر رہے ہیں جب دونوں افراد نے غیر مشروط معافی مانگی اور عوامی طور پر پادری بجیل رابن سے خود کو دور کرلیا۔

آئی ایم ایف نے پاکستان کی شرح نمو 3.5 فیصد رہنے کی پیشن گوئی کی

بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) نے بدھ کو نئے مالی سال کے لیے پاکستان کی اقتصادی ترقی کی پیشن گوئی کو 3.5 فیصد پر برقرار رکھا

اسلام آباد: بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) نے بدھ کو نئے مالی سال کے لیے پاکستان کی اقتصادی ترقی کی پیشن گوئی کو 3.5 فیصد پر برقرار رکھا، جبکہ مشرق وسطی میں ایک نئے سرے سے تنازعہ کے امکان کے بارے میں خبردار کیا جو قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کو بڑھا سکتا ہے۔ اپنی ورلڈ اکنامک آؤٹ لک رپورٹ کی ایک تازہ کاری میں، آئی ایم ایف نے پاکستان کی اقتصادی ترقی کی شرح 3.5 فیصد ظاہر کی، اس سال اپریل سے اپنی آخری دو رپورٹس کے مقابلے میں آؤٹ لک میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان کی معیشت پچھلے مالی سال میں حاصل کی گئی متوقع 3.7 فیصد نمو کے مقابلے نئے مالی سال میں معمولی طور پر سست رہے گی۔ حکومت نے مالی سال 2026-27 کے لیے شرح نمو کا ہدف 4 فیصد مقرر کیا ہے، جو کہ غربت اور بے روزگاری کو کم کرنے کے لیے سالانہ 5.4 ملین ملازمتیں پیدا کرنے کے لیے درکار 6 فیصد کی شرح سے بھی کم ہے۔ وزیر اعظم شہباز شریف کی 2022 سے اب تک کی دو مدتیں مالی اور بیرونی بحرانوں کو جنم دیئے بغیر معاشی رفتار کے لیے سازگار حالات پیدا کرنے میں ناکام رہی ہیں۔ آئی ایم ایف کی عالمی رپورٹ ایران اور امریکہ کی جانب سے ایک دوسرے کی تجارتی اور فوجی تنصیبات کے خلاف نئے حملوں سے مماثلت رکھتی ہے، جس سے عارضی جنگ بندی کو خطرہ لاحق ہے۔ رپورٹ کے مطابق، ''مشرق وسطی کے تنازعات کی تجدید کا امکان بہت زیادہ ہے اور یہ اشیاء کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کو بڑھا سکتا ہے، سپلائی چین کو مزید خطرہ بنا سکتا ہے، قیمتوں میں اضافہ کرسکتا ہے، اور مالی حالات پر وزن ڈال سکتا ہے۔'' اس نے مزید کہا کہ تجارت کے ٹکڑے ہونے سے تیزی آسکتی ہے، ممکنہ طور پر پیداوار کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور قیمتوں میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ آئی ایم ایف نے کہا کہ تجدید تنازعہ اشیاء کی قیمتوں میں مزید اضافے اور بڑھتے ہوئے اتار چڑھاؤ، سپلائی کی کمی اور شرح مبادلہ کے دباؤ کے ذریعے پھیلے گا۔ اس نے مزید کہا کہ تیل کی قیمتوں میں خاموش اضافہ اور سرگرمی پر ان کا اثر انوینٹریوں کی ریلیز کی وجہ سے ہے، جواب کئی سال کی کم ترین سطح کے قریب پہنچ رہی ہیں اور تناؤ کی سطح تک پہنچ سکتی ہیں اگر سپلائی میں رکاوٹیں برقرار رہیں یا ذخیرہ اندوزی سے بھاپ اٹھتی ہے۔ امریکہ کی جانب سے فضائی حملوں کے ساتھ ساتھ ایران سے تیل برآمد کرنے کی اجازت واپس لینے کے بعد دو کاروباری دنوں میں خام تیل کی قیمتوں میں 8 ڈالر فی بیرل کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کے نتیجے میں، پاکستانی درآمدات کے لیے ڈیزل کی قیمتوں میں اب تک 5 ڈالر کا اضافہ ہوا ہے، جب کہ پیٹرول کی قیمتیں کافی حد تک مستحکم رہیں، جس کی وجہ سے جمعہ کو قیمتوں میں اضافے کی صورت میں اگر دو دن میں کوئی اصلاح نہیں دیکھی گئی تو آئی ایم ایف نے کہا کہ عالمی ہیڈ لائن افراط زر 2025 میں 4.1 فیصد سے بڑھ کر 2026 میں 4.7 فیصد ہونے کی توقع ہے اور 2027 میں گھٹ کر 3.9 فیصد ہوجائے گی۔ آئی ایم ایف نے کہا کہ عالمی اقتصادی سرگرمی اور آؤٹ لک کو دو بڑی قوتیں مخالف سمتوں میں دھکیل رہی ہیں: مشرق وسطی میں جنگ کی وجہ سے سپلائی کا منفی جھٹکا اور مصنوعی ذہانت (AI) ٹولز میں پیشرفت کی وجہ سے عالمی ٹیکنالوجی سائیکل کی تیز رفتار رفتار میں ظاہر ہونے والا مثبت ٹیکنالوجی جھٹکا۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685-705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔“

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

”ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

مہنگائی اور عام آدمی کی زندگی

مختصر یہ کہ ایران کا حالیہ سانحہ محض ایک ملک کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری مسلم دنیا کے لیے ایک آئینہ ہے جس میں وہ اپنی کمزوریاں دیکھ سکتی ہے۔ عالمی سیاست کی سرد مہری اور مفاد پرستی کے دور میں اگر اسلامی ممالک باہمی تعاون، اعتماد اور عملی یکجہتی کو فروغ نہیں دیتے تو ان کی سیاسی خودمختاری بتدریج کمزور ہوتی جائے گی۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ جب مسلمان متحد ہوئے تو انہوں نے علم، تہذیب اور سیاست میں نمایاں کردار ادا کیا، اور جب انتشار کا شکار ہوئے تو بیرونی قوتوں کے لیے آسان ہدف بن گئے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ جذباتی نعروں کے بجائے عملی حکمت عملی اختیار کی جائے۔ ایسی حکمتِ عملی جو مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو کر مشترکہ مفاد اور اجتماعی وقار کو مقدم رکھے۔ عالمی سیاست کی بساط پر عزت و وقار اسی قوم کو ملتا ہے جو اپنے داخلی اختلافات پر قابو پا کر مشترکہ قوت میں تبدیل ہو جائے۔

شعیب رضا خان

بازار میں سبزی والے کے ہاتھ سے ترازو کا پلڑا اچھلتا ہے، مگر گھر لوٹتی ہوئی خانہ دار عورت کے چہرے پر فکر کا سایہ اس سے کہیں بھاری ہوتا ہے۔ ماہانہ تنخواہ ابھی جیب میں پوری طرح آئی بھی نہیں ہوتی کہ بجلی کا بل، بچوں کی فیس اور گھر کے راشن کی فہرست اسے آدھا کر دیتی ہے۔ یہ منظر کسی ایک شہر، ایک ملک یا ایک طبقے تک محدود نہیں بلکہ دنیا کے وسیع حصے میں عام آدمی کی روزمرہ زندگی کا حصہ بن چکا ہے۔ مہنگائی، جو بظاہر محض اعداد و شمار اور شماریاتی رپورٹوں کا موضوع نظر آتی ہے، درحقیقت انسانی زندگی کے ہر پہلو میں اپنے گہرے نشان چھوڑ رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس مسئلے کو محض معاشی نکتہ نگاہ سے نہیں بلکہ ایک وسیع تر سماجی، اخلاقی اور انسانی بحران کے طور پر سمجھنے کی ضرورت ہے۔

عام تصور میں مہنگائی کا مطلب صرف اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں اضافہ سمجھا جاتا ہے، مگر حقیقت اس سے کہیں وسیع ہے۔ جب آٹے، دال اور تیل کی قیمتیں بڑھتی ہیں تو اس کے اثرات فوری طور پر خوراک کے معیار پر پڑتے ہیں، اور غذائی قلت کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ جب تعلیمی اخراجات آمدنی سے آگے نکل جائیں تو والدین اپنے بچوں کو معیاری تعلیم سے محروم کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ جب علاج معالجہ مہنگا ہو جائے تو انسان بیماری کی حالت میں بھی ہسپتال جانے سے کترانے لگتا ہے۔ روزگار کے مواقع محدود ہوں اور اخراجات بڑھتے جائیں تو خاندانی نظام پر دباؤ بڑھتا ہے، میاں بیوی کے درمیان مالی تناؤ کی وجہ سے نزاع پیدا ہوتا ہے، اور مجموعی طور پر معاشرتی استحکام متاثر ہوتا ہے۔ گویا مہنگائی ایک ایسا سلسلہ ہے جو معیشت کے دائرے سے نکل کر تعلیم، صحت، خاندان اور ذہنی سکون تک ہر شعبے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ بنیادی وجوہات کا تنقیدی جائزہ: مہنگائی کے اسباب متعدد اور باہم مربوط ہیں، اور ان کا تجزیہ کسی ایک زاویے سے کرنا مسئلے کی پیچیدگی کو نظر انداز کرنے کے مترادف ہوگا۔ طلب و رسد کا عدم توازن ایک بنیادی عامل ہے، جہاں اشیاء کی پیداوار طلب کے مطابق نہ ہونے سے قیمتیں خود بخود بڑھ جاتی ہیں۔ اس کے ساتھ ذخیرہ اندوزی اور منافع خوری کا کردار بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، جہاں چند تاجر مصنوعی قلت پیدا کر کے ناجائز منافع کماتے ہیں۔ کرپشن اور بدعنوانی بھی معاشی نظام کو اندر سے کھوکھلا کرتی ہے، جس سے وسائل کی منصفانہ تقسیم ممکن نہیں رہتی۔ عالمی معاشی بحران، جیسے خام تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ یا عالمی سپلائی چین میں خلل، مقامی معیشتوں کو بھی متاثر کرتا ہے۔

بے روزگاری ایک اور اہم عامل ہے، جو قوت خرید کو کمزور کرتی ہے اور مہنگائی کے اثرات کو دوچند کر دیتی ہے۔ کمزور معاشی پالیسیاں اور مالیاتی نظم و نسق کی کمزوری، جیسے ناکافی منصوبہ بندی یا وسائل کا غیر مؤثر استعمال، بھی معاشی عدم استحکام میں اضافہ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ قدرتی آفات اور جنگوں کے معاشی اثرات بھی نظر انداز نہیں کیے جا سکتے، کیونکہ یہ نہ صرف پیداوار کو نقصان پہنچاتے ہیں بلکہ عالمی منڈیوں میں غیر یقینی کی فضا بھی پیدا کرتے ہیں۔ یہاں یہ بات انصاف کا تقاضا ہے کہ ہم اس مسئلے کو محض حکومتی نااہلی سے منسوب کر کے اپنی ذمہ داری سے بری الذمہ نہ ہو جائیں۔ بعض تاجر اور صنعت کار بھی ذخیرہ اندوزی اور مصنوعی مہنگائی کے ذریعے اپنا حصہ ڈالتے ہیں، اور بعض اوقات عوام کی اپنی غیر ضروری خرید و فروخت اور فضول خرچی بھی طلب میں غیر متوازن اضافہ کر کے قیمتوں پر دباؤ بڑھاتی ہے۔ حقیقی تصویر یہی ہے کہ یہ ایک اجتماعی مسئلہ ہے، جس کا حل بھی اجتماعی کوشش سے ہی ممکن ہے۔

متاثرہ طبقات: مختلف زاویوں سے تجزیہ: مہنگائی کے اثرات معاشرے کے تمام طبقات پر یکساں طور پر نہیں پڑتے، بلکہ کمزور طبقات اس کا زیادہ بوجھ برداشت کرتے ہیں۔ مزدور طبقہ، جس کی آمدنی محدود اور یومیہ بنیادوں پر ہوتی ہے، بڑھتی قیمتوں کے سامنے سب سے زیادہ بے یار و مددگار محسوس کرتا ہے۔ کسان، جو خود پیداوار

کا ذریعہ ہیں، اکثر بڑھتی لاگتوں اور کم منافع کے درمیان پھنسے رہتے ہیں، جہاں کھاد، بیج اور نقل و حمل کے اخراجات ان کی آمدنی کو نگل جاتے ہیں۔ متوسط طبقہ، جو معاشرے کی ریڑھ کی ہڈی سمجھا جاتا ہے، اپنی زندگی کے معیار کو برقرار رکھنے کی جستجو میں مالی دباؤ کا شکار رہتا ہے، اور اکثر بچت کی صلاحیت سے محروم ہو جاتا ہے۔ طلبہ کے لیے تعلیمی اخراجات کا بڑھنا معیاری تعلیم تک رسائی میں رکاوٹ بنتا ہے، جبکہ خواتین، خصوصاً گھریلو خواتین، محدود بجٹ میں گھر چلانے کی ذمہ داری کے باعث ذہنی دباؤ کا زیادہ سامنا کرتی ہیں۔ بزرگ افراد، جو اکثر مقررہ آمدنی یا پنشن پر انحصار کرتے ہیں، بڑھتی قیمتوں کے مقابلے میں اپنی بنیادی ضروریات پوری کرنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔ یہ تمام طبقات مل کر معاشرے کی وہ اکثریت تشکیل دیتے ہیں جس پر مہنگائی کا اصل بوجھ پڑتا ہے۔ مہنگائی کے نفسیاتی اثرات کو اکثر معاشی بحث میں نظر انداز کر دیا جاتا ہے، حالانکہ یہ اثرات کسی بھی معاشی نقصان سے کم خطرناک نہیں۔ مستقل مالی دباؤ انسان کو ذہنی تناؤ اور بے چینی کا شکار بنا دیتا ہے، جو آگے چل کر ڈپریشن اور مایوسی کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ گھریلو بجٹ کی کشیدگی اکثر میاں بیوی کے درمیان تنازعات کا باعث بنتی ہے، اور بعض اوقات یہی مالی دباؤ خاندانی رشتوں میں دراڑ کی بنیادی وجہ ثابت ہوتا ہے۔ معاشرتی سطح پر، جب لوگ اپنی بنیادی ضروریات پوری کرنے میں ناکام محسوس کرتے ہیں تو مایوسی کی یہ فضا بعض اوقات جرائم کی طرف بھی مائل کر سکتی ہے، خصوصاً جب نوجوان روزگار کے مواقع سے محروم ہوں۔ یہ نفسیاتی پہلو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ معاشی پالیسیاں محض اعداد و شمار کا کھیل نہیں بلکہ انسانی نفسیات اور معاشرتی استحکام سے گہرا تعلق رکھتی ہیں۔

اسلامی معاشی تعلیمات: عدل اور توازن کا نظام: اسلام نے معیشت کو محض منافع کے حصول کا ذریعہ نہیں بلکہ عدل، دیانت اور اجتماعی فلاح کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ تجارت میں دیانت داری کے بارے میں قرآنِ کریم واضح ہدایت دیتا ہے: وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ اور ناپ اور وزن انصاف کے ساتھ پورا کرو۔ (سورۃ الانعام: 152) یہ حکم واضح کرتا ہے کہ لین دین میں دیانت اور انصاف اسلامی معیشت کی بنیاد ہے۔ ذخیرہ اندوزی اور ناجائز منافع خوری کو اسلام نے سختی سے ناپسند کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ذخیرہ اندوز کے بارے میں سخت الفاظ میں تنبیہ فرمائی: لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ (مسلم)، یعنی ذخیرہ اندوزی صرف گناہ گار ہی کرتا ہے۔ اسی طرح تجارت میں دھوکہ دہی سے متعلق آپ ﷺ کا ارشاد ہے: مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا (مسلم)، یعنی جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔ یہ تعلیمات اس بات کی دلیل ہیں کہ اسلام نے معاشی سرگرمی کو اخلاقی حدود کا پابند بنایا ہے۔

معاشی وسائل کی منصفانہ تقسیم کے لیے زکوٰۃ اور صدقات کا نظام قرآن میں بار بار زیر بحث لایا گیا ہے: وَآتُوا الزَّكَاةَ (سورۃ البقرہ: 43)، یعنی زکوٰۃ ادا کرو۔ زکوٰۃ محض ایک عبادت نہیں بلکہ ایک معاشی نظام ہے جو دولت کو معاشرے کے صرف مخصوص طبقے تک محدود رہنے سے روکتا ہے۔ اسی مقصد کو قرآن نے ایک اور مقام پر واضح کیا: كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ (سورۃ الحشر: 7)، یعنی تاکہ دولت صرف تمہارے دولت مندوں کے درمیان ہی گردش نہ کرتی رہے۔ عدل و انصاف کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ (سورۃ النحل: 90)، یعنی اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔ یہ اصول معیشت کے ہر شعبے، خواہ وہ تجارت ہو، ملازمت ہو یا وسائل کی تقسیم، پر یکساں طور پر لاگو ہوتا ہے۔ اسلامی تاریخ میں معاشی انصاف کی روشن مثالیں ملتی ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بازاروں کی نگرانی کا مؤثر نظام قائم کیا گیا تھا تاکہ ناجائز منافع خوری اور دھوکہ دہی کی روک تھام ہو سکے۔ آپ رضی اللہ عنہ خود بازاروں کا معائنہ کرتے اور تاجروں کو دیانت داری کی تلقین کرتے۔ اسی دور میں بیت المال کا نظام مضبوط بنیادوں پر قائم کیا گیا، جس کے ذریعے وسائل کی تقسیم ضرورت مندوں، یتیموں اور بے سہارا افراد تک کی جاتی تھی۔ یہ نظام اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اسلامی ریاست کا بنیادی مقصد محض ٹیکس جمع کرنا نہیں بلکہ عوامی فلاح اور معاشی توازن کو یقینی بنانا تھا۔ مہنگائی پر قابو پانے کے لیے حکومتی سطح پر مؤثر اور دیرپا اقدامات ناگزیر ہیں۔ سب سے پہلے، اشیائے ضروریہ کی قیمتوں پر مستقل اور مؤثر نگرانی کا نظام قائم کیا جائے تاکہ غیر ضروری اضافے کو روکا جا سکے۔ دوسرا، ذخیرہ اندوزی اور منافع خوری میں ملوث عناصر کے خلاف سخت اور بلاامتیاز قانونی کارروائی کی جائے۔ تیسرا، روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے کے لیے صنعتی و زرعی شعبوں میں سرمایہ کاری کی جائے، کیونکہ روزگار کی فراوانی قوتِ خرید کو مستحکم کرتی ہے۔ چوتھا، کسانوں اور چھوٹے تاجروں کو سستے قرضے، معیاری بیج اور مناسب منڈیوں تک رسائی فراہم کی جائے تاکہ پیداواری لاگت کم ہو اور اس کا فائدہ صارفین تک پہنچے۔ پانچواں، ٹیکس نظام میں شفافیت لائی جائے تاکہ عام آدمی پر بلاواسطہ ٹیکسوں کا غیر متناسب بوجھ نہ پڑے۔ چھٹا، سماجی تحفظ کی اسکیموں، جیسے نقد امدادی پروگرام اور خوراک کی سبسڈی، کو مضبوط اور شفاف بنایا جائے تاکہ کمزور طبقات تک ریلیف بلا تاخیر پہنچ سکے۔ ساتواں، صحت، تعلیم اور بنیادی ضروریات کو عام آدمی کی دسترس میں لانے کے لیے مستقل پالیسی سازی کی جائے، کیونکہ یہی وہ شعبے ہیں جہاں مہنگائی کا اثر سب سے زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ یہ تمام اقدامات اگر خلوصِ نیت اور تسلسل کے ساتھ نافذ کیے جائیں تو مہنگائی کے منفی اثرات کو خاصی حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔

عوام کی ذمہ داریاں: اجتماعی شعور کی ضرورت: مہنگائی کے مسئلے کا حل صرف حکومتی اقدامات پر منحصر نہیں بلکہ عوام کی اپنی ذمہ داری بھی اس میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ فضول خرچی سے اجتناب اور ضرورت کے مطابق خرچ کرنا ایک بنیادی اصول ہے، جو نہ صرف انفرادی بجٹ بلکہ اجتماعی طلب کو بھی متوازن رکھتا ہے۔ تجارت اور کاروبار میں دیانت داری اور انصاف کو اپنانا، خواہ نفع کم ہی کیوں نہ ہو، ایک اخلاقی ذمہ داری ہے۔ مقامی مصنوعات کی حوصلہ افزائی سے مقامی معیشت مستحکم ہوتی ہے اور روزگار کے مواقع بڑھتے ہیں۔ ضرورت مندوں کی مالی مدد، زکوٰۃ اور صدقات کے ذریعے، معاشرتی توازن برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اسی طرح مالی منصوبہ بندی اور بچت کی عادت اپنانا انسان کو غیر متوقع معاشی جھٹکوں کے مقابلے میں زیادہ مستحکم بناتا ہے۔ اگر ہر فرد اپنے دائرے میں یہ ذمہ داری نبھائے تو اجتماعی طور پر معاشرہ مہنگائی کے دباؤ کا زیادہ بہتر انداز میں مقابلہ کر سکتا ہے۔ مہنگائی ایک پیچیدہ مسئلہ ہے جس کے تانے بانے معیشت، سیاست، معاشرت اور اخلاقیات سے جڑے ہوئے ہیں، مگر یہ ناقابلِ حل نہیں۔ اس کا حقیقی حل نہ صرف بہتر معاشی پالیسیوں میں مضمر ہے بلکہ اس اخلاقی نظام میں بھی، جو اسلام نے صدیوں پہلے عدل، دیانت اور باہمی ہمدردی کی صورت میں پیش کیا۔ اگر حکومت اپنی ذمہ داری شفافیت اور خلوصِ نیت سے ادا کرے، تاجر اور صنعت کار دیانت کو اپنا شعار بنائیں، اور عوام اجتماعی مفاد کو انفرادی منافع پر ترجیح دیں، تو یہ مشکل وقت بھی گزر جائے گا۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA
۱۰/جولائی ۲۰۲۶

ایس آئی آر کا عمل غیر اطمینان بخش

تلنگانہ میں ایس آئی آر کا عمل جاری ہے۔ اسے شروع ہوئے 12 دن کا وقت ہو چکا ہے اور الیکشن کمیشن کے شیڈول کے مطابق رائے دہندگان میں گھر گھر جا کر فارمس تقسیم کرنے کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ تاہم حقیقت یہ ہے کہ عوام کی اکثریت اب بھی فارمس کیلئے پریشان ہے اور انہیں فارمس دستیاب نہیں ہوئے ہیں۔ ملک کی دیگر ریاستوں کی طرح تلنگانہ میں بھی بی ایل اوز کا کام کاج ٹھیک طرح سے نہیں چل رہا ہے۔ بی ایل اوز انتہائی اہم ترین ذمہ داری کو انتہائی غیر ذمہ داری کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ ان کا رویہ انتہائی لاپرواہی والا ہے۔ الیکشن کمیشن اور ریاستی الیکشن انتظامیہ کی جانب سے یہ دعوے کئے گئے تھے کہ بی ایل اوز کو ایس آئی آر کے عمل کی تربیت فراہم کی گئی ہے اور انہیں تمام امور سے واقف کروا دیا گیا ہے۔ کئی بی ایل اوز ایسے ہیں جن کے طرز عمل سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے نہ تو تربیت سنجیدگی سے حاصل کی ہے اور نہ ہی وہ فارمس کی تقسیم کا کام کسی سنجیدگی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ وہ انتہائی لاپرواہی اور من مانی انداز میں اپنا کام کر رہے ہیں اور انہیں عوام کو ہونے والی پریشانیوں کا کوئی احساس تک نہیں رہ گیا ہے۔ وہ گھر گھر جا کر فارم تقسیم کرنے کی ذمہ داری پوری کرنے کی بجائے چند گھروں تک پہونچ رہے ہیں اور پھر کہیں آرام سے کرسی ڈالے بیٹھے ہوئے ہیں اور اگر کوئی ووٹر اپنے فارمس کی تلاش میں ان تک پہونچے تو ان کے ساتھ بھی اطمینان بخش طریقہ سے کوئی بات چیت نہیں کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ جو فارمس تقسیم کئے گئے ہیں ان میں بھی 2002 کی فہرست کے مطابق اندراجات نہیں ہیں۔ ان اندراجات میں بھی کئی خامیاں اور غلطیاں پائی جاتی ہیں اور اس کے ذمہ دار الیکشن حکام ہیں۔ ان میں عوام کی کوئی غلطی نہیں ہے۔ الیکشن کمیشن یا پھر دوسرے عہدیدار اس کی ذمہ داری تو قبول نہیں کریں گے اور اس کا خمیازہ عوام کو بھگتنا پڑ سکتا ہے اور بھگتنا پڑ رہا ہے۔ بی ایل اوز کا رویہ جہاں لاپرواہی والا ہے وہیں عوام میں بھی مناسب شعور بیداری کا کام نہیں کیا گیا تھا۔ کئی ووٹرس ایسے ہیں جن کے فارمس ان کے گھر تک پہونچانے کی بجائے کہیں اور درج کر لئے گئے ہیں۔ اس کی عوام کو اطلاع تک نہیں ہے۔ 2025 تک جن گھروں پر جو ووٹ تھے ان کے پتے بھی تبدیل کر دئے گئے ہیں۔ ووٹرس اپنے ووٹ کا پتہ چلانے کیلئے بھٹک رہے ہیں۔ جو ووٹرس 2002 میں جس گھر میں مقیم تھے 2025 میں بھی ان کا پتہ وہی درج تھا تاہم اچانک ان کے پتے بدل گئے ہیں۔ کئی فارمس ایسے بھی آئے ہیں جن میں ووٹر کا نام کسی مرد کا ہے اور تصویر کسی خاتون کی ہے۔ جہاں کسی خاتون کا نام درج ہے تو وہاں تصویر کسی مرد کی چسپاں کی گئی ہے۔ یہ جو خامیاں ہیں ان کے نتیجہ میں عوام کو ایس آئی آر کا عمل مکمل کرنے میں مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ جب پتہ درست کرنے کی بات آ رہی ہے تو پھر انہیں اس کیلئے کچھ فارمس علیحدہ سے پر کر کے داخل کرنے پڑ رہے ہیں اور اس وقت تک ان کے فارمس میں درست اندراجات نہیں کئے جا سکتے اور فارمس کا ادخال مشکل کا شکار ہو رہا ہے۔ اگر کوئی غلط پتے پر ہی اپنے فارمس کا اندراج کر دے اور اسے داخل کر دے تو پھر بعد میں پتہ کی تبدیلی کیلئے مشکلات کا پیش آنا لازمی بات دکھائی دے رہی ہے۔ جو کام ایس آئی آر کا پوری ذمہ داری کے ساتھ کیا جانا چاہئے تھا اسے انتہائی لاپرواہی کے انداز میں آگے بڑھایا جا رہا ہے اور اس کی رفتار بھی انتہائی سست ہے۔ کام اطمینان بخش انداز میں نہیں ہو رہا ہے۔ ابھی جبکہ اس عمل کی تکمیل کیلئے چند دن کا وقت باقی ہے حکام کو کم از کم اب اس معاملے میں مستعدی دکھانے کی ضرورت ہے۔ عوام کیلئے کچھ راحت کے اقدامات کرنے چاہئیں اور جو مسائل اور تکالیف در پیش آ رہی ہیں انہیں دور کرنے کیلئے اقدامات کئے جانے چاہئیں۔ جو لوگ ایس آئی آر کے عمل سے چھوٹ رہے ہیں ان کو بھی شامل کرنے پر توجہ مرکوز کی جانی چاہئے۔ عوام کی بے چینی کو دور کرتے ہوئے سارے عمل کو اطمینان بخش اور سہولت بخش بنانے کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔

روز نامہ ”ممبئی رابطہ“ میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

میر واعظ کشمیر کا آیت اللہ خامنہ ای کو خراجِ عقیدت: مسلم اتحاد ہی ان کیلئے سب سے بڑا تحفہ اور خراج ہے

میر واعظِ کشمیر مولوی عمر فاروق نے بڈگام میں منعقدہ ایک پروقار تعزیتی اور یادگاری تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ایران کے مرحوم سپریم لیڈر آیت اللہ سید علی خامنہ ای کو شاندار الفاظ میں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ آیت اللہ خامنہ ای جیسی عظیم علمی اور اخلاقی شخصیت کو پیش کیا جانے والا سب سے بہترین اور سچا خراجِ تحسین یہ ہوگا کہ امتِ مسلمہ اپنے صفوں میں اتحاد قائم رکھے اور انصاف وحق کی آواز بلند کرے۔ کشمیر کی وادی ہمیشہ سے ہی علم و ادب، تصوف اور مذہبی روایات کا گہوارہ رہی ہے۔ یہاں کے رہنماؤں نے ہمیشہ امتِ مسلمہ کو جوڑنے اور فرقہ وارانہ خلیج کو مٹانے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی حال ہی میں اس وقت دیکھنے کو ملی جب جموں و کشمیر کے ممتاز مذہبی و سیاسی رہنما اور میر واعظِ کشمیر، مولوی عمر فاروق نے بڈگام میں منعقدہ ایک تعزیتی اور یادگاری اجتماع سے خطاب کیا۔ اپنے اس پُراثر خطاب میں انہوں نے جہاں ایرانی انقلاب کے بانی اور عظیم رہنما آیت اللہ روح اللہ خمینی (یا معاصر تناظر میں رہبرِ معظم) کی خدمات کو یاد کیا، وہاں موجودہ دور میں مسلم امہ کو درپیش چیلنجز کا احاطہ کرتے ہوئے اتحادِ بین المسلمین کو وقت کی سب سے بڑی پکار قرار دیا۔ بڈگام کے مرکزی امام باڑہ یا میموریل ہال میں منعقدہ اس

مراسلات واعلانات

تقریب میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی، جس میں شیعہ اور سنی دونوں مکاتبِ فکر کے علماء، عمائدین اور عام عوام شامل تھے۔ میر واعظ عمر فاروق کا وہاں پہنچنے پر پرتپاک استقبال کیا گیا۔ یہ اجتماع صرف ایک تعزیتی مجلس نہیں تھی، بلکہ یہ وادی میں شیعہ سنی اتحاد کی ایک زندہ مثال بن کر ابھرا۔ پنڈال میں موجود لوگوں کے چہروں پر جہاں اپنے محبوب رہنماؤں کے لیے عقیدت کے جذبات تھے، وہیں میر واعظ کے اتحاد پر مبنی الفاظ نے سامعین کے دلوں کو گرما دیا۔ میر واعظ عمر فاروق نے اپنے خطاب کی شروعات کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی عظیم اسلامی رہنما کو پیش کیا جانے والا سب سے بڑا اور سچا خراجِ عقیدت یہ ہے کہ ان کے مشن اور ان کے دیے گئے آفاقی پیغام کو آگے بڑھایا جائے۔ انہوں نے واضح کیا کہ معاصر تاریخ کے عظیم مسلم رہنماؤں نے ہمیشہ امت کو بکھرنے سے بچانے کی وکالت کی ہے۔ ان کا کہنا تھا۔ آج جب امت مسلمہ اندرونی خلفشار، بیرونی دباؤ اور گوناگوں تنازعات کا شکار ہے، تو ایسے میں ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ہمارے درمیان فروعی یا نظریاتی اختلافات ہو سکتے ہیں، لیکن بنیادی طور پر ہم سب ایک ہی امت کا حصہ ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ عقیدے اور فقہی مکاتبِ فکر کے تنوع کے باوجود، تمام مسلمانوں کا قرآن ایک ہے، نبی ایک ہیں اور قبلہ بھی ایک ہے۔ جب ہمارے بنیادی ستون ایک ہیں، تو پھر دشمن قوتوں کو ہمارے اندر تفرقہ پیدا کرنے کا موقع کیوں دیا جائے؟۔ میر واعظ کے اس نکتے پر روشنی ڈالنا ضروری ہے جہاں انہوں نے مسلم دنیا میں جاری تقسیم پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ جغرافیائی اور سیاسی مفادات نے مسلمانوں کو حصوں میں بانٹ دیا ہے، جس کا فائدہ براہِ راست اسلام دشمن عناصر اٹھا رہے ہیں۔ کشمیر کے تناظر میں بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہاں کی تاریخ ہمیشہ سے رواداری کی امین رہی ہے۔ شیعہ اور سنی بھائیوں نے صدیوں سے ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے اور آج بھی کسی بھی قسم کی شر پسندی یا تفرقہ انگیز سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ میر واعظ نے اپنے خطاب میں نہ صرف مقامی بلکہ عالمی سطح پر مسلمانوں کی حالتِ زار پر بھی گفتگو کی۔ انہوں نے فلسطین، لبنان اور دیگر مسلم خطوں میں جاری مظالم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر آج ڈیڑھ ارب سے زائد مسلمان متحد ہوتے، تو دنیا کی کسی طاقت میں یہ جرات نہ ہوتی کہ وہ مظلوم مسلمانوں پر ظلم ڈھائے۔ انہوں نے نوجوان نسل پر زور دیا کہ وہ سوشل میڈیا اور دیگر پلیٹ فارمز پر ایسی کسی بھی بحث کا حصہ نہ بنیں جو مسلکی منافرت کو ہوا دیتی ہو۔ بڈگام کا یہ یادگاری اجتماع اور میر واعظ عمر فاروق کا یہ جرات مندانہ اور مخلصانہ خطاب اس بات کا ثبوت ہے کہ کشمیر کے مذہبی رہنما امن، محبت اور اتحاد کے علمبردار ہیں۔ قومی میڈیا اور اخبارات کو ایسے پیغامات کو نمایاں جگہ دینی چاہیے تاکہ معاشرے میں بڑھتی ہوئی دوریوں کو کم کیا جا سکے۔ میر واعظ کا یہ قول کہ ”ہمارا قبلہ اور رسول ایک ہیں“ دراصل ہر اس مسلمان کے لیے مشعلِ راہ ہے جو اسلام کی سربلندی کا خواہشمند ہے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ تمام مکاتبِ فکر کے علماء آگے آئیں اور عملی طور پر ایسے اجتماعات کا انعقاد کریں جو امت کو یکجا کرنے کا سبب بنیں، کیونکہ اتحاد ہی میں مسلمانوں کی بقا اور فلاح کا راز پنہاں ہے۔

اللہ تعالی نے انسانوں کی رشد و ہدایت کے لئے بے شمار انبیاء و رُسل کو مبعوث فرمایا، نبوت کے اعلان کے بعد نبی کریم ﷺ کو اذیت وتکلیف دینے کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا، آپ ﷺ کو قسم قسم کی تکلیفوں اور اذیتوں سے دو چار ہونا پڑا۔ آپ کا اور آپ کے گھر والوں کا بائکاٹ کیا گیا، طائف میں پتھروں کی چوٹیں کھانی پڑیں، جس سے آپ کا جسم مبارک خون سے لہولہان ہوگیا، مکہ کے بعض بدنصیبوں نے آپ کے اوپر اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی، اس سے بڑھ ایک بدنصیب آگے بڑھا اور آپ کے چہرہ انور پر تھوک دیا۔ نعوذ باللہ منہ ذرا تصور کیجئے کیا منظر رہا ہوگا۔ اگر یہ معاملہ آپ کے ساتھ یا آپ کے والد بزرگوار کے ساتھ کیا جائے تو کیا گزرے گا، لیکن قربان جائیے سرور کائنات فخر موجودات کی ذات اقدس پر کہ انھوں نے یہ سب کچھ دین کی خاطر برداشت کیا۔

بیعت عقبہ کا پیغام مسلمانوں کے نام

قاضی محمد فیاض عالم قاسمی

اللہ تعالی نے انسانوں کی رشد وہدایت کیلئے بے شمار انبیاء ورُسل کو مبعوث فرمایا، نبوت کے اعلان کے بعد نبی کریم ﷺ کو اذیت وتکلیف دینے کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا، آپ ﷺ کو قسم قسم کی تکلیفوں اور اذیتوں سے دو چار ہونا پڑا۔ آپ کا اور آپ کے گھر والوں کا بائکاٹ کیا گیا، طائف میں پتھروں کی چوٹیں کھانی پڑیں، جس سے آپ کا جسم مبارک خون سے لہولہان ہوگیا، مکہ کے بعض بدنصیبوں نے آپ کے اوپر اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی، اس سے بڑھ ایک بدنصیب آگے بڑھا اور آپ کے چہرہ انور پر تھوک دیا۔ نعوذ باللہ منہ ذرا تصور کیجئے کیا منظر رہا ہوگا۔ اگر یہ معاملہ آپ کے ساتھ یا آپ کے والد بزرگوار کے ساتھ کیا جائے تو کیا گزرے گا، لیکن قربان جائیے سرور کائنات فخر موجودات کی ذات اقدس پر کہ انھوں نے یہ سب کچھ دین کی خاطر برداشت کیا۔ رسول اللہ ﷺ تبلیغ اسلام کے لیے جدوجہد کرتے رہے۔ آپ جس قدر محنت کرتے تھے قریش کی ایذارسانی اسی قدر بڑھ جاتی تھی؛ لیکن اس کے باوجود اسلام کا جو پودا لگ لگا چکا تھا، وہ ہرا بھرا ہوتا گیا اور لوگ جوں جوں اسلام کی تعلیمات سے آگاہ ہوتے رہے اسلام قبول کرتے گئے، اسلام کی فطرت میں قدرت نے یہ لچک دی ہے اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا ئیں گے قریش مکہ نے اس کو اتنا دبایا اتنا دبایا کہ اسلام کی کرنیں صرف مکہ کی وادیوں اور گھاٹیوں کو روشن نہیں کیا، بلکہ وہاں سے نکل کر یثرب کی سرزمین کو بھی منور کیا۔ اس کی کہانی اس طرح ہے کہ مدینہ کے دو قبائل اوس اور خزرج قحطانی نسل کے تھے جو ہر سال حج کے لیے آتے تھے۔ نبوت کے گیارہویں سال ان قبائل کے چند آدمی حج کے لیے آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سامنے دعوت اسلام پیش کی۔ جس پر ان میں سے چھ آدمیوں نے عقبہ کے مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرکے اسلام قبول کر لیا۔ اسی مناسبت سے یہ بیعت عقبہ کہلاتی ہے۔ ان چھ خوش نصیبوں کے نام یہ ہیں: (۱) عقبہ ابن عامر، (۲) اسعد بن زرارہ، (۳) عوف بن الحارث (٤) نافع بن مالک، (٥) قطبہ بن عامر (٦) جابر بن عبداللہ بن رّباب۔ بعض علماء سیر نے حضرت جابر کے بجائے حضرت عبادۃ بن الصامت کا نام ذکر کیا ہے۔ (سیرت المصطفیٰ: ۱/ ۳۲۹) دوسرے سال یعنی بعثت کے بارہویں سال مزید کچھ لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی، جن کی تعداد بارہ تھی، اس بیعت کو بیعت عقبہ اولی کہتے ہیں، امسال پانچ تو ان ہی چھ میں سے تھے، حضرت جابر بن عبداللہ بن رباب نہیں آئے۔ مزید سات یہ لوگ تھے۔ (۱) معاذ بن الحارث، (۲) ذکوان بن عبد قیس (۳) عبادۃ بن الصامت، (۴) یزید بن ثعلبہ (۵) عباس بن عبادۃ (٦) ابوالھیثم مالک بن تیہان (۷) عویم بن ساعدۃ رضی اللہ عنھم۔ تیسرے سال یعنی بعثت کے تیرہویں سال ۷۲/افراد کو بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ اس بیعت کو بیعت عقبہ

ثانیہ کہتے ہیں۔ ان لوگوں نے جن باتوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی تھی وہ مندرجہ ذیل ہیں: (۱) ہم خدائے واحد کی عبادت کریں گے۔ (۲) ہم چوری اور زنا کاری نہیں کریں گے۔ (۳) ہم کسی پر جھوٹی تہمت نہیں لگائیں گے (۴) ہم اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گے (۵) ہم نبی ﷺ کی اطاعت کریں گے۔ اس طرح تین سال تک اوس وخزرج کے اسلام قبول کرتے رہے اور اسلام مکہ سے نکل کر مدینہ کی حدود میں داخل ہوگیا۔ (سیرت المصطفیٰ: ۱/ ۳۲۰) اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشہور صحابی مصعب بن عمیر رضی اللہُ تعالیٰ عنہُ کو ان کے ساتھ بھیج دیا۔ وہ مدینہ میں حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر ٹھہرے اور انصار کے ایک ایک گھر میں جا جا کر اسلام کی تبلیغ کرتے تھے۔ روزانہ ایک دو نئے آدمی آغوش اسلام میں آتے تھے۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ مدینہ سے قباء تک گھر گھر اسلام پھیل گیا۔ قبیلۂ اوس کے سردار سعد بن معاذ بہت ہی بہادر اور بااثر شخص تھے۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے جب ان کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی تو انہوں نے پہلے تو اسلام سے نفرت و بیزاری ظاہر کی، مگر جب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے ان کو قرآنِ مجید پڑھ کر سنایا تو ایک دم اُن کا دل پسیج گیا اور اس قدر متاثر ہوئے کہ سعادتِ ایمان سے سرفراز ہو گئے۔ ان کے مسلمان ہوتے ہی ان کا قبیلہ اوس بھی دامنِ اسلام میں آ گیا۔ بہر حال حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور ان کی کوششوں سے مدینہ میں اسلام کافی پھلا اور پھولا۔ مسلمانوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا رہا اور مدینہ میں مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت پیدا ہوگئی جو اسلام کے سچے شیدائی ثابت ہوئے۔ بیعت عقبہ تاریخ اسلام کا ایک اہم پہلو ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں جہاں اشاعت اسلام کو فروغ حاصل ہوا وہیں مدینے میں اوس اور خزرج دونوں قبیلوں کی صدیوں پرانی دشمنی کا بھی خاتمہ ہوا۔ اسی بیعت کے نتیجے میں مسلمانوں کے لیے بہتر مستقبل کی راہ ہموار ہوئی اور مدینہ پر یہودیوں کے سیاسی، مذہبی اور معاشی غلبے کا خاتمہ ہوگیا۔ یہ بیعت دراصل تاریخ اسلام کے سب سے عظیم واقعے ہجرت کی تمہید بھی تھی جس کے نتیجے میں مسلمانوں نے عرب میں پہلی بار تقویت حاصل کی اور مدینہ پہلی اسلامی ریاست بنا۔ اس کی شکل یہ بنی کہ مدینے کے مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی کہ آپ اور آپ کے رفقا مدینہ تشریف لے چلیں۔ وہاں اسلام کی تبلیغ کے لیے زیادہ کام ہو سکے گا۔ اور یہ عہد کیا کہ ہم لوگ آپ کی اور اسلام کی حفاظت کے لیے اپنی جان قربان کردیں گے۔ اس موقع پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا عباس بن عبد المطلب بھی موجود تھے جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے مدینہ والوں سے کہا کہ دیکھو! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خاندان بنی ہاشم میں ہر طرح سے محترم اور باعزت ہیں۔ ہم لوگوں نے دشمنوں کے مقابلہ میں سینہ سپر ہوکر ہمیشہ ان کی حفاظت کی ہے۔ اب تم لوگ ان کو اپنے وطن میں لے جانے کے خواہشمند ہو تو سن لو! اگر مرتے دم تک تم لوگ ان کا ساتھ دے سکو تو بہتر ہے، ورنہ ابھی سے کنارہ کش ہوجاؤ۔ یہ سن کر براء بن عازب طیش میں آکر کہنے لگا کہ ہم لوگ تلواروں کی گود میں پلے ہیں۔ براء بن عازب اتنا ہی کہنے پائے تھے کہ ابوالہیثم نے بات کاٹتے ہوئے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم لوگوں کے یہودیوں سے پرانے تعلقات ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ ہمارے مسلمان ہوجانے کے بعد یہ تعلقات ٹوٹ جائیں گے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جب اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غلبہ عطا فرمائے تو آپ ہم لوگوں کو چھوڑ کر اپنے وطن مکہ چلے جائیں۔ یہ سنکر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ تم لوگ اطمینان رکھو کہ تمہارا خون میرا خون ہے اور یقین کرو میرا جینا مرنا تمہارے ساتھ ہے۔ میں تمہارا ہوں اور تم میرے ہو۔ تمہارا دشمن میرا دشمن اور تمہارا دوست میرا دوست ہے۔ جب اس کی اطلاع قریش کو ملی تو آگ بگولہ ہوگئے، ان کو یقین ہوگیا کہ اب اسلام کو پھیلنے سے کوئی روک نہیں سکتا ہے، تاہم انھوں نے حتیٰ المقدور کوشش کی کہ آپ ﷺ مکہ سے نہ جائیں، لیکن اللہ کا حکم آچکا تھا؛ کیوں کہ قریش مکہ کا ظلم اپنی انتہا کو پہنچ چکا تھا۔ پانی سر سے اونچا ہو چکا تھا، صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا، اس لئے آپ ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے ایمان کی حفاظت کی خاطر مکہ کو یعنی اپنے گھر والوں کو، اپنے آباء اجداد کو، اپنے رشتہ داروں کو، اپنی زمین جائداد کو، اپنے کاربار کو چھوڑ کر مکہ کو چھوڑ دیں، ذرا تصور کیجئے ان مسلمانوں پر کیا گزرا ہوگا، ہم سوچ بھی نہیں سکتے ہیں، آج ہم جب اپنے گاؤں دیہات سے بڑے شہروں کا رخ کرتے ہیں، تو آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں، حالاں کہ ہم صرف چندمہینوں کے لئے وہ بھی روزگار کی تلاش میں جاتے ہیں تو ہمارا یہ حال ہے، اور صحابہ کرام سب کچھ چھوڑ کر، صرف ایمان اور اللہ اور اس کے رسول کی محبت کو لیکر مدینہ یا حبشہ کی طرف ہجرت کررہے ہیں، آج ہم ایمان کی خاطر گناہوں سے توبہ کرنے کیلئے تیار نہیں، حرام کاروبار چھوڑنے کے لئے تیار نہیں، اپنے رویہ سے اور اپنے طرزعمل سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کے روادار نہیں، لیکن اس کے باوجود ہم مسلمان ہیں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ ہم عاشق رسول ہیں۔ اس لئے اگر ہم واقعی مسلمان ہیں، عاشق رسول ہیں تو ہم پر لازم ہے کہ ہم شریعت کے مطابق زندگی گزاریں، شریعت کے لئے ہم اپنی جان ومال، دولت، عزت شہرت وغیرہ سب کچھ قربان کرنے لئے تیار رہیں۔

حکومت اپنے شہریوں کو مشکوک کیوں بنا رہی ہے؟

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

کرناٹک ہائی کورٹ نے گزشتہ دنوں بنگلورو میں زیرِ حراست عبدالرحیم کو عبوری راحت دیتے ہوئے ان کی بنگلہ دیش ملک بدری پر فی الحال روک لگا دی ہے، جسٹس سورج گووندراج نے بنگلورو کے FRRO کو عبدالرحیم کے شناخت کی مکمل جانچ کرنے کی ہدایت دی ہے۔ عبدالرحیم کا دعویٰ ہے کہ وہ 14 اپریل 1979 کو دہلی کے نیوسیماپوری میں پیدا ہوئے اور پیدائشی طور پر بھارتی شہری ہیں۔ ان کے وکیل کے مطابق ان کے پاس پیدائش کا سرٹیفکیٹ، پاسپورٹ، ووٹر آئی ڈی، آدھار سمیت متعدد دستاویزات موجود ہیں۔ وہ 2014 سے بنگلورو میں کاروبار کررہے ہیں، عبد الرحیم کو 5 مارچ کو مبینہ غیر دستاویزی بنگلہ دیشی شہریوں کے خلاف کارروائی کے دوران حراست میں لے کر ڈیٹینشن سینٹر بھیج دیا گیا تھا۔ اس کیس کی اگلی سماعت 14 جولائی کو ہوگی اور تب تک انکی ملک بدری پر پابندی برقرار رہے گی۔ ایسے ہی معاملے میں گوہاٹی ہائی کورٹ نے پچھلے ہفتے اپنے ایک اہم فیصلے میں فارنرز ٹریبونل کے اس حکم کو برقرار رکھا ہے جس میں آسام کے ایک رہائشی کو غیر ملکی قرار دیا گیا تھا، عدالت نے واضح کیا کہ صرف متعدد دستاویزات پیش کردینا کافی نہیں، بلکہ شہریت ثابت کرنے کے لیے قابل قبول، مستند اور باہم مربوط قانونی شواہد ضروری ہوتے ہیں، عدالت کے روبرو پیش ہونے والے شخص نے اپنی ہندوستانی شہریت ثابت کرنے کے لیے 16 مختلف دستاویزات پیش کیے تھے، جن میں 1951 کے نیشنل رجسٹر آف سٹیزنز کی نقل، مختلف برسوں کی ووٹر لسٹیں، زمین کی رجسٹری، اسکول سرٹیفکیٹ، پین کارڈ اور ووٹر آئی ڈی وغیرہ شامل تھے۔ تاہم عدالت نے ان تمام دستاویزات کو شہریت ثابت کرنے کے لیے ناکافی قرار دیا، جسٹس کلیان رائے سورانہ اور جسٹس شمیمہ جہان پر مشتمل ڈویژن بینچ نے اپنے فیصلے میں کہا کہ 1951 کے این آر سی کی نقل کمپیوٹر سے حاصل کی گئی تھی لیکن اس کے ساتھ انڈین ایویڈنس ایکٹ کے مطابق ضروری تصدیق کی سرٹیفکیٹ موجود نہیں تھا، اس لیے اسے قانونی شہادت کے طور پر قبول نہیں کیا جاسکتا، اسی طرح 2017 میں جاری ہونے والے اسکول سرٹیفکیٹ کو بھی عدالت نے مسترد کردیا کیونکہ اسے جاری کرنے والے ہیڈ ماسٹر کو بطور گواہ عدالت میں پیش نہیں کیا گیا، عدالت نے اپنے فیصلے میں یہ بھی واضح کیا کہ پین کارڈ اور ووٹر آئی ڈی کسی شخص کی شہریت کا حتمی یا ناقابل تردید ثبوت نہیں ہوتے، بلکہ یہ صرف شناختی یا ٹیکس سے متعلق دستاویزات ہیں، عدالتی ریکارڈ کے مطابق درخواست گزار کی پیدائش یکم مئی 1988 کو آسام کے گھوگودوبا گاؤں میں ہوئی تھی جبکہ بعد میں اس کا خاندان باشدوبا منتقل ہوگیا، اس نے دعوی کیا کہ اس کے خاندان کے نام کئی دہائیوں سے مسلسل ووٹر لسٹوں میں درج ہیں، تاہم عدالت نے مختلف برسوں کی ووٹر لسٹوں کا جائزہ لینے کے بعد متعدد تضادات کی نشاندہی کی، ایک ووٹر لسٹ میں خاندان کے ایک فرد کی عمر 1979 میں 25 برس درج تھی لیکن 10 سال بعد 1989 کی فہرست میں اس کی عمر صرف 29 برس لکھی گئی، جو ایک اہم تضاد تھا، عدالت نے یہ بھی کہا کہ مختلف اوقات میں خاندان کے نام تین مختلف دیہات دھوبا گورا، گھوگھودوبا اور باش دوبا سے وابستہ دکھائی دیتے ہیں لیکن پیش کیے گئے ریکارڈ میں ان مقامات کے درمیان خاندانی تعلق اور نسب کو قابل قبول انداز میں ثابت نہیں کیا جا سکا، درخواست گزار کے والد نے عدالت میں گواہی بھی دی لیکن عدالت نے کہا کہ شہریت جیسے حساس معاملے میں صرف زبانی بیان کافی نہیں ہوتا بلکہ مضبوط دستاویزی شواہد ضروری ہوتے ہیں، مزید برآں والد کے بیان اور سرکاری ریکارڈ میں بھی کئی تضادات موجود تھے، ہائی کورٹ نے کہا کہ فارنرز ٹریبونل کے فیصلے میں کسی قسم کی قانونی خامی موجود نہیں ہے، اس لیے درخواست خارج کی جاتی ہے، عدالت نے ایک مرتبہ پھر واضح کیا کہ فارنرز ایکٹ 1946 کی

دفعہ 9 کے تحت اپنی ہندوستانی شہریت ثابت کرنے کی ذمہ داری متعلقہ شخص پر ہی عائد ہوتی ہے اور اگر وہ ناکام رہتا ہے تو محض متعدد دستاویزات کی موجودگی اس کی شہریت ثابت نہیں کرسکتی، یہ فیصلہ آسام میں شہریت سے متعلق مقدمات کے تناظر میں ایک اہم نظیر کے طور پر دیکھا جارہا ہے جہاں دستاویزات کی قانونی حیثیت اور ان کی باہمی مطابقت کو ان دنوں انتہائی اہمیت دی جاتی ہے۔

ذرا غور کیجئے شہریت کے لیے پاسپورٹ ثبوت نہیں، پین کارڈ ثبوت نہیں، آدھار کارڈ ثبوت نہیں، راشن کارڈ ثبوت نہیں، ڈرائیونگ لائسنس ثبوت نہیں، ووٹر کارڈ ثبوت نہیں، آئی ڈی کارڈ ثبوت نہیں، اسکول کی سند قبول نہیں، پیدائشی سند ثبوت نہیں، حتی کہ کسی کا وجود اور انکی گواہی بھی ثبوت نہیں تو پھر کیا چاہیے؟ آخر کیا چیز آپ کی شہریت ثابت کرسکتی ہے؟ آسام کے امین الحق نے تمام ممکنات جس سے اس کی شہریت ثابت ہوسکتی ہے وہ داخل کی، زمین کے کاغذات، ایس آئی آر، 1951 کے فہرست کی نقل، جس میں دادا، دادی اور والد کے نام درج ہیں، اس کے علاوہ 1966 سے 2017 کی ووٹر لسٹ بھی پیش کی جس میں والدین کے ساتھ اس کا نام بھی درج ہے، 1973 میں خریدی زمین کے دستاویزات، پین نمبر، ووٹر آئی ڈی اور اسکول کا سرٹیفکیٹ بھی عدالت میں پیش کیا حتی کہ والد نے عدالت میں آکر خود گواہی دی کہ یہ میرا بیٹا ہے لیکن اس زبانی گواہی کو بھی قبول نہیں کیا گیا، اکتوبر 2017 کو اسکول سرٹیفکیٹ کے اس طالب علم نے 1999 میں اسکول چھوڑ دیا تھا، یہ بھی جاری کیا گیا لیکن ٹی سی سرٹیفکیٹ کے جاری کرنے والے شخص نے عدالت میں حاضر ہوکر اس کی تصدیق نہیں کی اس لیے کہا گیا کہ اس دستاویز کو قابل اعتماد نہیں مانا جاسکتا، لوگ سوال پوچھنے لگے ہیں کہ پھر اس ملک میں آخر ایسی کونسی چیز ہے جسے قابل قبول مانا جائے؟ ہندوستان میں اپنے ہی عوام کے ساتھ یہ سب کیا ہور ہا ہے اور کیوں ہور ہا ہے؟ حکومت اپنے شہریوں سے کونسی دشمنی نکال رہی ہے؟ ملک میں شہریت کا سوال اب محض قانونی اصطلاح یا سرکاری رجسٹر کا معاملہ نہیں رہا بلکہ کروڑوں لوگوں کے وجود، شناخت، عزت اور سیاسی حق سے جڑا سنگین مسئلہ بنتا جارہا ہے، چند برس پہلے تک عام لوگوں کے ذہن میں یہ شائبہ بھی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ اپنے ہی وطن میں ہمیں اپنی وطنیت ثابت کرنے کے لیے کاغذات کا ایسا سلسلہ پیش کرنا پڑے گا جس کی ہر کڑی پر کھی جائے وہ پاسپورٹ، ووٹر شناختی کارڈ، آدھار، پیان کارڈ، راشن کارڈ، پیدائش یا تعلیمی صداقت نامہ، زمین کے کاغذات اور پرانی فہرست رائے دہندگان کو کافی سمجھتا تھا، اب ان میں سے بیشتر دستاویزات کو شناخت، رہائش یا عمر کے ثبوت کے طور پر تو قبول کیا جاسکتا ہے مگر شہریت کا قطعی ثبوت قرار نہیں دیا جاتا، متعدد سرکاری دستاویزات رکھنے کے باوجود سوال باقی رہتا ہے کہ آخر کون سا کاغذ کس شخص کو بلاشبہ بھارتی شہری ثابت کرے گا، یہی بے اطمینانی اور غیر یقینی اپنے ہی وطن میں اجنبی ہونے، شکوک وشبہات اور خوف کو جنم دے رہی ہے، دستور نے شہریت کو سیاسی برادری کی بنیاد بنایا اس کا مطلب یہ ہے کہ شہریت صرف نام پتہ یا شناختی نمبر نہیں بلکہ فرد اور مملکت کے درمیان وہ قانونی رشتہ ہے جس سے ووٹ دینے، حکومت سازی میں حصہ لینے اور مملکتی تحفظ حاصل کرنے کی حیثیت پیدا ہوتی ہے، سپریم کورٹ نے مئی 2026 کے خصوصی نظر ثانی سے متعلق فیصلے میں کہا کہ شہریت فرد کو جمہوری عمل میں شرکت کے قابل بناتی ہے۔ عدالت نے یہ بھی تسلیم کیا کہ شہریت کی توثیق یا نفی کا تعلق شناخت، وابستگی، وقار اور شخصی آزادی سے ہے، اس لیے ایسے ہر عمل میں منصفانہ کاروائی اور ادارہ جاتی احتیاط ضروری ہے، عدالت نے واضح کیا کہ کمیشن کسی شخص کی شہریت کا قطعی فیصلہ نہیں کرسکتا اور شبہ کی صورت میں معاملہ مجاز مرکزی اتھارٹی کو بھیجا جانا چاہیے، اسکے باوجود ووٹر فہرست سے اخراج کا اندیشہ معمولی نہیں، کیونکہ حق رائے دہی سے محرومی کسی فرد کو عملی طور پر سیاسی برادری سے باہر ڈھکیل سکتی ہے، آدھار کو عدالت نے شناختی دستاویز مانا مگر شہریت کا ثبوت نہیں، ووٹر شناختی کارڈ کو اسی ووٹر فہرست سے پیدا ہونے والی دستاویز قرار دے کر اس فہرست کی صحت ثابت کرنے کے لیے ناکافی کہا گیا، مرکزی حکومت نے پاسپورٹ کے بارے میں کہا کہ اسے شہریت کا قطعی ثبوت نہیں سمجھا جاتا، یوں شہری ایسے دستاویزی بھنور میں پھنس جاتا ہے جہاں حکومت کی جاری کردہ ہر اہم دستاویز معتبر ہے مگر شہریت کے فیصلہ کن ثبوت کی حیثیت سے غیر یقینی کا شکار ہے۔ قانونی طور پر عدالت شہادت کا معیار دیکھتی ہے لیکن سماجی طور پر یہ فیصلہ ہولناک سوال چھوڑ جاتا ہے، جب ووٹر کارڈ، پیان کارڈ، اسکولی سرٹیفکیٹ، اراضی کے کاغذات، این آر سی اندراجات اور پرانی فہرستیں بھی کسی غریب شہری کو تحفظ نہ دے سکیں تو عام آدمی اپنی شہریت کس طرح محفوظ سمجھے گا؟ غربت، ناخواندگی، سیلاب، نقل مکانی، فسادات، خواتین کے نام اور جائے پیدائش میں تبدیلی، ناقص سرکاری ریکارڈ اور مختلف زبانوں میں املا کا فرق دستاویزی تسلسل توڑ سکتے ہیں، دیہی مزدور، خانہ بدوش، بے زمین خاندان، یتیم بچے اور شادی کے بعد دوسری ریاست منتقل ہونے والی خواتین زیادہ خطرے میں رہتے ہیں، ان سے کئی دہائیوں پرانے خاندان خاندانی کاغذات طلب کرنا بظاہر یکساں اصول ہوسکتا ہے مگر اس کے اثرات یکساں نہیں ہوتے، شہریت ترمیمی قانون 2019 نے تشویش مزید گہری کی کیونکہ اس نے تین پڑوسی ملکوں سے آنے والی بعض غیر مسلم، مذہبی برادریوں کے لیے خصوصی راستہ کھولا، جب کے مسلمانوں کو باہر رکھا گیا، اسے شہریت کی سخت جانچ این آر سی کے تجربے اور ایس ائی کے پس منظر میں دیکھا جائے تو اقلیتوں میں امتیازی اخراج کا خوف فطری محسوس ہوتا ہے، مسئلے کا حل غیر قانونی ہجرت کو نظرانداز کرنا نہیں بلکہ شہری اور غیر شہری کی شناخت کے لیے شفاف، یکساں، قابل رسائی اور انسانی طریقہ وضع کرنا ہے، مملکت کو اپنے جاری کردہ ریکارڈ کی ذمہ داری قبول کرنی چاہیے، معمولی املا، عمر یا پتے کے فرق کو جعل سازی نہ سمجھا جائے، محکموں کے درمیان تصدیقی رابطہ قائم ہو، غریب شہری کو مفت، قانونی امداد، نوٹس، سماعت اور اپیل کا حق اور حقیقی موقع دیا جائے، شہریت کے ثبوت کی واضح اور ملک گیر فہرست قانون کے ذریعے مقرر ہو، ہر دفتر اور عدالت میں الگ الگ معیار نہ اپنایا جائے، عالمی حقوق انسانی اعلامیہ کا آرٹیکل 15 ہر شخص کے لیے قومیت کے حق اور اس سے من مانی طور پر محروم نہ کیے جانے کی ضمانت دیتا ہے، بھارتی جمہوریت کی آزمائش یہی ہے کہ وہ اپنی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے اپنے شہریوں کو خوف، تحقیر اور کسی دائمی شبہ سے محفوظ رکھے، کوئی حقیقی شہری محض کمزور کاغذی سلسلے، سرکاری ریکارڈ کی غلطی یا غربت کے سبب اپنے ہی وطن میں اجنبی ہونے کا خوف محسوس نہ کرے، اگر ایسا ہوتا ہے تو یہ ذمہ داری حکومت کی ہے اور یہ سمجھا جانا چاہیے کہ ملک محفوظ ہاتھوں میں نہیں ہے۔

غزل

وہ دن ہے یاد مجھ کو
جس دن دیکھا میں نے تجھ کو
وہ لمحے یاد ہے مجھ کو
جس وقت پیار ہوا تھا تم سے سمجھ کو
وہ دن تھا حسین میرے لئے
جس وقت حاصل کیا تھا میں نے تجھے کو
جب آتی تھی قریب میرے تم
تو لگتا تھا آگیا چاند میرے سامنے
تم جانتی تھی میں غلط نہیں تھا
مگر دنیا والے غلط سمجھ بیٹھے
ہوا ایسا کہ تم دنیا کی باتوں میں آکر
تم مجھے ہی سمجھ بیٹھی غلط
وہ لمحے ابھی بھی یاد ہے مجھکو
جس دن اکیلا کیا تم نے مجھ کو
اے مشاک تیری حسین کہاں گئی
اکیلا کر کے چلی گئی تجھکو

مشاک عالم

اردو میڈیا: زبان کا بحران نہیں، ضمیر کا سوال

مولانا قاری اسحاق گورا

قلم جب خاموش ہوجائے تو لفظ زندہ رہ کر بھی بے معنی ہوجاتے ہیں، اور جب لفظ اپنا وزن کھودیں تو قومیں صرف خبریں پڑھتی ہیں، تاریخ نہیں بناتیں۔ "کئی روز سے دل کے اندر ایک بے نام سی بے چینی جنم لے رہی تھی۔ روزانہ اخبارات کے صفحات پلٹے، ٹیلی ویژن کی اسکرینوں پر نظریں دوڑائیں، ڈیجیٹل میڈیا کی رفتار کو دیکھا، سوشل میڈیا کے شور میں سچائی کی آواز تلاش کی، تو یوں محسوس ہوا جیسے خبر کی پیشانی پر سوالیہ نشان بڑھتے جارہے ہیں اور صحافت کے چہرے سے وہ وقار آہستہ آہستہ رخصت ہوتا جارہا ہے جو کبھی اس کا سب سے قیمتی زیور تھا۔ یہ مضمون کسی ادارے، کسی صحافی یا کسی زبان کو ہدف بنا کر نہیں لکھا جارہا، بلکہ ایک دردِ دل کی ترجمانی ہے۔ اس درد کی بنیاد نفرت نہیں، خیر خواہی ہے؛ مخالفت نہیں، اصلاح کی تمنا ہے۔ جب انسان کسی شے سے محبت کرتا ہے تو اس کی خاموشی بھی اس کے حق میں ظلم بن جاتی ہے۔ شاید اسی احساس نے قلم کو مجبور کیا کہ وہ چند تلخ مگر ضروری حقیقتوں کو کاغذ پر منتقل کرے۔ آج ہندوستان کا میڈیا ایک ایسے موڑ پر کھڑا دکھائی دیتا ہے جہاں خبر سے زیادہ خبر کی نمائش اہم ہوگئی ہے۔ کبھی صحافت کا مقصد سچائی کو عوام تک پہنچانا تھا، آج اکثر جگہ سچائی کو اس انداز میں پیش کیا جاتا ہے کہ وہ سنسنی میں تبدیل ہوجائے۔ اختلاف کو دشمنی، تجزیے کو تماشہ اور مکالمے کو محاذ آرائی بنادینا اب معمول بنتا جارہا ہے۔ یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ پورا الیکٹرانک میڈیا یا پوری ہندی صحافت اپنی عظمت کھوچکی ہے، کیونکہ آج بھی بہت سے دیانت دار صحافی اور معتبر ادارے موجود ہیں۔ لیکن یہ حقیقت بھی نظرانداز نہیں کی جاسکتی کہ ایک بڑا حصہ ریٹنگ، اشتہارات، سیاسی وابستگی اور فوری شہرت کی دوڑ میں صحافتی اصولوں سے دور ہوتا محسوس ہوتا ہے۔ جب خبر کا معیار مارکیٹ طے کرنے لگے تو قلم کی آزادی خود بخود محدود ہوجاتی ہے۔ خبر کا سب سے بڑا حسن اس کی غیر جانبداری ہے۔ اگر خبر لکھنے والا پہلے فیصلہ کرلے اور بعد میں دلیل تلاش کرے تو وہ صحافت نہیں، وکالت بن جاتی ہے۔ اگر اینکر عدالت کا کردار ادا کرنے لگے، اور اسکرین انصاف کی جگہ تماشا بن جائے، تو پھر عوام کے اعتماد کا چراغ مدھم ہونا لازمی ہے۔ افسوس کی بات یہ نہیں کہ میڈیا پر سوال اٹھ رہے ہیں؛ افسوس کی بات یہ ہے کہ عوام کا اعتماد سوال بن گیا ہے۔ اعتماد ایک ایسا سرمایہ ہے جو برسوں میں بنتا ہے اور لمحوں میں ٹوٹ جاتا ہے۔ ایسے ماحول میں اردو میڈیا کی طرف نگاہ جاتی ہے تو دل کو کچھ اطمینان ضرور ملتا ہے۔ آج بھی اردو اخبارات اور رسائل میں سنجیدگی، تہذیب، شائستگی اور فکری وقار کی جھلک باقی ہے۔ زبان کا ادب، الفاظ کی نزاکت اور اندازِ بیان کی متانت اردو صحافت کی ایسی میراث ہے جس پر بجا طور پر فخر کیا جاسکتا ہے۔ لیکن محبت کا تقاضا صرف تعریف نہیں، احتساب بھی ہے۔ اردو میڈیا کا سب سے بڑا مسئلہ وسائل کی کمی نہیں، بلکہ اجتماعی حکمتِ عملی کا فقدان ہے۔ اردو پڑھنے والے لاکھوں ہیں، اردو سے محبت کرنے والے کروڑوں ہیں، مگر اردو کے لیے مستقل اور منظم کام کرنے والے بہت کم ہیں۔ ہم زبان سے عشق کا دعویٰ تو کرتے ہیں، مگر اس کے مستقبل کی تعمیر میں اپنا حصہ کم ڈالتے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ آج کی نسل موبائل پر زیادہ پڑھتی ہے، کاغذ پر کم۔ وہ مختصر ویڈیو دیکھتی ہے، طویل مضمون کم پڑھتی ہے۔ وہ پوڈکاسٹ سنتی ہے، لیکچر کم سنتی ہے۔ دنیا کے مزاج بدل چکے ہیں، مگر ہم نے اپنی پیشکش کے انداز کو اسی رفتار سے نہیں بدلا۔ زبانیں صرف ماضی کے سہارے زندہ نہیں رہتیں؛ وہ ہر دور میں خود کو نئے سانچے میں ڈھالتی ہیں۔ اگر اردو اپنی اصل برقرار رکھتے ہوئے جدید ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل صحافت، تحقیقی صحافت، ویڈیو جرنلزم اور عالمی ابلاغ کے میدان میں بھرپور قدم نہیں رکھے گی تو اس کی مٹھاس برقرار رہے گی، مگر اس کی رسائی محدود ہوجائے گی۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ زبان کا اصل دشمن دوسری زبان نہیں ہوتی، بلکہ اپنے لوگوں کی بے عملی ہوتی ہے۔ دشمن زبان کو باہر سے کمزور کرتا ہے، لیکن غفلت اسے اندر سے کھوکھلا کردیتی ہے۔ اردو کی سب سے بڑی طاقت اس کی مٹھاس نہیں، اس کا مزاج ہے۔ یہ وہ زبان ہے جس نے اختلاف کو بھی ادب کے دائرے میں رکھا، اور تنقید کو بھی تہذیب کا لباس پہنایا۔ یہی وجہ ہے کہ اردو صحافت نے ہمیشہ خبر کے ساتھ فکر بھی دی، اور اطلاع کے ساتھ تربیت بھی۔ لیکن اب سوال یہ ہے کہ کیا صرف اس ماضی پر فخر کرتے رہنا کافی ہے؟ ہرگز نہیں۔ دنیا ہر لمحہ بدل رہی ہے۔ صحافت اب صرف اخبار کے چند صفحات یا ٹیلی ویژن کے چند گھنٹوں تک محدود نہیں رہی۔ آج ایک موبائل فون پورا نیوز روم بن چکا ہے۔ مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) خبر لکھ رہی ہے، الگورتھم یہ طے کررہے ہیں کہ کون سی خبر کس شخص تک پہنچے گی، اور سوشل میڈیا چند لمحوں میں ایک معمولی واقعے کو عالمی بحث بنادیتا ہے۔ ایسے دور میں اگر اردو میڈیا صرف ماضی کی یادوں میں محو رہے گا تو یہ زبان کی خدمت نہیں، اس سے ناانصافی ہوگی۔ ہمیں اپنے آپ سے یہ سوال پوچھنا ہوگا کہ آخر اردو کو وہ مقام کیوں نہیں مل سکا جس کی وہ مستحق تھی؟ کیا اس کی وجہ صرف وسائل کی کمی ہے؟ نہیں۔ کیا اس کی وجہ صرف حکومتیں ہیں؟ نہیں۔ کیا اس کی وجہ صرف دوسری زبانوں کا فروغ ہے؟ ہرگز نہیں۔ اصل وجہ یہ ہے کہ ہم نے محبت زیادہ کی، منصوبہ بندی کم کی؛ جذبات زیادہ دکھائے، جدوجہد کم کی؛ زبان پر فخر زیادہ کیا، زبان کے لیے عملی سرمایہ کاری کم کی۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ آج بھی بے شمار لوگ اردو سے محبت کا اظہار کرتے ہیں، مگر معیاری اردو اخبار خریدنے، کسی اردو رسالے کی سالانہ رکنیت لینے، اردو صحافیوں کی حوصلہ افزائی کرنے یا نئی نسل کو اردو لکھنے پڑھنے کی ترغیب دینے میں وہ جوش نظر نہیں آتا۔ یاد رکھیے! زبانیں نعروں سے نہیں، قاری سے زندہ رہتی ہیں۔ ادارے تقریروں سے نہیں، تعاون سے مضبوط ہوتے ہیں۔ اور صحافت صرف صحافیوں کی ذمہ داری نہیں، قارئین کی امانت بھی ہوتی ہے۔ آج اردو میڈیا کو بھی اپنا محاسبہ کرنا ہوگا۔ صرف مذہبی خبروں تک محدود رہنا کافی نہیں، بلکہ معیشت، سائنس، ٹیکنالوجی، عدلیہ، ماحولیات، بین الاقوامی سیاست، تعلیم، نوجوانوں کے مسائل اور روزگار جیسے موضوعات پر بھی مضبوط اور معیاری صحافت کرنی ہوگی۔ اردو اخبار اگر صرف ماضی کی تاریخ سنائے گا تو نئی نسل اسے احترام سے ضرور دیکھے گی، لیکن اپنی ضرورت نہیں سمجھے گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اردو اپنے ماضی کی خوشبو کو برقرار رکھتے ہوئے مستقبل کی زبان بھی بنے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ آج بعض اردو اداروں میں پیشہ ورانہ تربیت، جدید صحافتی مہارت اور ڈیجیٹل حکمت عملی کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ ہمیں اس کمی کو شکایت نہیں، ذمہ داری سمجھنا ہوگا۔ وقت کا تقاضا ہے کہ اردو میڈیا نئی نسل کو صرف قاری نہ بنائے، بلکہ لکھنے والا، تحقیق کرنے والا، ویڈیو جرنلسٹ، ڈیجیٹل ایڈیٹر اور عالمی معیار کا صحافی بھی تیار کرے۔ کیونکہ جو زبان تحقیق سے دور ہوجاتی ہے، وہ صرف روایت بن کر رہ جاتی ہے۔ اور جو زبان تحقیق کے ساتھ چلتی ہے، وہ تہذیب کی رہنما بن جاتی ہے۔ یہاں ایک اور حقیقت بھی سمجھنی ہوگی۔ اگر آج کسی نوجوان کو اردو میں روشن مستقبل نظر نہیں آتا تو اس میں صرف اس نوجوان کا قصور نہیں، بلکہ ہمارے اداروں، ہماری منصوبہ بندی اور ہماری اجتماعی بے توجہی کا بھی حصہ ہے۔ ہمیں ایسے پلیٹ فارم بنانے ہوں گے جہاں اردو صرف ادب کی زبان نہ رہے، بلکہ علم، معیشت، تحقیق، میڈیا، قانون، تجارت اور ٹیکنالوجی کی زبان بھی بنے۔ یہی وہ مرحلہ ہے جہاں ہمیں اپنے حالات کے مطابق خود کو ایمانداری کے ساتھ اپ ڈیٹ کرنا ہوگا۔ اپنی شناخت کھوئے بغیر جدید بننا ہی اصل کامیابی ہے۔ اگر دنیا مصنوعی ذہانت استعمال کر رہی ہے تو اردو بھی کرے، مگر سچائی کے ساتھ۔ اگر دنیا ڈیجیٹل صحافت کی طرف جارہی ہے تو اردو بھی جائے، مگر اپنی تہذیب کے ساتھ۔ اگر دنیا رفتار چاہتی ہے تو اردو بھی رفتار اختیار کرے، مگر تحقیق کی قیمت پر نہیں۔ کیونکہ خبر جلدی پہنچ جانا کامیابی نہیں، درست پہنچنا کامیابی ہے۔ آخر میں صرف ایک بات، اردو کسی رحم کی محتاج نہیں۔ اردو کسی سفارش کی طالب نہیں۔ اردو کو صرف ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو اس سے محبت کے دعوے ہی نہ کریں، بلکہ اس محبت کی قیمت بھی ادا کریں۔ قلم خریدیں، اخبار خریدیں، کتاب پڑھیں، نئی نسل کو اردو سکھائیں، جدید میڈیا میں اردو کو جگہ دیں، اور ہر اس کوشش کا ساتھ دیں جو اس زبان کو آنے والی نسلوں تک وقار کے ساتھ پہنچا سکے۔

بھارت اور آسٹریلیا کے درمیان

جوہری توانائی معاہدہ تاریخی ہے: وزیر اعظم نریندر مودی

میلبورن: ہندستان اور آسٹریلیا نے دوطرفہ تعلقات میں ایک نئے باب کا آغاز کرتے ہوئے جوہری توانائی کے شعبے میں ایک تاریخی معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعرات کو آسٹریلیا کے وزیر اعظم انتھونی البانیز کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس میں اس معاہدے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اس سے دونوں ممالک کے صاف توانائی کے اہداف کو نئی رفتار ملے گی اور باہمی شراکت داری مزید مضبوط ہوگی۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ ہندستان اور آسٹریلیا بحر ہند کے خطے کی دو اہم سمندری طاقتیں ہیں اور تیسرے سالانہ سربراہی اجلاس کے بعد دونوں ممالک کے تعلقات نئی بلندیوں تک پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جوہری توانائی کے شعبے میں طے پانے والا یہ اہم معاہدہ ماحول دوست توانائی کے فروغ اور کاربن کے اخراج میں کمی کے مشترکہ اہداف کے حصول میں اہم کردار ادا کرے گا۔ وزیر اعظم مودی نے مزید اعلان کیا کہ دونوں ممالک اہم معدنیات کے لیے ایک خصوصی راہداری قائم کریں گے جبکہ دفاعی اختراعات کے میدان میں بھی مشترکہ راہداری تیار کی جائے گی تاکہ مستقبل کی ٹیکنالوجی اور دفاعی پیداوار میں تعاون کو فروغ دیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک اہم معدنی وسائل کے تحفظ جدید تحقیق اور جدید صنعتوں میں سرمایہ کاری کے ذریعے اقتصادی اور تزویراتی تعاون کو مزید وسعت دیں گے۔ اس موقع پر وزیر اعظم مودی نے میلبرن میں ہندستان۔ آسٹریلیا سی ای او فورم سے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ 2023 سے اس فورم نے نمایاں پیش رفت کی ہے جو دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے اقتصادی اعتماد کی عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے سماجی رابطے کے پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ آسٹریلیا۔ ہندستان سی ای او فورم سے خطاب کرنا خوشی کی بات ہے۔ وزیر اعظم انتھونی البانیز کی شرکت اور دونوں ممالک کے اقتصادی تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے وژن پر انہوں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ جمعرات کو ہونے والے اعلیٰ سطحی مذاکرات میں تجارت دفاع تعلیم اہم معدنیات اور عوامی روابط سمیت مختلف شعبوں میں تعاون بڑھانے پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیر اعظم مودی اس سے قبل بدھ کو اپنی تین ملکی دورے کے دوسرے مرحلے میں میلبرن پہنچے تھے جہاں ان کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ وہ انڈونیشیا کا کامیاب دورہ مکمل کرنے کے بعد آسٹریلیا پہنچے۔ روانگی سے قبل انہوں نے ایکس پر لکھا تھا کہ آسٹریلیا کا یہ دورہ ہندستان اور آسٹریلیا کی جامع تزویراتی شراکت داری کو نئی توانائی دے گا۔ انہوں نے کہا کہ وہ وزیر اعظم انتھونی البانیز کے ساتھ مذاکرات اور آسٹریلیا میں مقیم ہندوستانی برادری سے ملاقات کے منتظر ہیں۔ میلبرن پہنچنے پر ہندوستانی برادری کے افراد نے وزیر اعظم مودی کا پُرجوش استقبال کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ میلبرن کا موسم اگرچہ سرد ہے لیکن ہندوستانی برادری کی محبت اور گرمجوشی ہمیشہ یاد رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ بیرون ملک مقیم ہندوستانیوں کا اپنے وطن سے مضبوط رشتہ باعث فخر اور خوشی ہے۔ بھارت کے وزیر اعظم نریندر مودی نے آسٹریلیا کے ساتھ ہونے والے جوہری توانائی معاہدے کو تاریخی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے ملک کے صاف توانائی کے اہداف کو نئی رفتار ملے گی۔

بھارت نے امریکی مجوزہ ٹیرف پر نظر ثانی کی پیشکش کی

امریکہ سے درخواست کی ہے کہ وہ ہندوستانی مصنوعات پر 12.5 فیصد مجوزہ ٹیرف عائد کرنے کی تجویز پر نظر ثانی کرے

نئی دہلی: ہندوستان نے باضابطہ طور پر امریکہ سے درخواست کی ہے کہ وہ ہندوستانی مصنوعات پر 12.5 فیصد مجوزہ ٹیرف عائد کرنے کی تجویز پر نظر ثانی کرے۔ نئی دہلی نے اس الزام کو بھی مسترد کر دیا کہ وہ جبری مشقت سے تیار کی گئی مصنوعات کی درآمد پر پابندی لگانے میں ناکام رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہندوستان نے امریکی تجارتی نمائندے (یو ایس ٹی آر) کے ساتھ اس معاملے پر بات چیت کی پیشکش بھی کی ہے۔ یو ایس ٹی آر کی سیکشن 301 تحقیقات کی رپورٹ کے جواب میں ہندوستان نے کہا کہ امریکی ادارہ نہ تو ہندوستان اور نہ ہی زیر جائزہ کسی دوسرے ملک کے خلاف ایسا کوئی مخصوص اقدام، پالیسی یا طرز عمل ثابت کر سکا ہے جسے قانون کے تحت "غیر معقول" قرار دیا جا سکے۔ امریکی تجارتی نمائندے کے دفتر نے 11 اور 12 مارچ 2026 کو جبری مشقت اور صنعتی شعبے میں اضافی پیداواری صلاحیت سے متعلق خدشات کے پیش نظر 60 معیشتوں کے خلاف دو الگ الگ سیکشن 301 تحقیقات شروع کی تھیں۔ 3 جون کو جاری کی گئی جبری مشقت سے متعلق تحقیقات کی رپورٹ میں 54 معیشتوں پر نئے ٹیرف عائد کرنے کی تجویز دی گئی۔ اس منصوبے کے تحت ہندوستان، چین اور مزید 46 معیشتوں پر 12.5 فیصد ٹیرف جبکہ کینیڈا، ایکواڈور، یورپی یونین، انڈونیشیا، میکسیکو اور پاکستان پر 10 فیصد ٹیرف عائد کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ تاہم یہ تجویز ابھی حتمی شکل اختیار نہیں کر سکی ہے۔ 6 جولائی کو یو ایس ٹی آر کو جمع کرائے گئے اپنے جواب میں ہندوستان نے کہا، پیش کیے گئے دعووں، نشاندہی کی گئی خامیوں اور ناکافی قانونی بنیاد کو مد نظر رکھتے ہوئے، ہندوستان امریکہ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ہندوستان پر مجوزہ ٹیرف عائد کرنے کے فیصلے پر نظر ثانی کرے۔ ہندوستان کسی بھی مخصوص تشویش پر یو ایس ٹی آر کے ساتھ مشاورت اور مذاکرات کے ذریعے تعمیری انداز میں بات چیت کے لیے تیار ہے۔ ہندوستان نے مزید موقف اختیار کیا کہ یو ایس ٹی آر یہ ثابت کرنے کے لیے مطلوبہ شواہد پیش کرنے میں ناکام رہا ہے کہ ان ممالک میں جبری مشقت سے تیار شدہ مصنوعات کی درآمد پر پابندی نہ ہونے سے عالمی منڈی میں کس طرح بگاڑ پیدا ہوتا ہے یا قانون کی پابندی کرنے والی کمپنیوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ ہندوستان نے کہا، صرف یہ حقیقت کہ کسی ملک میں جبری مشقت سے تیار شدہ مصنوعات کی درآمد پر پابندی نہیں، اسے سیکشن 301 کے تحت غیر معقول قرار دینے کے لیے کافی نہیں ہے۔ ہندوستان نے یہ الزام بھی عائد کیا کہ یو ایس ٹی آر نے 60 معیشتوں کے خلاف ایک عمومی فیصلہ جاری کیا، بغیر اس کے کہ ہر ملک کے قوانین اور ان پر عمل درآمد کا الگ الگ جائزہ لیا جاتا۔

ہند۔آسٹریلیا نے قواعد پر مبنی انڈو پیسیفک کو کھولنے کے عزم کا اعادہ کیا

وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کے آسٹریلوی ہم منصب، انتھونی البانی نے جمعرات کو ایک کھلے اور قواعد پر مبنی ہند۔بحرالکاہل کے لیے اپنی مشترکہ وابستگی کا اعادہ کیا

میلبورن: وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کے آسٹریلوی ہم منصب، انتھونی البانی نے جمعرات کو ایک کھلے اور قواعد پر مبنی ہند- بحرالکاہل کے لیے اپنی مشترکہ وابستگی کا اعادہ کیا۔ انہوں نے جمود کو تبدیل کرنے اور علاقائی امن و استحکام کو نقصان پہنچانے کے لیے کسی بھی عدم استحکام یا یکطرفہ اقدام کی سختی سے مخالفت کی۔ دونوں رہنماؤں نے بین الاقوامی قانون کے مطابق حقوق اور آزادیوں کے استعمال کی اہمیت پر زور دیا، خاص طور پر سمندر کے قانون پر اقوام متحدہ کے کنونشن (UNCLOS) بشمول جہاز رانی اور اوور فلائٹ کی آزادی، اور اس بات پر زور دیا کہ تنازعات کو بین الاقوامی قانون کے مطابق پرامن طریقے سے حل کیا جانا چاہیے۔ اس سے پہلے دن میں، پی ایم مودی اور وزیر اعظم البانی نے میلبورن میں منعقدہ تیسری آسٹریلیا-انڈیا سالانہ چوٹی کانفرنس میں شرکت کی۔ میٹنگ کے دوران آسٹریلیا کے وزیر خارجہ پینی وونگ، قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال اور دیگر حکام موجود تھے۔ دونوں رہنماؤں نے مشترکہ چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے علاقائی اور کثیر جہتی اداروں کے ذریعے تعاون کو مضبوط بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے ایک شراکت داری کے طور پر کواڈ کی اہمیت کا اعادہ کیا جو ہند- بحرالکاہل کے لیے عملی اور ٹھوس نتائج فراہم کرتی ہے اور مئی میں نئی دہلی میں منعقدہ میٹنگ کے دوران کواڈ کے وزرائے خارجہ کی طرف سے متفقہ نتائج کا خیر مقدم کیا۔ وزیر اعظم مودی اور البانی نے ہندوستان کی صدارت میں انڈین اوشین رم ایسوسی ایشن کے ذریعے بحر ہند کے خطے میں تعاون کو مضبوط بنانے کی اہمیت پر زور دیا اور علاقائی اقدامات کے تحت مسلسل مصروفیت کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے جون میں چنئی میں میری ٹائم ریسکیو کوآرڈینیشن سنٹر میں آسٹریلیا اور بھارت کی طرف سے مشترکہ طور پر منعقد کی گئی IORA ممبر ریاستوں کے لیے تلاش اور بچاؤ کی تربیت کا خیر مقدم کیا اور جون میں پرتھ میں IORA ورکنگ گروپ کی میری ٹائم سیفٹی اینڈ سیکیورٹی کے چھٹے اجلاس کی میزبانی کر رہا ہے۔ دونوں رہنماؤں نے انڈو پیسیفک اوشین انیشیٹو (آئی پی او آئی) کے تحت تعاون کی سرگرمیوں اور آسٹریلیا- بھارت-انڈونیشیا سہ فریقی میکانزم کے ذریعے مزید تعاون کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے بحرالکاہل کے جزائر فورم (PIF) سے اپنی وابستگی کا اعادہ کیا۔

ہندوستان اب نصف عالمی جی سی سی کی میزبانی کرتا ہے: چیف اقتصادی مشیر

ناگیشورن نے کہا کہ ہندوستان کا جی سی سی ماحولیاتی نظام اپنے ابتدائی بیک آفس رول سے بہت آگے بڑھ گیا ہے

نئی دہلی: چیف اکنامک ایڈوائزر وی اننتھا ناگیشورن نے آج کہا کہ ہندوستان دنیا کے تقریباً نصف عالمی قابلیت مراکز (جی سی سی) کی میزبانی کرتا ہے اور عالمی سطح پر انٹرپرائز AI ٹیلنٹ کا دوسرا سب سے بڑا اڈہ بن گیا ہے۔ سی آئی آئی جی سی سی۔ بزنس سمٹ سے خطاب کرتے ہوئے، ناگیشورن نے کہا کہ ہندوستان کا جی سی سی ماحولیاتی نظام اپنے ابتدائی بیک آفس رول سے بہت آگے بڑھ گیا ہے۔ انہوں نے کہا، دو دہائیاں پہلے، ہمارے پاس مٹھی بھر بیک دفاتر تھے۔ آج، یہ 2,000 سے زیادہ ایسے مراکز ہیں، اور وہ 20 لاکھ سے زیادہ پیشہ ور افراد کو ملازمت دیتے ہیں۔ ناگیشورن نے کہا کہ روزگار کا تخمینہ اب 3.2 ملین کی طرف بڑھ رہا ہے، جبکہ آمدنی 60 بلین ڈالر سے تجاوز کر گئی ہے اور 100 بلین ڈالر کی طرف بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جی سی سی اب ہندوستان کے جی ڈی پی میں 2 فیصد کے قریب حصہ ڈالتے ہیں اور ہر سال ہندوستانی شہروں میں بنائے جانے والے نئے دفتری جگہ کے بڑھتے ہوئے حصے کے لئے اکاؤنٹ ہیں۔ تازہ ترین شمار پر، ہندوستان اب دنیا کے نصف جی سی سی کی میزبانی کرتا ہے۔ کوئی دوسرا ملک قریب نہیں آتا۔ گلوبل کیپیبلیٹی سینٹر ایک وقف شدہ آف شور سہولت ہے جو ایک ملٹی نیشنل کارپوریشن کے ذریعے آپریشنز، ٹیکنالوجی، تحقیق، تجزیات اور مشترکہ خدمات کو کسی تیسرے فریق فراہم کنندہ کو آؤٹ سورس کرنے کے بجائے اندرونی طور پر منظم کرنے کے لیے قائم کی گئی ہے۔ ناگیشورن نے کہا کہ ہندوستانی جی سی سی کا کردار تمام شعبوں میں پھیلا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی بینک ممبئی اور بنگلورو سے رسک سسٹم اور تجارتی پلیٹ فارم چلاتے ہیں، کار ساز کمپنیاں چنئی اور پونے سے گاڑیاں اور ایمبیڈڈ ڈسسٹمز ڈیزائن کرتی ہیں، سیمی کنڈکٹر فرمیں ہندوستان میں چپ ڈیزائن کرتی ہیں، فارماسیوٹیکل کمپنیاں کلینیکل اینالیٹکس چلاتی ہیں، اور کنزیومر فرمیں ملک سے ڈیجیٹل مصنوعات تیار کرتی ہیں۔ مرک کے انڈیا آپریشنز کا حوالہ دیتے ہوئے، ناگیشورن نے کہا کہ جرمن سائنس اور ٹیکنالوجی کمپنی نے حال ہی میں بنگلورو میں ایک مربوط کیمپس کھولا ہے جس میں ڈیٹا، مصنوعی ذہانت اور انٹرپرائز ٹیکنالوجی کے تقریباً 3,300 لوگوں کو اکٹھا کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بنگلورو کیمپس میں اب دنیا میں کہیں بھی مرک کی ڈیجیٹل صلاحیت کا واحد سب سے بڑا ارتکاز ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارت جرمنی، امریکہ اور چین کے بعد مرک کا چوتھا سب سے بڑا افرادی قوت کا مرکز بن گیا ہے۔ ناگیشورن نے کہا کہ ہندوستان میں 1,200 سے زیادہ جی سی سی اب مصنوعی ذہانت اور مشین لرننگ پر سنجیدگی سے کام کر رہے ہیں۔ ہندوستان دنیا میں انٹرپرائز AI ٹیلنٹ کا دوسرا سب سے بڑا اڈہ بن گیا ہے۔ ان مراکز میں تخلیق کردہ دانشورانہ املاک حقیقی ہے۔ پیٹنٹ یہاں فائل کیے جاتے ہیں، مصنوعات یہاں سے بھیجی جاتی ہیں، اور عالمی کردار یہاں بیٹھے لوگوں کے پاس تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔

بھارت میٹرو کوچز اور انجنوں کی بڑھتی ہوئی برآمدات کا مشاہدہ کر رہا ہے

نئی دہلی: ریلوے کی وزارت کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ٹریفک کمرشل) سریندر اہیروار نے کہا ہے کہ ہندوستان میٹرو کوچز، لوکوموٹیوز اور ریلوے انجینئرنگ خدمات کی بڑھتی ہوئی برآمدات کا مشاہدہ کر رہا ہے، جو ملک کے ریلوے مینوفیکچرنگ ماحولیاتی نظام کی بڑھتی ہوئی صلاحیتوں، نجی شعبے کی بڑھتی ہوئی شرکت اور آزاد تجارتی معاہدوں کی وجہ سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے میٹرو کوچز اور دیگر انجنوں کی برآمد بھی دیکھی ہے اور ہمارے پاس انجینئرنگ کے بہت سے معاہدے ہیں۔ اس لئے ہم انجینئرنگ خدمات کو برآمد کر رہے ہیں۔ انجینئرنگ کی برآمدات بنیادی طور پر ریلوے سیکٹر کی طرف سے تشکیل دی جاتی ہیں۔ لہذا یہ وہاں ایک اچھی سرگرمی رہی ہے اور بہت زیادہ نجی سرمایہ کاری ہوئی ہے، ریلوے سے متعلق نجی اقتصادی سرگرمیاں ہندوستانی منڈیوں میں ہو رہی ہیں۔ ان کا یہ تبصرہ ہندوستان میں سرمایہ کاری کی اقتصادیات: مینوفیکچرنگ، ایف ڈی آئی، اور صنعتی تبدیلی کے موضوع پر فکی کے زیر اہتمام ایک سیمینار کے موقع پر آیا۔ ریلوے کے وسیع تر ماحولیاتی نظام کی وضاحت کرتے ہوئے، اہیروار نے کہا کہ یہ شعبہ ریلوے کی وزارت سے آگے پھیلا ہوا ہے اور اس میں وہ صنعتیں شامل ہیں جو ریلوے کی نقل و حمل کے لیے درکار انفراسٹرکچر، ٹیکنالوجی، خام مال اور دیگر ان پٹ فراہم کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کے دو حصے ہیں۔ ایک انڈین ریلویز، جو کہ ریلوے کی وزارت ہے یا جیسے کہ حکومت ریلوے کے شعبے میں ہے۔ ریلوے کی وزارت کے علاوہ ایک اور حصہ ہے، جسے ہم ریلوے سیکٹر کہہ سکتے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ ریلوے کے شعبے میں وہ صنعتیں شامل ہیں جو ریلوے کو فروغ دے رہی ہیں، چاہے انفراسٹرکچر کی ترقی، ٹیکنالوجی، خام مال یا دیگر ان پٹ کی فراہمی ہو جو ہمیں ٹرانسپورٹ سروسز بنانے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔ یہ پوچھے جانے پر کہ کیا مالی سال 27 میں برآمدات بڑھیں گی، اہیروار نے پیشین گوئی کرنے سے انکار کر دیا لیکن ایف ٹی اے کے ذریعے پیدا ہونے والے مواقع پر امید ظاہر کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم یقینی طور پر ترقی کے بارے میں پرامید ہو سکتے ہیں کیونکہ ایف ٹی اے یقینی طور پر بہت سے مواقع کھولتے ہیں۔ تاہم، یہ نجی شعبے اور صنعت پر منحصر ہے کہ وہ ان مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ حکومت تجارت نہیں کرے گی۔ حکومت صرف ایف ٹی اے اور ممالک کے ساتھ زیادہ تعاون کے ذریعے ہی صورتحال پیدا کر سکتی ہے۔ ایف ٹی اے کا حقیقی نفاذ صنعت کے فعال عمل سے ہونا چاہیے۔

پیس پارٹی ظلم جبر کے خلاف و مظلوم کو انصاف

دلانے کیلئے کر رہی ہے جدو جہد: ڈاکٹر ایوب سرجن

سنت کبیر نگر (پریس ریلیز): پیس پارٹی کے قومی صدر ڈاکٹر ایوب سرجن نے کہا کہ غریب و کمزوروں کے خلاف ظلم جبر و ناانصافی کے خلاف لڑنے و مظلوم کو انصاف دلانے کے مقصد سے پیس پارٹی کی تشکیل ہوئی ہے، اور روز اول سے پارٹی مذکورہ مسائل کو لے کر میدان میں جدوجہد کر رہی ہے، جبکہ دیگر پارٹیاں ووٹ کی سیاست کے تحت اپنے نجی مفاد کے لئے عوام کو گمراہ کرنے کا کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے ملک میں ظلم جبر و ناانصافی میں اضافہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ پیس پارٹی ہر مظلوم کو انصاف دلانے کے لئے میدان جدو جہد کر رہی ہے۔ ڈاکٹر ایوب سرجن نے کہا کہ سابقہ حکومتوں کا یہی رویہ رہا ہے کہ جب انہیں احساس ہوتا تھا کہ بے روزگاری و مہنگائی و دیگر مسائل کو لے کر عوام کی ناراضگی میں اضافہ ہو رہا ہے تو وہ اس کو بڑی خاموشی کے ساتھ فرقہ وارانہ رنگ دے کر انہیں خصوصی طور سے مسلمانوں کو فسادات میں الجھا کر اکثریت کو تاثر دیتی تھی کہ دیکھو ہماری حکومت مسلمانوں کو کیسے ٹھیک کر رہی ہے، آج یہی کام موجودہ حکومت و ان کے حامی کھلے عام انجام دے رہیں ہیں، پہلے فسادات ہوتے تھے، اب ہجومی تشدد کا انجام دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آزادی کے بعد سے مسلمانوں کا فرقہ وارانہ ایشو پر خاموشی کے ساتھ استحصال شروع ہوا جو آج تک جاری ہے۔ طویل عرصے تک کانگریس کی حکومت میں مسلمانوں کو فسادات میں الجھا کر دلیتوں سے ابتر بنا دیا گیا، یہ میں نہیں بلکہ سچر کمیٹی کی رپورٹ کہہ رہی ہے، انہیں پنکچر بنانے تک محدود کر دیا گیا۔ اس کے بعد صوبہ میں سماجوادی پارٹی و بی ایس پی کی حکومت آئی تو مسلمانوں کو روزگار و ملازمت دستیاب کرانے کے برعکس وہی سب کچھ کیا جو کانگریس نے کیا۔ ان پارٹیوں نے مسلمانوں کا ووٹ حاصل کرنے کے لئے آر ایس ایس کا خوف دلایا، اور آج تک یہی ایشو ہے، مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں ان پارٹیوں سے وابستہ مسلم لیڈران برابر کے قصوروار ہیں۔ ڈاکٹر ایوب نے کہا کہ کانگریس، سماجوادی پارٹی و بی ایس پی کے زوال کے بعد بی جے پی اقتدار میں آئی تو وہی سب کچھ مسلمانوں کے خلاف کر رہی ہے، جو سابقہ حکومتوں نے کیا تھا، صرف طریقہ تبدیل ہے۔ اب مسلمانوں کو ہجومی تشدد و ان کی عبادت گاہوں پر بلڈوزر چلا کر انہیں ہراساں کرنے کا کام کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیس پارٹی ہمیشہ سے یہ کہتی آ رہی ہے کہ کانگریس، سماجوادی پارٹی و بی ایس پی سمیت جتنی بھی پارٹیاں اپنے کو سیکولر کہتی ہیں ان کی اور بی جے پی کی پالیسیوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو مظلوم بنے رہنے کے برعکس اپنی سیاسی طاقت کو منظم کر پیس پارٹی کے شانہ بشانہ آ کر ظلم جبر کے خلاف انصاف کے لئے لڑنا ہوگا، اگر مسلمانوں نے وقت رہتے پیس پارٹی کی حمایت نہیں کی اور مبینہ سیکولر پارٹیوں کے پیچھے بھاگتے رہے تو مستقبل میں ان کے حالات مزید خراب ہو سکتے ہیں، اس کے بعد پچھتانے سے کچھ نہیں ہوگا۔ جوش نہیں بلکہ ہوش و سمجھداری و بیداری کے ساتھ اپنے روشن مستقبل کے لئے پیس پارٹی کے ساتھ آ کر اپنی راہ ہموار بنائیں۔

مالدیپ اور بھارت کے درمیان آزاد تجارتی معاہدے پر پیش رفت

اقتصادی تعاون مزید گہرا کرنے پر اتفاق

مالے: مالدیپ اور بھارت نے آزاد تجارتی معاہدے پر جاری مذاکرات کو آگے بڑھانے اور دوطرفہ اقتصادی تعلقات کو مزید مضبوط بنانے پر اتفاق کیا ہے۔ اس سلسلے میں مالدیپ کے وزیرِ اقتصادی ترقی، ٹرانسپورٹ اور تجارت محمد سعید نے نئی دہلی میں بھارت کے وزیرِ تجارت و صنعت پیوش گوئل سے اعلیٰ سطحی ملاقات کی۔ رپورٹ کے مطابق یہ ملاقات وزیر پیوش گوئل کی دعوت پر محمد سعید کے سرکاری دورۂ بھارت کے دوران ہوئی، جس میں تجارت، سرمایہ کاری اور اقتصادی تعاون کے فروغ پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ محمد سعید نے مذاکرات کو "مثبت اور تعمیری" قرار دیتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک آزاد تجارتی معاہدے، دوطرفہ سرمایہ کاری معاہدے (BIT) کی تکمیل اور تجارت کے فروغ کے لیے نئی مشترکہ تجاویز پر کام کر رہے ہیں۔ مالدیپی وزیر نے کہا کہ یہ اقدامات صدر ڈاکٹر محمد معزو اور بھارتی وزیرِ اعظم نریندر مودی کے اس مشترکہ وژن کے مطابق ہیں جس کا مقصد باہمی مفاد پر مبنی اقتصادی ترقی کے ذریعے دونوں ممالک کے تعلقات کو مزید مضبوط بنانا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مجوزہ آزاد تجارتی معاہدہ دونوں ممالک کے درمیان تجارتی رکاوٹوں کو کم کرے گا، منڈیوں تک رسائی آسان بنائے گا اور کاروباری اداروں و سرمایہ کاروں کے لیے نئے مواقع پیدا کرے گا۔ ملاقات میں مالدیپ کی ہائی کمشنر عائشہ عظیمہ اور دونوں ممالک کے متعلقہ حکام بھی شریک تھے۔

آسٹریلیا میں وزیرِ اعظم مودی کو باضابطہ استقبالیہ اور گارڈ آف آنر پیش کیا گیا

میلبورن: وزیرِ اعظم نریندر مودی کو آسٹریلیا کے سرکاری دورے کے دوران میلبورن میں باضابطہ استقبالیہ اور گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔ آسٹریلوی وزیرِ اعظم انتھونی البانیز نے تقریب میں ان کا استقبال کیا، جہاں دونوں رہنماؤں نے ایک دوسرے سے مصافحہ کیا اور رسمی تقریب میں شرکت کی۔ اس سے قبل وزیرِ اعظم مودی نے انڈیا۔ آسٹریلیا سی ای او فورم اور آسٹریلیا۔ انڈیا اکنامک روڈ میپ بزنس ریسیپشن سے خطاب کیا، جہاں دونوں ممالک کے سرکردہ کاروباری رہنماؤں نے شرکت کی۔ دورے کے دوران وزیرِ اعظم مودی اور انتھونی البانیز کے درمیان دوطرفہ مذاکرات بھی ہوئے، جن میں دفاع، تجارت، سرمایہ کاری، اہم معدنیات، صاف توانائی، جدید ٹیکنالوجی، تعلیم اور عوامی روابط سمیت مختلف شعبوں میں تعاون کو مزید وسعت دینے پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ وزیرِ اعظم مودی بدھ کے روز آسٹریلیا پہنچے تھے، جہاں بھارتی برادری نے ثقافتی پروگراموں اور پرتپاک استقبال کے ذریعے ان کا خیر مقدم کیا۔ یہ دورہ انڈیا اور آسٹریلیا کے درمیان جامع اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کی کوششوں کا حصہ سمجھا جا رہا ہے۔

جیو نے نیا "جیو ٹی وی پرو پیک" لانچ کیا

نئی دہلی: ریلائنس جیو نے اپنے صارفین کے لیے ایک نیا اور سستی تفریحی منصوبہ متعارف کرایا ہے۔ کمپنی نے جیو ٹی وی پرو پیک کو صرف 55 روپے میں شروع کیا ہے، جس کی میعاد 30 دن ہے۔ یہ منصوبہ صارفین کو JioTV ایپ کے ذریعے اپنے موبائل فون پر 1,000 سے زیادہ لائیو ٹی وی چینلز سے لطف اندوز ہونے کی اجازت دے گا۔ اس نئے پلان میں 16 سے زیادہ زبانوں میں چینلز شامل ہیں جس میں 150 سے زیادہ پریمیم چینلز بھی شامل ہیں۔ ناظرین کو مختلف علاقائی زبانوں میں تفریح، فلمیں، خبریں، بچوں کے پروگرامنگ، طرز زندگی، اور مواد کا ایک بھرپور مجموعہ ملے گا۔ اس پیک میں ملک کے معروف براڈ کاسٹرز کے مقبول چینلز شامل ہیں، جن میں سٹار پلس ایچ ڈی، کلرز ایچ ڈی، سونی انٹرٹیمنٹ ٹیلیویژن ایچ ڈی، سونی سب ایچ ڈی، ڈسکوری، اینیمل پلینٹ، سن ٹی وی نیٹ ورک اور ای ٹی وی شامل ہیں۔ تاہم، جیو سٹار اور سونیا سپورٹس چینلز اس پیک کا حصہ نہیں ہوں گے۔ اس سروس سے فائدہ اٹھانے کے لیے، صارفین کو صرف 55 روپے کا ریچارج کرنا ہوگا۔ اس کے بعد، تمام دستیاب پریمیم چینلز اپنے جیو نمبر کے ساتھ JioTV ایپ میں لاگ ان کرنے پر خود بخود ایکٹیویٹ ہو جائیں گے۔ کوئی علیحدہ ایکٹیویشن کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک تفریحی پیک ہے۔ اس میں وائس کالز یا ایس ایم ایس جیسی خصوصیات شامل نہیں ہیں۔ اس سروس کو استعمال کرنے کے لیے صارفین کے پاس ایک فعال جیو پری پیڈ یا پوسٹ پیڈ کنکشن ہونا ضروری ہے۔ اس پیک کو جیو ٹی وی ایپ کے ذریعے ایک وقت میں صرف ایک موبائل ڈیوائس پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جیو کا نیا 55 روپے کا جیو ٹی وی پرو پیک آن لائن اور آف لائن دونوں ریچارج کے لیے دستیاب ہے۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ ناظرین اب اپنے پسندیدہ ٹی وی سیریلز، بریکنگ نیوز، بچوں کے کارٹون اور علاقائی زبان کے پروگراموں سے انتہائی سستی قیمت پر لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

شوپیاں آپریشن چھٹے دن میں داخل:

دوسرے لشکر طیبہ کے جنگجو کی تلاش میں سیکیورٹی فورسز کا بڑا سرچ آپریشن جاری

سرینگر: جنوبی کشمیر کے ضلع شوپیاں میں لشکرِ طیبہ (LeT) کے ایک اعلیٰ کمانڈر کی ہلاکت کے ایک دن بعد، سیکیورٹی فورسز نے جمعرات کو مسلسل چھٹے دن بھی اپنا بڑے پیمانے پر اینٹی ملٹینسی آپریشن جاری رکھا۔ یہ کارروائی علاقے میں چھپے ہوئے دوسرے مقامی جنگجو کی گرفتاری یا خاتمے کے لیے کی جا رہی ہے۔ سیکیورٹی حکام کے مطابق، پورا علاقہ اس وقت سخت فوجی محاصرے میں ہے اور چپے چپے کی تلاشی لی جا رہی ہے۔ سرکاری ذرائع نے بتایا کہ انڈین آرمی کی راشٹریہ رائفلز (RR)، جموں و کشمیر پولیس کے اسپیشل آپریشنز گروپ (SOG) اور سینٹرل ریزرو پولیس فورس (CRPF) کی مشترکہ ٹیموں نے شوپیاں کے میمندار اور چنا پورہ کے گھنے باغات اور رہائشی علاقوں میں سرچ آپریشن مزید تیز کر دیا ہے۔ یہ طویل اینٹی ملٹینسی آپریشن 4 جولائی کو اس وقت شروع کیا گیا تھا جب خفیہ ایجنسیوں سے مصدقہ اطلاعات موصول ہوئی تھیں کہ علاقے میں لشکرِ طیبہ کے دو اہم جنگجو سرگرم ہیں۔ چھ روز سے جاری اس طویل تصادم کے دوران سیکیورٹی فورسز اور روپوش جنگجوؤں کے درمیان اب تک دو مرتبہ شدید فائرنگ کا تبادلہ ہو چکا ہے پہلی بار ہفتے کی شام کو اور دوسری مرتبہ بدھ کی صبح آمنا سامنا ہوا تھا۔ بدھ کی صبح سیکیورٹی فورسز کو اس وقت ایک بڑی کامیابی ملی جب انہوں نے فائرنگ کے تبادلے کے بعد لشکرِ طیبہ کے مقامی کمانڈر ذاکر احمد گنائی (عرف ذاکر گنائی) کو ہلاک کر دیا۔ ذاکر کا تعلق قریبی ضلع کلگام کے گاؤں موٹل ہامہ سے تھا۔ وہ سیکیورٹی ایجنسیوں کی ہٹ لسٹ پر ++A کیٹیگری کا جنگجو تھا۔ حکام کے مطابق، 26 سالہ ذاکر احمد ستمبر 2023 میں اپنے گھر سے لاپتہ ہوا تھا، جس کے بعد اس نے لشکر کے ذیلی ونگ دی ریزسٹنس فرنٹ (TRF) میں شمولیت اختیار کر لی تھی۔ وہ یو اے پی اے (UAPA) کے تحت متعدد مقدمات میں مطلوب تھا۔ بدھ کو جھڑپ کے بعد اس کی لاش چنا پورہ میں ایک مویشی خانے سے برآمد ہوئی، جہاں سے بھاری مقدار میں اسلحہ، گولہ بارود اور دیگر جنگی سامان بھی ضبط کیا گیا۔ ایک اعلیٰ سیکیورٹی اہلکار نے میڈیا کو بتایا ہمیں یقین ہے کہ دوسرا جنگجو، جس کی شناخت لطیف بھٹ کے نام سے ہوئی ہے، اب بھی اسی علاقے میں روپوش ہے۔ ہماری ٹیمیں جدید آلات، ڈرونز اور نائٹ ویژن کیمروں کی مدد سے جنگلاتی اور باغات کے رقبے کو کھنگال رہی ہیں۔ سیکیورٹی فورسز کے لیے اس آپریشن میں سب سے بڑا چیلنج شوپیاں کے سیب کے گھنے باغات کی گنجان پتیوں اور درختوں کی جھاڑیاں ہیں۔ سمر سیزن (گرمیوں کے مہینوں) میں ان باغات کی گھنی شاخیں جنگجوؤں کو قدرتی چھپنے کی جگہ فراہم کرتی ہیں، جس سے سیکیورٹی فورسز کی فضائی نگرانی مشکل ہو جاتی ہے۔ اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے آرمی کی خصوصی کاؤنٹر انسرجنسی یونٹ، وکٹر فورس نے علاقے میں اضافی نفری تعینات کر دی ہے اور رات کے وقت اندھیرے کا فائدہ اٹھا کر بھاگنے کے راستوں کو مسدود کرنے کے لیے پورے علاقے کو تیز روشنیوں (فلڈ لائٹس) سے منور کر دیا ہے۔ کمانڈر ذاکر گنائی کی ہلاکت کے بعد، دفاعی مبصرین کا ماننا ہے کہ اب وادی کشمیر میں محض ایک یا دو ہی فعال مقامی جنگجو باقی رہ گئے ہیں۔ جموں و کشمیر پولیس اور فوج کے اعلیٰ حکام کے تخمینے کے مطابق، اس وقت وادی میں تقریباً 20 سے 30 غیر ملکی (پاکستانی) دہشت گرد سرگرم ہیں جو سرحد پار سے دراندازی کر کے یہاں امن و امان کو سبوتاژ کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

کولکاتا ہائی کورٹ: ایس آئی آر ٹریبونل کو تمام عرضی نمٹانے کیلئے ۲۱ر سال درکار

کولکاتا ہائی کورٹ نے ایک تبصرے میں کہا کہ موجودہ رفتار سے بنگال میں ایس آئی آر ٹریبونل کو تمام عرضی نمٹانے کیلئے ۲۱ر سال درکار ہوں گے

کولکاتا ہائی کورٹ نے ایک تبصرے میں کہا کہ موجودہ رفتار سے بنگال میں ایس آئی آر ٹریبونل کو تمام عرضی نمٹانے کیلئے ۲۱ر سال درکار ہوں گے، عدالت نے یہ زبانی مشاہدہ اس شخص کے مقدمے کی سماعت کے دوران کیا جس کی پاسپورٹ درخواست اس لیے زیرالتوا تھی کیونکہ اس کا نام انتخابی فہرستوں سے خارج کر دیا گیا تھا۔ ٹائمز آف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق کولکاتا ہائی کورٹ نے بدھ کو زبانی طور پر تبصرہ کیا کہ خصوصی نظرثانی (ایس آئی آر) کے عمل کے تحت قائم اپیل ٹریبونل موجودہ رفتار سے کام کرتے رہے تو ووٹر کی حذف شدگی کے خلاف زیرالتوا تمام اپیلیں نمٹانے میں ۲۱ر سال لگیں گے۔ عدالت نے یہ زبانی مشاہدہ اس شخص کے مقدمے کی سماعت کے دوران کیا جس کی فوری پاسپورٹ کے لیے درخواست زیرالتوا تھی کیونکہ اس کا نام انتخابی فہرستوں سے ہٹا دیا گیا تھا۔ بنچ نے حکام کو پاسپورٹ درخواست پر کارروائی کرنے کی ہدایت دینے سے انکار کر دیا، تاہم خصوصی سخت نظرثانی کے مقدمات سننے والے اپیل ٹریبونل کو ہدایت دی کہ وہ اس کی اپیل کی سماعت تیز کرے۔ بعدازاں جسٹس کوشک چندا نے اس شخص کو بتایا کہ جب تک آپ کو ہندوستان کا شہری قرار نہیں دیا جاتا، آپ کو پاسپورٹ نہیں دیا جا سکتا۔ واضح رہے کہ درخواست گزار، سراج الشیخ، جو کوچ بہار کا رہائشی ہے، نے اس وقت عدالت کا رخ کیا جب اس کی پاسپورٹ درخواست پولیس تصدیق کے دوران روک دی گئی تھی کیونکہ اس کا الیکٹورل فوٹو آئی ڈی کارڈ نمبر اس کا نام انتخابی فہرست سے خارج ہونے کے بعد ناجائز ہو گیا تھا۔ اس نے عدالت کو بتایا کہ اسے معدے کی بیماری کے لیے بیرون ملک طبی علاج کروانے کے لیے پاسپورٹ کی ضرورت ہے۔ سماعت کے دوران، درخواست گزار کے وکیل نے استدلال کیا کہ ووٹر آئی ڈی کارڈ ۱۹۶۷ء کے پاسپورٹ ایکٹ یا ۱۹۸۰ء کے پاسپورٹ قواعد کے تحت لازمی دستاویز نہیں ہے جہاں شناخت، پتہ اور تاریخ پیدائش بصورت دیگر ثابت ہو۔ وکیل نے یہ بھی استدلال کیا کہ ووٹر آئی ڈی کارڈ شہریت کا ثبوت نہیں ہے اور کہا کہ سپریم کورٹ نے ایک الگ مقدمے میں فیصلہ دیا تھا کہ ووٹر رول کی نظرثانی کے عمل کے دوران انتخابی فہرست سے حذف ہونا غیر ملکی ہونے کا تعین نہیں ہے۔ یہ مقدمہ ان دنوں سامنے آیا ہے جب دی ٹیلی گراف کے سابق ایڈیٹر آر راجگوپال کو ان کا تجدید شدہ پاسپورٹ مہینوں بعد ملا، کیونکہ ان کا نام انتخابی فہرست سے خارج کیا جا چکا تھا۔ ذہن نشین رہے کہ مغربی بنگال میں ووٹر رول کی خصوصی نظرثانی اپریل میں اسمبلی انتخابات سے قبل کی گئی تھی۔ فروری میں شائع ہونے والی حتمی فہرستوں میں ابتدائی طور پر ۶۱ر لاکھ سے زیادہ ووٹرز کو خارج کیا گیا تھا۔ جبکہ ۶ر اپریل تک، تقریباً ۹۱ر لاکھ ووٹرز، جو نظرثانی کے عمل شروع ہونے سے قبل مغربی بنگال کی ووٹروں کی کل تعداد کا تقریباً ۱۱ر اعشاریہ ۹ر فیصد تھے، کو انتخابی فہرستوں سے ہٹا دیا گیا تھا۔ اسمبلی انتخابات سے قبل، مبینہ طور پر تقریباً ۳۴ر لاکھ اپیلیں ٹریبونل کے سامنے زیرالتوا تھیں۔ ان میں سے ۲۷ر لاکھ ان افراد کی طرف سے دائر کی گئی تھیں جو انتخابی فہرست سے خارج کیے گئے تھے۔ تاہم خصوصی سخت نظرثانی کے عمل کے حصے کے طور پر قائم کیے گئے ٹریبونل نے ۱۶۰۷ر ناموں کو انتخابی فہرست میں واپس شامل کرنے کی اجازت دی تھی۔ بعدازاں سپریم کورٹ نے خصوصی نظرثانی کی قانونی حیثیت کو برقرار رکھا، کہا کہ یہ مشق آزاد اور منصفانہ انتخابات کے آئینی تقاضے کو آگے بڑھاتی ہے۔ تاہم، عدالت نے کہا کہ پول پینل کی کسی شخص کو ووٹر فہرست میں شامل کرنے کے مقصد کے لیے پوچھ تاچھ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کی شہریت کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ جبکہ بدھ کو، وزارت خارجہ نے دوبارہ تاکید کی کہ پاسپورٹ سفری دستاویز ہے، شہریت کا ثبوت نہیں۔

تمل ناڈو حکومت وزیر اعلیٰ وجے کو یونیورسٹی کا چانسلر بنانے کیلئے کوشاں

یہ اقدام وائس چانسلر کی انتخابی کمیٹی کو وسیع کرنے کے منصوبے کے ساتھ بھی آیا ھے

تمل ناڈو حکومت ٹی وی کے کی قیادت میں زیراعلیٰ وجے کو یونیورسٹی کا چانسلر بنانے کیلئے کوشاں ہے، اگر یہ اقدام کامیاب ہوتا ہے تو ریاستی یونیورسٹیوں کی انتظامیہ میں اہم تبدیلیاں آئیں گی۔ تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ تعلیم پی وشواناتھن نے اعلان کیا ہے کہ تمل ناڈو حکومت چاہتی ہے کہ وزیر اعلیٰ وجے موجودہ گورنر آروی آرلیکر کی جگہ چانسلر کے عہدے پر فائز ہوں۔ خیال کیا جارہا ہے کہ اگر یہ نافذ ہوتا ہے تو ریاستی یونیورسٹیوں کی انتظامیہ میں اہم تبدیلیاں آئیں گی۔ منگل کو وزیر نے پریس کو بتایا کہ یہ تجویز حکومت کے دیرینہ موقف کی عکاسی کرتی ہے کہ ریاست کا منتخب سربراہ یونیورسٹیوں کی نگرانی کرے۔ یہ اقدام وائس چانسلر کی انتخابی کمیٹی کو وسیع کرنے کے منصوبے کے ساتھ بھی آیا ہے، جو ریاست میں یونیورسٹیوں کے انتظام کے بارے میں وسیع تر نظرثانی کا اشارہ دیتا ہے۔ بعدازاں وشواناتھن نے کہا کہ اس معاملے پر وزیر اعلیٰ وجے کی زیرصدارت اجلاس میں بحث ہوئی۔ وزیر نے دہرایا کہ حکومت کا ماننا ہے کہ وزیر اعلیٰ کو چانسلر کا عہدہ سنبھالنا چاہیے۔ کئی سالوں تک گورنر چانسلر رہے ہیں۔ گزشتہ سال اس بات پر چیلنج تھا کہ چانسلر گورنر ہوگا یا وزیر اعلیٰ۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ وزیر اعلیٰ چانسلر ہوں۔" واضح رہے کہ یہ پہلی بار ہے کہ نئی تملگا ویٹری کژاگم (ٹی وی کے) حکومت نے اس معاملے پر عوامی طور پر اپنا موقف واضح کیا ہے۔ یہ معاملہ کئی ریاستوں میں سیاسی طور پر حساس رہا ہے اور اعلیٰ تعلیم میں گورنروں کے اختیارات پر بڑے پیمانے پر بحث ہوتی رہی ہے۔ اس کے علاوہ چانسلر کی تجویز کے ساتھ حکومت نے وائس چانسلر کی تقرری کے عمل کو بھی ازسرنو ترتیب دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ فی الوقت، تلاش کمیٹی تین ارکان پر مشتمل ہے: گورنر کا نامزد کردہ، ریاستی حکومت کا نامزد کردہ اور یونیورسٹیوں کا نامزد کردہ۔ تاہم، نئے پینل کو بڑھا کر پانچ ارکان کر دیا جائے گا۔ دریں اثناء یہ تجویز منظوری کے لیے پہلے ہی تمل ناڈو کے گورنر آروی آرلیکر کو بھیج دی گئی ہے۔ اگر منظور ہو جاتی ہے تو یہ تبدیلیاں تمل ناڈو میں یونیورسٹی انتظامیہ کے دو اہم پہلوؤں کو بدل دیں گی۔ وزیر اعلیٰ گورنر کی جگہ ریاستی یونیورسٹیوں کے چانسلر بن جائیں گے، جبکہ ریاستی حکومت کو توسیع شدہ تلاش کمیٹی کے ذریعے وائس چانسلر کے انتخاب کے عمل میں زیادہ نمائندگی حاصل ہوگی۔ یادرہے کہ یہ تجاویز ایسے وقت میں سامنے آئی ہیں جب یونیورسٹی انتظامیہ میں گورنروں کا کردار کئی ریاستوں میں بحث کا موضوع بنا ہوا ہے۔ تاہم، کوئی بھی تبدیلی منظوری کے عمل پر منحصر ہوگی اور ریاستی یونیورسٹیوں کو ریگولیٹ کرنے والے قانونی فریم ورک کا دوبارہ جائزہ لینے کی ضرورت ہوگی۔

آسٹریلیا یورینیم کی فراہمی سے بھارت کے سبز توانائی کے مستقبل کو تقویت دے گا: مودی

ہندوستان اور آسٹریلیا نے دوطرفہ تعلقات میں ایک تاریخی پیش رفت کرتے ہوئے جوہری توانائی کے شعبے میں ایک اہم معاہدے پر دستخط کیے ہیں

میلبورن: ہندوستان اور آسٹریلیا نے دوطرفہ تعلقات میں ایک تاریخی پیش رفت کرتے ہوئے جوہری توانائی کے شعبے میں ایک اہم معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔ اس معاہدے کے تحت آسٹریلیا ہندوستان کے سول جوہری توانائی پروگرام کے لیے یورینیم فراہم کرے گا۔ میلبرن میں آسٹریلیا کے وزیر اعظم انتھونی البانیز کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ یہ معاہدہ ہندوستان کے صاف توانائی کے اہداف کے حصول میں اہم کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ آسٹریلیا ہندوستان کو یورینیم فراہم کرے گا۔ جوہری توانائی کے شعبے میں ہونے والا یہ معاہدہ ہمارے صاف توانائی کے منصوبوں کو نئی رفتار دے گا۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ ہندوستان اور آسٹریلیا مضبوط جمہوریتیں ہیں۔ دونوں کثیر ثقافتی معاشرے اور اہم بحری طاقتیں ہیں۔ عالمی اور علاقائی امور پر دونوں ممالک کی سوچ میں کافی ہم آہنگی ہے جس کے باعث جامع تزویراتی شراکت داری مسلسل مضبوط ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان منعقد ہونے والے تیسرے سالانہ سربراہ اجلاس نے باہمی تعلقات میں کئی نئی جہتوں کا اضافہ کیا ہے۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم انتھونی البانیز نے اس موقع پر کہا کہ دونوں ممالک نے 2015 کے آسٹریلیا۔ ہندوستان جوہری تعاون معاہدے کے تحت پرامن مقاصد کے لیے ہندوستان کو یورینیم برآمد کرنے کے انتظام کو حتمی شکل دے دی ہے۔ وزیر اعظم مودی نے اعلان کیا کہ دونوں ممالک جامع اقتصادی تعاون کے معاہدے پر بھی کام آگے بڑھائیں گے۔ ان کے مطابق یہ ایک متوازن۔ وسیع اور دونوں ملکوں کے لیے یکساں طور پر مفید معاہدہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اقتصادی تعاون کو مزید مستحکم بنانے کے لیے دوطرفہ سرمایہ کاری کے معاہدے پر بھی پیش رفت کی جائے گی۔ اہم معدنیات کے شعبے میں تعاون بڑھانے کے لیے دونوں ممالک ایک مشترکہ راہداری قائم کریں گے تاکہ مضبوط سپلائی چین تیار کی جا سکے اور صاف توانائی کی منتقلی کو فروغ ملے۔ وزیر اعظم مودی نے دفاعی ٹیکنالوجی میں تعاون بڑھانے کے لیے ہندوستان۔ آسٹریلیا دفاعی اختراعی راہداری کے قیام کا بھی اعلان کیا۔ دونوں ممالک نے ہند بحرالکاہل خطے میں دفاع اور سلامتی کے تعاون پر مشترکہ اعلامیہ جاری کیا۔ اس کے ساتھ سمندری سلامتی۔ سائبر سلامتی۔ اہم ٹیکنالوجی اور سپلائی چین کے شعبوں میں نئی شراکت داری کا بھی اعلان کیا گیا۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم انتھونی البانیز نے کہا کہ ہندوستان آسٹریلیا کے اہم ترین تزویراتی شراکت داروں میں سے ایک ہے اور دونوں ممالک کے تعلقات پہلے سے کہیں زیادہ اہمیت اختیار کر چکے ہیں۔

دہشت گردی کے خلاف ہماری جنگ مشترکہ ہے

ہم مل کر پورے ہند۔ بحرالکاہل خطے میں امن، استحکام، نیوی گیشن کی آزادی، اور ایک اصول پر مبنی ترتیب کو مزید مضبوط کریں گے

میلبورن: عالمی سلامتی پر ایک طاقتور اور متحد کوشش کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعرات کو زور دے کر کہا کہ بین الاقوامی دہشت گردی عالمی استحکام کے لیے ایک وجودی خطرہ ہے، اس بات کو تقویت دیتے ہوئے کہ نئی دہلی اور کینبرا دہشت گردی کے نیٹ ورکس کو ختم کرنے کی مشترکہ مہم میں مضبوطی سے متحد ہیں۔ میلبورن میں تیسری ہندوستان۔ آسٹریلیا سالانہ چوٹی کانفرنس کے اختتام کے بعد آسٹریلوی وزیر اعظم انتھونی البانی کے ساتھ ایک مشترکہ پریس بیان سے خطاب کرتے ہوئے، پی ایم مودی نے دونوں جمہوریتوں کے درمیان گہرے ہوتے ہوئے آپریشنل کنورجنشن کو سیاق وسباق میں پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج ہم نے بہت سے علاقائی اور بین الاقوامی مسائل پر تفصیلی بات چیت کی۔ ہندوستان اور آسٹریلیا کا ماننا ہے کہ دہشت گردی صرف کسی ایک ملک کے لیے نہیں، بلکہ پوری انسانیت کے لیے ایک سنگین چیلنج ہے۔ اس لیے دہشت گردی کے خلاف ہماری جنگ مشترکہ ہے، ہمارا عزم غیر متزلزل ہے، اور اس علاقے میں ہمارا تعاون مسلسل مضبوط ہو رہا ہے۔ غیر مستحکم عالمی فلیش پوائنٹس پر تشریف لاتے ہوئے، وزیر اعظم نے مضبوطی سے ہندوستان کے اصولی موقف کا اعادہ کیا کہ فوجی دشمنی مستقل حل نہیں نکال سکتی، یہ برقرار رکھتے ہوئے کہ جغرافیائی سیاسی رگڑ کو مذاکراتی تصفیوں کا راستہ دینا چاہیے۔ پی ایم مودی نے کہا، ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ دنیا کے کئی حصوں میں کشیدگی اور جنگوں کو صرف بات چیت اور سفارت کاری کے ذریعے ہی حل کیا جا سکتا ہے۔ ہم مل کر پورے ہند۔ بحرالکاہل خطے میں امن، استحکام، نیویگیشن کی آزادی، اور ایک اصول پر مبنی ترتیب کو مزید مضبوط کریں گے۔ وزیر اعظم نے خطے کے تزویراتی جغرافیہ کو محض سمندری چوراہے کے بجائے جمہوری اقدار کیلئے ایک اہم میدان کے طور پر تصور کیا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ دونوں ممالک علاقائی استحکام کو لنگر انداز کرنے کے لیے منفرد حیثیت رکھتے ہیں۔ پی ایم مودی نے اعلان کیا کہ انڈو پیسفک صرف دو سمندروں کے ملنے کا مقام نہیں ہے، بلکہ یہ ہندوستان اور آسٹریلیا جیسے ہم خیال جمہوریتوں کی مشترکہ خواہشات کی بھی نمائندگی کرتا ہے۔ سیکورٹی کے شعبے میں تعاون کو بڑھانے کے لیے، ہم نے ایک مشترکہ اعلامیہ پر دستخط کیے ہیں۔ ان کے صنعتی اڈوں کو مربوط کرنے کیلئے بنائے گئے ٹھوس فریم ورک کا خاکہ پیش کرتے ہوئے، وزیر اعظم نے گہری جڑوں والی ملٹری۔ صنعتی اور انجینئرنگ صف بندیوں کا تفصیل سے ذکر کیا۔ پی ایم مودی نے مزید کہا، انڈیا۔ آسٹریلیا ڈیفنس انوویشن کوریڈور کے ساتھ، ہم دفاعی اسٹارٹ اپس اور صنعتوں کو جوڑنے کیلئے کام کریں گے۔

بھارت اور آسٹریلیا کے درمیان

یورینیم برآمدات اور دفاعی تعاون پر تاریخی پیش رفت

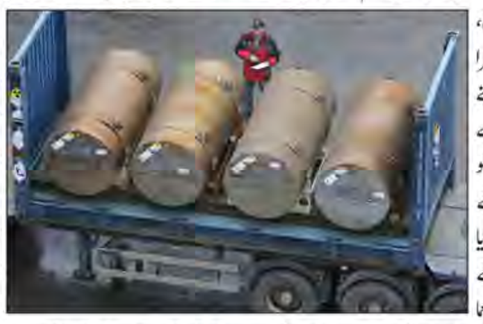

میلبورن: وزیر اعظم نریندر مودی اور آسٹریلوی وزیر اعظم انتھونی البانیز نے دوطرفہ ملاقات میں سول جوہری توانائی، دفاع، اہم معدنیات، قابلِ تجدید توانائی اور ہند۔ بحرالکاہل میں تزویراتی تعاون کو مزید وسعت دینے پر اتفاق کیا۔ دونوں رہنماؤں نے آسٹریلیا سے بھارت کو یورینیم کی برآمدات کے انتظامات کو حتمی شکل دینے کا بھی اعلان کیا۔ ملاقات کے بعد جاری مشترکہ اعلانات کے مطابق آسٹریلیا سے برآمد ہونے والا یورینیم بھارت کے پرامن سول جوہری توانائی پروگرام میں استعمال ہوگا۔ یہ پیش رفت بھارت کے 2047 تک 100 گیگاواٹ جوہری توانائی پیدا کرنے کے ہدف میں معاون ثابت ہوگی، جبکہ آسٹریلیا کے لیے بھی توانائی کے شعبے میں ایک اہم تجارتی موقع فراہم کرے گی۔ دونوں ممالک نے دفاعی تعاون، بحری سلامتی، مشترکہ فوجی مشقوں، سائبر سکیورٹی، اہم ٹیکنالوجیز، گرین ہائیڈروجن اور کریٹیکل منرلز کے شعبوں میں بھی تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا۔ رہنماؤں نے ہند۔ بحرالکاہل میں آزاد، کھلے اور قواعد پر مبنی نظام کے لیے قریبی اشتراک جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا۔ وزیر اعظم مودی نے آسٹریلوی سرمایہ کاروں کو بھارت کے بنیادی ڈھانچے، صاف توانائی اور جدید صنعتوں میں طویل المدتی سرمایہ کاری کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ بھارت عالمی سرمایہ کاری کے لیے ایک محفوظ اور قابلِ اعتماد منزل ہے۔ اس موقع پر آسٹریلیا کے بڑے پنشن فنڈ آسٹریلین سوپر نے بھی بھارت کے نیشنل انویسٹمنٹ اینڈ انفراسٹرکچر فنڈ میں مزید سرمایہ کاری کا اعلان کیا۔ وزیر اعظم البانیز نے کہا کہ بھارت اور آسٹریلیا کے تعلقات تیزی سے ایک جامع تزویراتی شراکت داری میں تبدیل ہو رہے ہیں، جبکہ دونوں ممالک توانائی کی سلامتی، اقتصادی ترقی اور علاقائی استحکام کے مشترکہ اہداف کے لیے مل کر کام جاری رکھیں گے۔ آسٹریلیا اور بھارت نے سائبر سکیورٹی، اہم اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، اور محفوظ سپلائی چینز کے شعبوں میں اپنے تعاون کو مزید وسعت دینے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ آسٹریلوی محکمہ خارجہ وتجارت (DFAT) کے مطابق دونوں ممالک کی شراکت داری کا مقصد ایک محفوظ، کھلا اور مضبوط ہند۔ بحرالکاہل خطہ تشکیل دینا ہے۔ رپورٹ کے مطابق آسٹریلیا۔ بھارت سائبر اینڈ کریٹیکل ٹیکنالوجی پارٹنرشپ کے تحت دونوں ممالک کے سرکاری اداروں، جامعات، تحقیقی مراکز اور نجی شعبے کے درمیان تعاون کو فروغ دیا جا رہا ہے۔

آسٹریلیا اور بھارت سائبر سکیورٹی، اہم ٹیکنالوجیز اور سپلائی چینز میں شراکت داری مزید مضبوط کریں گے

کینبرا: آسٹریلیا اور بھارت نے سائبر سکیورٹی، اہم اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، اور محفوظ سپلائی چینز کے شعبوں میں اپنے تعاون کو مزید وسعت دینے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ آسٹریلوی محکمہ خارجہ وتجارت (DFAT) کے مطابق دونوں ممالک کی شراکت داری کا مقصد ایک محفوظ، کھلا اور مضبوط ہند۔ بحرالکاہل خطہ تشکیل دینا ہے۔ رپورٹ کے مطابق آسٹریلیا۔ بھارت سائبر اینڈ کریٹیکل ٹیکنالوجی پارٹنرشپ کے تحت دونوں ممالک کے سرکاری اداروں، جامعات، تحقیقی مراکز اور نجی شعبے کے درمیان تعاون کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ اس پروگرام کے ذریعے مشترکہ تحقیق، پالیسی مکالمے، معلومات کے تبادلے اور نئی ٹیکنالوجیز کی ترقی کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ اس شراکت داری میں مصنوعی ذہانت (AI)، کوانٹم ٹیکنالوجی، 5G اور 6G مواصلاتی نظام، انٹرنیٹ آف تھنگز (IoT)، بلاک چین، بایوٹیکنالوجی اور دیگر ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے۔ دونوں ممالک ان شعبوں میں بین الاقوامی معیارات، محفوظ ڈیجیٹل نظام اور ذمہ دارانہ ٹیکنالوجی کے فروغ کے لیے بھی مل کر کام کر رہے ہیں۔ دستاویز کے مطابق سپلائی چینز کی مضبوطی بھی اس شراکت داری کا اہم حصہ ہے، خصوصاً سمندری کیبلز، اہم معدنیات، سیمی کنڈکٹرز اور دیگر حساس ٹیکنالوجی شعبوں میں۔ اس کا مقصد عالمی سپلائی چینز کو زیادہ محفوظ، متنوع اور قابلِ اعتماد بنانا ہے۔ یہ تعاون آسٹریلیا اور بھارت کے درمیان 2020 میں قائم ہونے والی جامع تزویراتی شراکت داری کا حصہ ہے، جس کے تحت دونوں ممالک اقتصادی سلامتی، ڈیجیٹل تعاون اور علاقائی استحکام کو مزید فروغ دینے کے لیے مسلسل مشترکہ اقدامات کر رہے ہیں۔ حالیہ آسٹریلیا۔ بھارت سربراہی ملاقات میں بھی سائبر، اہم ٹیکنالوجیز اور محفوظ سپلائی چینز کو دوطرفہ تعاون کے کلیدی ستونوں میں شامل کیا گیا۔

وزیر اعظم نریندر مودی کا بحرالکاہل کی جانب سفارتی رخ

بھارت کی اقتصادی سلامتی کو نئی ترجیح

میلبورن: وزیر اعظم نریندر مودی کا آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کا دورہ صرف دوطرفہ تعلقات تک محدود نہیں بلکہ اسے بھارت کی اقتصادی سلامتی، محفوظ سپلائی چینز اور انڈو پیسیفک خطے میں طویل مدتی اسٹریٹجک موجودگی کو مضبوط بنانے کی وسیع حکمتِ عملی کا حصہ قرار دیا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق عالمی معیشت میں بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورتحال، چین پر انحصار کم کرنے کی کوششوں اور اہم معدنیات، صاف توانائی اور جدید ٹیکنالوجی کی بڑھتی ہوئی اہمیت نے آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کو بھارت کیلئے پہلے سے زیادہ اہم شراکت دار بنا دیا ہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ بھارت اپنی اقتصادی سلامتی کو صرف تجارت تک محدود نہیں رکھ رہا بلکہ اہم معدنیات، سیمی کنڈکٹر سپلائی چین، توانائی، خوراک، سرمایہ کاری اور جدید ٹیکنالوجی میں قابلِ اعتماد شراکت داری قائم کرنے پر بھی توجہ دے رہا ہے۔ اسی تناظر میں مودی کے دورے کے دوران آسٹریلیا کے ساتھ اقتصادی تعاون، سرمایہ کاری اور صاف توانائی کے شعبوں میں پیش رفت متوقع ہے۔ رپورٹ کے مطابق آسٹریلیا دنیا میں لیتھیم، نکل اور دیگر اہم معدنیات کا بڑا ذریعہ ہے، جبکہ بھارت انہیں اپنی مینوفیکچرنگ، الیکٹرک گاڑیوں اور صاف توانائی کے منصوبوں کے لیے کلیدی حیثیت دیتا ہے۔ اسی وجہ سے دونوں ممالک کے درمیان اہم معدنیات اور سپلائی چین کے شعبوں میں تعاون کو نئی اہمیت حاصل ہو رہی ہے۔ تجزیہ یہ بھی واضح کرتا ہے کہ بھارت کی بحرالکاہل کی جانب بڑھتی ہوئی سفارتی سرگرمیاں اس کی "ایکٹ ایسٹ" پالیسی اور آزاد، کھلے اور مستحکم انڈو پیسیفک کے وژن کا حصہ ہیں، جہاں اقتصادی سلامتی اور اسٹریٹجک شراکت داری ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں۔

بھارت اور انڈونیشیا کے تعلقات نئی بلندیوں پر

جکارتہ: بھارت اور انڈونیشیا کے درمیان تعلقات ایک نئے مرحلے میں داخل ہو گئے ہیں، جہاں دونوں ممالک نے دفاع، تجارت، اہم معدنیات، مصنوعی ذہانت، سمندری سلامتی، زراعت اور ثقافتی تعاون سمیت متعدد شعبوں میں شراکت داری کو مزید وسعت دینے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے حالیہ دورۂ انڈونیشیا کے دوران دونوں ممالک نے ایک درجن سے زائد معاہدوں پر دستخط کیے، جن میں انڈونیشیا کو بھارت کے براہموس سپرسانک کروز میزائل اور آسترا فضاء سے فضاء میں مار کرنے والے میزائلوں کی فراہمی بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ اہم معدنیات، زرعی تعاون، مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور صنعتی شراکت داری پر بھی اتفاق کیا گیا۔ دونوں رہنماؤں نے بحرِ ہند اور انڈو پیسیفک خطے میں آزاد، محفوظ اور قواعد پر مبنی نظام کی حمایت کا اعادہ کیا اور سمندری سلامتی، بندرگاہی تعاون اور سپلائی چین کو مضبوط بنانے پر زور دیا۔ سبانگ بندرگاہ اور بحری تعاون کو بھی دوطرفہ تعلقات کا اہم ستون قرار دیا گیا۔ وزیر اعظم مودی نے انڈونیشیا کی پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے تجارت، سرمایہ کاری، غذائی و توانائی تحفظ، ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز میں قریبی تعاون کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں اصلاحات، دہشت گردی کے خلاف مشترکہ کارروائی اور عالمی جنوب کے مفادات کے تحفظ کی بھی وکالت کی۔ رپورٹ کے مطابق بھارت اور انڈونیشیا کے تعلقات اب صرف تاریخی اور ثقافتی روابط تک محدود نہیں رہے بلکہ دونوں ممالک انہیں ایک جامع اسٹریٹجک شراکت داری میں تبدیل کر رہے ہیں، جس سے انڈو پیسیفک خطے میں استحکام، اقتصادی تعاون اور دفاعی اشتراک کو نئی قوت ملنے کی توقع ہے۔

مرکزی حکومت ملک میں سیل پرزوں کی تیاری میں مدد کرے گی

نئی دہلی: بھاری صنعتوں کے وزیر ایچ ڈی کمارسوامی نے بدھ کے روز کہا کہ حکومت ہندوستان میں سیل پرزوں کی تیاری کی حمایت کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ عالمی سپلائی چین کی رکاوٹوں کے تناظر میں مکمل ویلیو چین کو مقامی بنانا بہت ضروری ہے۔ کمارسوامی نے نئی دہلی میں سیل کے اجزاء کے مینوفیکچررز اور ماہرین کی مشاورت سے خطاب کرتے ہوئے کہا، "حکومت پالیسی کی سمت فراہم کر سکتی ہے اور ایک قابل عمل فریم ورک بنا سکتی ہے، لیکن اس مشن کی کامیابی کا انحصار صنعت، تحقیقی تنظیموں اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کے درمیان فعال تعاون پر ہوگا۔ ہمیں ایک مکمل گھریلو اے سی سی ماحولیاتی نظام کی تعمیر کے لیے اجتماعی طور پر کام کرنا چاہیے۔ ہندوستان کو بیٹری ویلیو چین کی پوری صلاحیتوں کو فروغ دینا چاہیے اور جدید بیٹری ٹیکنالوجیز کے لیے عالمی سطح پر مسابقتی مینوفیکچرنگ ہب کے طور پر ابھرنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ درآمدات کو کم کرنا اور ایک مضبوط گھریلو ویلیو چین بنانا ایک اسٹریٹجک ناگزیر ہے کیونکہ ہندوستان اپنی توانائی کی منتقلی کے ایک اہم موڑ پر ہے، جس کا مقصد ایک کاربن نیٹ 200-7 کے ذریعے حاصل کرنا ہے۔ کمارسوامی نے کہا کہ جب کہ ہندوستان نے جدید کیمسٹری سیلز کی تیاری میں مدد کے لیے اسکیمیں شروع کی ہیں۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے آسٹریلیا۔ بھارت چیف ایگزیکٹو افسران فورم سے خطاب کیا

بھارت سی ای او فورم اور اقتصادی روڈمیپ کاروباری پروگرام سے خطاب کیا

میلبورن: وزیر اعظم نریندر مودی اور آسٹریلیا کے وزیر اعظم، عزت مآب جناب انتھنی البنیز، نے 9 جولائی 2026 کو میلبرن میں مشترکہ طور پر آسٹریلیا۔ بھارت سی ای او فورم اور اقتصادی روڈ میپ کاروباری پروگرام سے خطاب کیا۔ ان دونوں پروگراموں میں بھارت اور آسٹریلیا کے ممتاز سی ای اوز اور کاروباری رہنماؤں، آسٹریلیا کے بڑے سپر اینویشن فنڈز اور ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کے نمائندوں، نیز آسٹریلیا کی معروف یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز نے شرکت کی۔ سی ای او فورم سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے اس بات پر زور دیا کہ بھارت کی مضبوط معاشی نمو، پالیسی اصلاحات، ڈیجیٹل تبدیلی اور اختراع پر مبنی تیزی سے فروغ پاتا ماحولیاتی نظام آسٹریلوی شراکت داروں کیلئے نئے کاروباری مواقع پیدا کر رہا ہے۔ انہوں نے بھارت اور آسٹریلیا کی معیشتوں کے درمیان موجود باہمی ہم آہنگی کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ بھارت میں مینوفیکچرنگ، صاف توانائی، اہم معدنیات، کان کنی، بنیادی ڈھانچے، شہری ترقی، ہوا بازی، لاجسٹکس، جدید ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، مالیاتی ٹیکنالوجی، غذائی اشیا کی پراسیسنگ اور ڈیجیٹل معیشت جیسے شعبوں میں وسیع مواقع موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بڑے پیمانے پر کام کرنے کی بھارت کی صلاحیت اور آسٹریلیا کی مہارت مل کر دونوں ممالک کے لیے باہمی فائدے کی صورتحال پیدا کرتی ہیں۔ وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے آسٹریلوی سرمایہ کاروں کو بھارت میں طویل مدتی سرمایہ کاری کے مواقع سے فائدہ اٹھانے کی دعوت دی۔ انہوں نے بھارت میں آسٹریلوی یونیورسٹیوں کی بڑھتی ہوئی موجودگی کا خیرمقدم کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ اعلیٰ تعلیم، تحقیق، اختراع اور ہنرمندی کی ترقی کے شعبوں میں گہرا تعاون نہ صرف دونوں ممالک کی صلاحیتوں کو مستقبل کے لیے تیار کرے گا بلکہ انہیں عالمی مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھانے میں بھی مدد دے گا۔ سی ای او فورم کے بعد وزیر اعظم مودی نے اقتصادی روڈ میپ کاروباری پروگرام سے بھی خطاب کیا، جس میں دونوں ممالک کے 200 سے زائد سی ای اوز اور کاروباری رہنماؤں نے شرکت کی۔ بھارت اور آسٹریلیا کے درمیان فطری ہم آہنگی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مشترکہ جمہوری اقدار، ہند۔ بحرالکاہل خطے کیلئے یکساں وژن، عوامی سطح پر مضبوط روابط اور مستحکم سیاسی مفاہمت نے دونوں ممالک کے درمیان تجارتی شراکت داری کو فروغ دینے اور اسے مزید مستحکم بنانے کیلئے سازگار ماحول فراہم کیا ہے۔ انہوں نے سال 2022 میں طے پانے والے اقتصادی تعاون اور تجارتی معاہدے (ای سی ٹی اے) کی بنیاد پر تجارت اور سرمایہ کاری کے تعلقات میں ہونے والی پیش رفت پر اطمینان کا اظہار کیا اور مجوزہ جامع اقتصادی تعاون معاہدے (سی ای سی اے) کو جلد از جلد حتمی شکل دینے پر زور دیا تاکہ دونوں ممالک کے کاروباری تعلقات کو نئی بلندیوں تک پہنچایا جا سکے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

آئی سی سی نے سورو گنگولی کو سالگرہ کا تحفہ دیا

ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان سورو گنگولی کو ان کی ۵۴ویں سالگرہ (بدھ) پر انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے اعزاز سے نوازا ہے۔ گنگولی کو آئی سی سی ہال آف فیم میں شامل کیا گیا ہے۔ سابق کپتان نے اس پر آئی سی سی کے صدر جے شاہ کا شکریہ ادا کیا ہے۔ ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان سورو گنگولی کو ان کی ۵۴ویں سالگرہ (بدھ) پر انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے اعزاز سے نوازا ہے۔ گنگولی کو آئی سی سی ہال آف فیم میں شامل کیا گیا ہے۔ سابق

کپتان نے اس پر آئی سی سی کے صدر جے شاہ کا شکریہ ادا کیا ہے۔ سورو گنگولی نے یہ معلومات سوشل میڈیا پر شیئر کی۔ سابق کپتان نے انسٹاگرام پر لکھا "مجھے ہال آف فیم میں شامل کرنے پر آئی سی سی اور صدر جے شاہ کا شکریہ۔ یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ ۱۰ ہندوستانیوں میں سے ایک کو ہال آف فیم میں شامل کیا گیا ہے۔ کچھ بڑے ناموں میں شامل ہونا حیرت انگیز ہے۔" گنگولی نے اپنی پوسٹ میں بی سی سی آئی کو بھی ٹیگ کیا۔ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کی جانب سے ۱۱ جولائی کو ایڈنبرا میں اپنے سالانہ اجلاس کے اختتام پر ایک باضابطہ اعلان متوقع ہے۔ آئی سی سی ہال آف فیم میں شامل کیے جانے والے دیگر سابق ہندوستانیوں میں بشن سنگھ بیدی (۲۰۰۹ء)، سنیل گاوسکر (۲۰۰۹ء)، کپل دیو (۲۰۱۰ء)، انیل کمبلے (۲۰۱۰ء)، راہل دراوڑ (۲۰۱۵ء)، ونو مانکڈ (۲۰۲۱ء)، ڈیانا ایڈولجی (۲۰۲۳ء)، وریندر سہواگ (۲۰۲۳ء)، نیتو ڈیوڈ (۲۰۲۴ء) اور ایم ایس دھونی (۲۰۲۵ء) شامل ہیں۔ سورو گنگولی ہندوستانی کرکٹ کی ایک نمایاں شخصیت رہے ہیں۔ ان کی بیٹنگ اور کپتانی نے ہندوستانی کرکٹ کو نئی بلندیوں تک پہنچا دیا۔ گنگولی نے ۲۰۰۰ء میں میچ فکسنگ کے الزامات سے نبرد آزما ٹیم کے کپتان کا عہدہ سنبھالا اور اپنی قیادت کے ساتھ ٹیم کو ایک مضبوط اور طاقتور شناخت دی۔ گنگولی کی کپتانی میں، ہندوستان نے بیرون ملک ٹیسٹ میچ جیتنا شروع کیے اور ون ڈے فارمیٹ میں مخالف ٹیموں کو بھی چیلنج کرنا شروع کیا۔ گنگولی کی کپتانی میں، ہندوستان نے انگلینڈ میں نیٹ ویسٹ سیریز جیتی، ۲۰۰۲ء میں چیمپئن ٹرافی کا مشترکہ فاتح رہا، اور ۲۰۰۳ء ون ڈے ورلڈ کپ کا فائنل کھیلا۔ ۱۹۹۲ء میں ون ڈے اور ۱۹۹۶ء میں ٹیسٹ ڈیبیو کرنے والے گنگولی نے ۲۰۰۸ء تک جاری رہنے والے کریئر میں ہندوستان کے لیے ۱۱۳ ٹیسٹ اور ۳۱۱ ون ڈے کھیلے۔ انھوں نے ٹیسٹ میں ۷۲۱۲ رنز بنائے جس میں ۱۶ سنچریاں اور ۳۵ نصف سنچریاں شامل ہیں۔

ایشین انڈر-۲۰ ایتھلیٹکس چیمپئن شپ میں بھارت کا شاندار مظاہرہ

ہندوستانی خاتون ٹیم لارڈز ٹیسٹ میچ کا لطف اٹھانے کیلئے پرجوش: مجمدار

ہندوستانی خاتون ٹیم کے ہیڈ کوچ امول مجمدار کا ماننا ہے کہ ان کی ٹیم ٹی ۲۰ ورلڈ کپ کے گروپ اسٹیج سے باہر ہونے کی مایوسی سے ابھر چکی ہے اور لارڈز میں کل سے شروع ہونے والے پہلے خاتون ٹیسٹ میچ کے موقع کا لطف اٹھانے کے لیے پرجوش ہے۔ ہندوستانی خاتون ٹیم کے ہیڈ کوچ امول مجمدار کا ماننا ہے کہ ان کی ٹیم ٹی ۲۰ ورلڈ کپ کے گروپ اسٹیج سے باہر ہونے کی مایوسی سے ابھر چکی ہے اور لارڈز میں کل سے شروع ہونے والے پہلے خاتون ٹیسٹ میچ کے موقع کا لطف اٹھانے کے لیے پرجوش ہے۔ ہندوستان جمعہ سے شروع ہونے والے تاریخی چار روزہ میچ میں انگلینڈ کا سامنا کرے گا۔ مہمان ٹیم ورلڈ کپ میں مایوس کن کارکردگی کے بعد نئی شروعات کرنا چاہے گی۔ وہیں، انگلینڈ کی ٹیم آسٹریلیا سے رنر اپ رہنے کے بعد اس ٹیسٹ میچ میں اترے گی۔ مجمدار نے کہا کہ یہ حیرانی کی بات ہے کہ لارڈز میں پہلے کبھی خاتون ٹیسٹ میچ نہیں کھیلا گیا۔ انہوں نے اس موقع کو ایک تاریخی قرار دیتے ہوئے کہا "بالکل، میرا مطلب ہے، لیکن یہ بات مجھے حیران کرتی ہے کہ لارڈز میں یہ پہلا ٹیسٹ میچ ہے۔ پھر بھی، ہم بہت خوش قسمت ہیں اور میں ان تمام لوگوں کو نیک خواہشات پیش کرنا چاہتا ہوں جو اس میں شامل ہیں۔ یہ ایک شاندار موقع ہے اور ہم اس کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔" ہندوستانی کوچ نے کہا کہ لارڈز میں ٹیسٹ میچ کھیلنا کسی بھی ہندوستانی کرکٹر کا خواب ہوتا ہے اور انہوں نے بتایا کہ ورلڈ کپ شروع ہونے سے پہلے ہی ڈریسنگ روم میں اس میچ کے بارے میں بات چیت ہو رہی تھی۔ انہوں نے کہا "کسی بھی ہندوستانی کرکٹر کے لیے ٹیسٹ میچ کھیلنا ہی ایک خواب ہوتا ہے، لارڈز میں کھیلنے کی تو بات ہی الگ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جو بھی کھلاڑی سفید جرسی پہن کر لارڈز میں ٹیسٹ میچ کھیلے گا، اسے اس بات پر فخر ہوگا۔ ہم نے ڈریسنگ روم میں ہمیشہ یہی بات کہی ہے کہ ہم نے روایتی طور پر ٹیسٹ میچوں میں بہت اچھا مظاہرہ کیا ہے۔ ورلڈ کپ شروع ہونے سے پہلے ہی سب لارڈز میں ہونے والے ٹیسٹ میچ کی بات کر رہے تھے، اب وہ وقت آ گیا ہے، اس لیے مجھے لگتا ہے کہ وہ اسے لے کر پرجوش ہوں گے۔ ہندوستانی کوچ نے مانا کہ ورلڈ کپ کی مایوسی سے ابھرنے میں وقت لگا، لیکن کہا کہ ٹیم نے ٹیسٹ کی تیاری پر توجہ دینا شروع کر دی ہے۔ انہوں نے کہا "سچ کہوں تو یہ ملا جلا تجربہ رہا ہے۔ ہمیں ہار سے ابھرنا تھا۔ ہم یقینی طور پر مایوس تھے، میرا مطلب ہے کہ ہمارا ورلڈ کپ بہت اچھا نہیں رہا۔ لیکن اس کے باوجود، ٹیم کا جذبہ سامنے آنا ضروری تھا اور ہمیں اس دور سے باہر نکل کر جلد ہی ٹیسٹ میچ کی تیاری میں جٹنا تھا۔ اور مجھے لگتا ہے کہ ہم نے ایسا کر لیا ہے، ہم نے تیاری کے لیے پانچ بہت اچھے دن گزارے، کچھ دن ورمزلی کرکٹ کلب میں۔ ایک خوبصورت میدان، تیاری کے لیے بالکل صحیح جگہ اور پھر یہاں لارڈز میں۔ اس لیے مجھے لگتا ہے کہ تیاری اچھی رہی ہے اور جیسا کہ میں نے کہا، یہاں لارڈز میں آ کر ہم پرجوش ہیں۔ انہوں نے کہا "میرا خیال کہ ہمیں بس حال میں رہنے کی ضرورت ہے۔ جو بیت گیا اسے ہم بدل نہیں سکتے، ہم یہ جانتے ہیں، ہم نے ٹیم کے اندر اس پر بحث کی ہے اور جو ہو چکا ہے اسے ہم بدل نہیں سکتے۔ ہمیں بس آگے دیکھنا ہے اور آنے والے ایونٹ کے لیے سب سے اچھی تیاری کرنی ہے۔ تو مجھے لگتا ہے کہ یہی بات ہوئی ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ سبھی کھلاڑی ٹیسٹ میچ کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔ بس مایوسی کو پیچھے چھوڑیے، حال پر توجہ دیجیے اور آگے کی طرف دیکھیے۔ ہندوستانی ٹیم لارڈز ٹیسٹ کے لیے تیار ہے، جبکہ انہوں نے آخری چار دن کا میچ چار مہینے پہلے کھیلا تھا- واکا میں پنک بال ٹیسٹ، جس میں انہیں آسٹریلیا سے ۱۰ وکٹ سے ہار کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اس سے پہلے، انہوں نے ۲۰۲۵ء میں کوئی ٹیسٹ نہیں کھیلا تھا؛ ان کا آخری ٹیسٹ ۲۰۲۴ء میں تھا، جب انہوں نے چنئی میں جنوبی افریقہ کے خلاف ۱۰ وکٹ سے جیت حاصل کی تھی۔ انگلینڈ نے بھی حال کے وقت میں بہت کم ریڈ بال کرکٹ کھیلی ہے؛ ان کا آخری ٹیسٹ جنوری ۲۰۲۵ء میں تھا، جب انہیں ایم سی جی میں آسٹریلیا کے ہاتھوں اننگز سے ہار کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

لارڈز ٹیسٹ کے بعد ٹیمی بیومونٹ بین الاقوامی کرکٹ سے سبکدوش ہو جائیں گی

سلامی بلے باز ٹیمی بیومونٹ نے جمعہ سے ہندوستان کے خلاف شروع ہو رہے لارڈز ٹیسٹ کے بعد بین الاقوامی کرکٹ سے ریٹائرمنٹ لینے کا اعلان کیا ہے

انگلینڈ کی سلامی بلے باز ٹیمی بیومونٹ نے جمعہ سے ہندوستان کے خلاف شروع ہو رہے لارڈز ٹیسٹ کے بعد بین الاقوامی کرکٹ سے ریٹائرمنٹ لینے کا اعلان کیا ہے۔ نومبر ۲۰۰۹ء میں سینٹ کٹس میں، ۱۸ سال کی ٹیمی بیومونٹ نے اپنے انگلینڈ ایک روزہ آغاز پر نمبر ۱۰ پر بلے بازی کی اور وکٹ کیپنگ کی تھی۔ انگلینڈ کی سلامی بلے باز ٹیمی بیومونٹ نے جمعہ سے ہندوستان کے خلاف شروع ہو رہے لارڈز ٹیسٹ کے بعد بین الاقوامی کرکٹ سے ریٹائرمنٹ لینے کا اعلان کیا ہے۔ نومبر ۲۰۰۹ء میں سینٹ کٹس میں، ۱۸ سال کی ٹیمی بیومونٹ نے اپنے انگلینڈ ایک روزہ آغاز پر نمبر ۱۰ پر بلے بازی کی اور وکٹ کیپنگ کی تھی۔ جمعہ کو وہ اپنے ۱۷ سال کے بین الاقوامی کریئر میں ۲۶۱ویں اور آخری بار ایسا ہی کریں گی لیکن اس بار یہ موقع بہت خاص ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اس لمحے کا "طویل عرصے سے انتظار تھا" - خاص طور پر پچھلے سال ورلڈ کپ سے باہر ہونے کے بعد انگلینڈ کے ۵۰ اوور کے منصوبوں سے باہر کیے جانے کے بعد- لیکن یہ لمحہ کم جذباتی نہیں ہوگا۔ ویسے بھی، لارڈز میں خواتین کا پہلا ٹیسٹ میچ بیومونٹ کے بین الاقوامی کریئر کے آخری میچ کے لیے ایک بہت ہی صحیح اسٹیج ہوگا۔ بیومونٹ نے کہا "میری زندگی میں، خواتین پویلین میں بھی نہیں جا سکتی تھیں اور ایم سی سی کی رکن نہیں بن سکتی تھیں، لیکن اب ایسا لگتا ہے کہ وہاں بہت ہجوم ہوگا۔ لارڈز میں ٹیسٹ میچ میں ۲۰ ہزار لوگوں کے سامنے کھیلنے کا امکان یہ دکھاتا ہے کہ کھیل نے کم وقت میں کتنی ترقی کی ہے۔ یہ سچ مچ حیرت انگیز ہے اور ایسی چیز ہے جس پر ہم سب کو بہت فخر ہو سکتا ہے۔" بہت کم ایسے ایکٹیو کھلاڑی ہیں جنہوں نے اس تاریخی تبدیلی کو دیکھا ہے جسے یہ ٹیسٹ میچ دکھاتا ہے۔ بیومونٹ سات سال کی رہی ہوں گی جب ستمبر ۱۹۹۸ء میں لارڈز نے آخرکار دو صدیوں پرانی روایت کو بدلا اور خواتین اراکین کے پہلے گروپ کو شامل کیا۔ وہ ۲۶ سال کی تھیں اور اپنے کریئر کے سب سے اچھے دور میں تھیں جب جولائی ۲۰۱۷ء میں انہوں نے ۵۰ اوور کے ورلڈ کپ فائنل میں جیت کے ساتھ پلیئر آف دی ٹورنامنٹ کی کارکردگی دکھائی۔ اتوار کو آسٹریلیا سے ٹی ۲۰ فائنل میں ہار کے بعد، یہ انگلینڈ کی خواتین ٹیم کی سب سے حالیہ عالمی ٹرافی بنی ہوئی ہے۔ جی ہاں، یہ بالکل درست خبر ہے۔ انگلینڈ کی مایہ ناز اوپنر اور ریکارڈ ساز بلے باز ٹیمی بیومونٹ نے بین الاقوامی کرکٹ سے سبکدوشی (ریٹائرمنٹ) کا اعلان کر دیا ہے۔ وہ بھارت کے خلاف لارڈز (Lord's) کے تاریخی میدان پر کھیلے جانے والے واحد ٹیسٹ میچ کے بعد انٹرنیشنل کرکٹ کو الوداع کہہ دیں گی۔ تینوں فارمیٹس میں سنچریاں: وہ ان چند انگلش خواتین کھلاڑیوں میں شامل ہیں جنہوں نے کھیل کے تینوں فارمیٹس (ٹیسٹ، ون ڈے اور ٹی20) میں سنچریاں بنا رکھی ہیں۔ 35 سالہ بیومونٹ نے اب تک انگلینڈ کے لیے 260 بین الاقوامی میچز کھیلے ہیں۔ لارڈز کا یہ تاریخی ٹیسٹ میچ ان کے شاندار بین الاقوامی سفر کا آخری مقابلہ ہوگا۔

ونڈیز نے سری لنکا کے خلاف ۲۳ سال بعد ٹیسٹ سیریز جیت لی

ویسٹ انڈیز اور سری لنکا کے درمیان کھیلا گیا دوسرا ٹیسٹ میچ ہائی اسکورنگ مقابلے کے بعد پانچویں دن ڈرا پر ختم ہوگیا

ویسٹ انڈیز اور سری لنکا کے درمیان کھیلا گیا دوسرا ٹیسٹ میچ ہائی اسکورنگ مقابلے کے بعد پانچویں دن ڈرا پر ختم ہو گیا۔ اس ڈرا کے ساتھ ہی ویسٹ انڈیز نے دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز ۱-۰ سے اپنے نام کر لی ہے۔ ویسٹ انڈیز اور سری لنکا کے درمیان کھیلا گیا دوسرا ٹیسٹ میچ ہائی اسکورنگ مقابلے کے بعد پانچویں دن ڈرا پر ختم ہو گیا۔ اس ڈرا کے ساتھ ہی ویسٹ انڈیز نے دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز ۱-۰ سے اپنے نام کر لی ہے۔ سری لنکا کے خلاف ہوم گراؤنڈ پر ویسٹ انڈیز کی یہ گزشتہ ۲۳ برس میں پہلی ٹیسٹ سیریز جیت ہے۔ میچ کے آخری دن سری لنکا نے اپنی دوسری اننگز ۹۲ رنز ۲ کھلاڑی آؤٹ سے آگے بڑھائی اور انتہائی جارحانہ انداز اپنایا۔ کپتان دھننجیا ڈی سلوا (۳۴)، سونال دنوشا (۱۷ رن) اور ملان رتنائکے (ناٹ آؤٹ ۲۰ رن) نے تیز رفتار اننگز کھیلیں جبکہ کامندو مینڈس ۴۴ رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ سری لنکا کا مقصد ایک ایسا بڑا ہدف دینا تھا جسے ویسٹ انڈیز عبور نہ کر سکے اور ساتھ ہی ان کے بولرز کو میچ جیتنے کے لیے پورا وقت مل جائے۔ ویسٹ انڈیز نے دفاعی لائن اپ کے ساتھ انہیں روکنے کی کوشش کی، تاہم سری لنکا نے صبح کے سیشن میں ۵ء۷ کے رن ریٹ سے ۱۳۹ رنز بنا ڈالے۔ جارحانہ مزاج کی وجہ سے لنکن ٹیم کی وکٹیں تو گریں لیکن وہ ایک بڑا ہدف سیٹ کرنے میں کامیاب رہے اور دوسری اننگز ۲۵۱ رنز ۹ کھلاڑی آؤٹ پر ڈکلیئر کر کے ویسٹ انڈیز کو جیت کے لیے ۳۰۰ سے زائد رنز کا ہدف دیا۔ جب ویسٹ انڈیز نے دوسری اننگز کا آغاز کیا تو سری لنکن بیسرز کو پچ سے غیر معمولی باؤنس ملا، لیکن ویسٹ انڈیز کے اوپنرز جان کیمپ بیل اور برینڈن کنگ نے انتہائی نپی تلی بیٹنگ کی۔ چائے کے وقفے کے دوران دو بار ہلکی بارش نے کھیل میں خلل ڈالا، لیکن کھیل جلد ہی دوبارہ شروع ہو گیا۔ کھیل کے دوران سری لنکن اسپنر پربھات جے سوریا کی ایک گیند پر امپائر نے برینڈن کنگ کو ایل بی ڈبلیو آؤٹ قرار دیا تاہم بلے باز نے ریویو لیا جس میں امپائر کا فیصلہ غلط ثابت ہوا اور کنگ ناٹ آؤٹ رہے۔ آخری سیشن میں دونوں اوپنرز، برینڈن کنگ (ناٹ آؤٹ ۵۱ رن) اور جان کیمپ بیل (ناٹ آؤٹ ۵۱) نے اپنی ففٹیاں مکمل کیں، جس کے بعد دونوں کپتانوں نے باہمی رضامندی سے میچ ختم کرنے کا فیصلہ کیا اور میچ ڈرا ہو گیا۔

۲۶ سال بعد نصیر الدین شاہ کی تمل سنیما میں واپسی

فلم کے پروڈیوسرز نے ان کی شمولیت کا باضابطہ اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ فلم ۱۶ اکتوبر ۲۰۲۶ء کو دنیا بھر میں ریلیز ہوگی

قومی ایوارڈ یافتہ اداکار نصیر الدین شاہ ۲۶ برس بعد تمل سنیما میں واپسی کر رہے ہیں۔ وہ دھنش اور موہن لال کی بڑے بجٹ کی ایکشن فلم کا حصہ بن گئے ہیں۔ فلم کے پروڈیوسرز نے ان کی شمولیت کا باضابطہ اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ فلم ۱۶ اکتوبر ۲۰۲۶ء کو دنیا بھر میں ریلیز ہوگی۔ قومی ایوارڈ یافتہ سینئر اداکار نصیر الدین شاہ ۲۶ سال کے طویل وقفے کے بعد تمل سنیما میں واپسی کے لیے تیار ہیں۔ وہ دھنش کی انتہائی متوقع فلم کی کاسٹ میں شامل ہو گئے ہیں، جس سے فلم کے لیے شائقین کا جوش مزید بڑھ گیا ہے۔ فلم کے پروڈکشن ہاؤس ونڈر بار فلمز نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر نصیر الدین شاہ کی شمولیت کا اعلان کیا۔ پروڈکشن ہاؤس نے ان کی تصاویر شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ "OM کی دنیا میں ایک مضبوط اضافہ۔ تجربہ کار اداکار نصیر الدین شاہ اس میگا پروجیکٹ کا حصہ بن گئے ہیں۔ فلم ۱۶ اکتوبر ۲۰۲۶ء کو دنیا بھر کے سنیما گھروں میں ریلیز ہوگی۔" اعلان کے فوراً بعد سوشل میڈیا پر مداحوں نے بھرپور ردعمل دیا۔ ایک صارف نے لکھا کہ "اگر نصیر الدین شاہ اپنی اداکاری کا وزن لائیں گے اور دھنش اپنی توانائی، تو یہ دو عظیم فنکاروں کا یادگار امتزاج ہوگا۔" ایک اور مداح نے تبصرہ کیا، "دھنش، موہن لال اور نصیر الدین شاہ ایک ہی فلم میں؟ اب ۱۶ اکتوبر کا انتظار مشکل ہو گیا ہے۔" ایک اور صارف نے مزاحیہ انداز میں لکھا کہ "اگر نصیر الدین شاہ نے بھی ایکشن کا رخ اختیار کر لیا تو پاپ کارن کے ساتھ بیٹھنا پڑے گا۔" ایک حقیقی واقعے سے متاثر ایک بڑے پیمانے کی ایکشن ڈرامہ فلم ہے، جس کی ہدایت کاری راج کمار پیریاسامی کر رہے ہیں۔ فلم میں دھنش مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں، جو ایک لکڑہارا بنتے ہیں اور جنگلات میں پھنسے مزدوروں کو بچانے کے لیے مسلح حملہ آوروں کا سامنا کرتے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق یہ فلم دو حصوں پر مشتمل ایک نئی سنیما کائنات کی پہلی قسط ہوگی۔ فلم میں ملیالم سپر اسٹار موہن لال بھی اہم کردار ادا کر رہے ہیں، جبکہ اب نصیر الدین شاہ کی انٹری نے اس کی اسٹار کاسٹ کو مزید مضبوط بنا دیا ہے۔ یہ نصیر الدین شاہ کی تقریباً ۲۶ برس بعد تمل فلم انڈسٹری میں واپسی ہوگی۔ اس سے قبل وہ ۲۰۰۰ء میں کمل ہاسن کی کلاسک فلم "ہے رام" (Hey Ram) میں نظر آئے تھے، جو بیک وقت تمل اور ہندی زبانوں میں بنائی گئی تھی۔ اس میں نصیر الدین شاہ نے مہاتما گاندھی کا کردار ادا کیا تھا، جبکہ کمل ہاسن نے فلم کی کہانی لکھنے، ہدایت کاری کرنے اور مرکزی کردار ادا کرنے کی ذمہ داری نبھائی تھی۔

فیفا ورلڈ کپ ۲۶ء فائنل: ہاف ٹائم شو میں جسٹن بیبر بھی پرفارم کریں

فیفا نے اعلان کیا ہے کہ کنیڈین پاپ اسٹار جسٹن بیبر ۲۰۲۶ء فیفا ورلڈ کپ فائنل کے پہلے سپر باؤل طرز کے ہاف ٹائم شو میں شریک ہوں گے

فیفا نے اعلان کیا ہے کہ کنیڈین پاپ اسٹار جسٹن بیبر ۲۰۲۶ء فیفا ورلڈ کپ فائنل کے پہلے سپر باؤل طرز کے ہاف ٹائم شو میں شریک ہوں گے۔ وہ پہلے سے اعلان کردہ میڈونا، شکیرا اور بی ٹی ایس کے ساتھ شریک ہیڈ لائنر ہوں گے، جبکہ برنا بوائے، گستاوو ڈوڈاہل، PS22 کورس اور سیسم اسٹریٹ کے مشہور کردار بھی شو کا حصہ ہوں گے۔ یہ تقریب ۱۹ جولائی کو نیوجرسی اسٹیڈیم میں ہوگی۔ فیفا نے باضابطہ طور پر اعلان کیا ہے کہ عالمی شہرت یافتہ کنیڈین گلوکار جسٹن بیبر ۲۰۲۶ء فیفا ورلڈ کپ فائنل کے تاریخی ہاف ٹائم شو میں پرفارم کریں گے۔ وہ میڈونا، شکیرا اور جنوبی کوریا کے سپر اسٹار گروپ بی ٹی ایس کے ساتھ شریک ہیڈ لائنر کے طور پر اس منفرد میوزیکل شو کا حصہ ہوں گے۔ یہ پہلا موقع ہوگا کہ فیفا ورلڈ کپ فائنل میں سپر باؤل کے انداز کا باضابطہ ہاف ٹائم شو منعقد کیا جائے گا۔ تقریب ۱۹ جولائی ۲۰۲۶ء کو نیویارک نیوجرسی اسٹیڈیم میں ورلڈ کپ فائنل کے دوران ہوگی، جہاں دنیا بھر کے اربوں ناظرین اس ۱۱ منٹ کی خصوصی پرفارمنس کو براہ راست دیکھ سکیں گے۔ اس تاریخی شو کی تخلیقی نگرانی کولڈ پلے کے مرکزی گلوکار کرس مارٹن کر رہے ہیں، جبکہ اس کا پروڈکشن Global Citizen کے اشتراک سے کیا جا رہا ہے۔ فیفا کے مطابق یہ ہاف ٹائم شو FIFA Global Citizen Education Fund کی حمایت کے لیے منعقد کیا جا رہا ہے، جس کا مقصد دنیا بھر کے بچوں کو تعلیم اور فٹ بال تک بہتر رسائی فراہم کرنے کے لیے ۱۰۰ ملین امریکی ڈالر جمع کرنا ہے۔ فیفا نے بتایا کہ ہر ورلڈ کپ ٹکٹ کی فروخت سے ایک ڈالر بھی اس فنڈ میں دیا جا رہا ہے، جبکہ اب تک ۵۰ ملین ڈالر سے زیادہ جمع کیے جا چکے ہیں۔ جسٹن بیبر نے اپنے بیان میں کہا کہ "فیفا ورلڈ کپ پوری دنیا کو ایک ایسے انداز میں متحد کرتا ہے جیسا کوئی دوسرا ایونٹ نہیں کرتا۔ اس تاریخی ہاف ٹائم شو کا حصہ بننا میرے لیے اعزاز کی بات ہے، خاص طور پر جب اس کے ذریعے بچوں کی تعلیم اور کھیل کے فروغ کی حمایت کی جا رہی ہو۔" نائجیرین سپر اسٹار برنا بوائے نے بھی اس موقع پر اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "فیفا ورلڈ کپ دنیا کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرتا ہے۔ پہلے فیفا ورلڈ کپ فائنل ہاف ٹائم شو میں افریقہ کی نمائندگی کرنا میرے لیے اعزاز بھی ہے اور ایک بڑی ذمہ داری بھی، جسے میں انتہائی سنجیدگی سے لیتا ہوں۔" جسٹن بیبر کے علاوہ اس خصوصی شو میں برنا بوائے، وینزویلا کے معروف کنڈکٹر گستاوو ڈوڈاہل، نیویارک کے PS22 کورس اور Coldplay بھی شامل ہوں گے۔

حقیقی میزائلوں اور بموں کی برسات ’کے دوران بننے والی صدام حسین کی فلم کہاں غائب ہوگئی؟

سنہ ۲۰۲۰ء میں اس کے پروڈیوسر نے بی بی سی کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں جبری بھرتیوں تفتیشی دباؤ، نیز مرکزی اداکار اولیور ریڈ کے غیر معمولی رویے سے جڑی کئی چونکا دینے والی تفصیلات بیان کی تھیں

جولائی 1983 میں فلم ’کلیش آف لوئیلٹیز‘ پہلی بار، اور تقریباً آخری بار، نمائش کے لیے پیش کی گئی۔ سنہ 2020 میں اس کے پروڈیوسر نے بی بی سی کو دیے گئے ایک انٹرویو میں جبری بھرتیوں، تفتیشی دباؤ، نیز مرکزی اداکار اولیور ریڈ کے غیر معمولی رویے سے جڑی کئی چونکا دینے والی تفصیلات بیان کی تھیں۔ صدام حسین کی سرپرستی میں بننے والی اس ہالی وڈ طرز کی فلم کے لیے سب سے بڑا خطرہ 1980 میں شروع ہونے والی ایران عراق جنگ بھی نہیں تھا حالانکہ فلم کی شوٹنگ بغداد کے نواحی صحرا میں اسی کے چند ہفتوں بعد شروع ہوئی تھی۔ ایک مسئلہ یہ بھی تھا کہ فلم میں کام کرنے والے اداکاروں اور عملے کے افراد کو بار بار جنگ میں خدمات دینے کے لیے طلب کیا جا رہا تھا اور وہ اچانک بغیر اطلاع سیٹ سے غائب ہو جاتے تھے۔ اسی طرح پہلی عالمی جنگ میں استعمال ہونے والے ہتھیاروں کی نقل کو ترکی کی سرحد سے لانے میں پیش آنے والی رکاوٹ بھی فلم کو روک نہ سکی، جب کسٹمز حکام نے ان ٹرکوں کو اس شبہے میں روک لیا کہ یہ اصلی اسلحہ عراقی فوج کے لیے لایا جا رہا ہے۔ تاہم فلم ایک غیر متوقع حیران کن واقعے کے بعد تقریباً دم توڑنے کے قریب پہنچ گئی تھی۔ ایک ہوٹل کے ریستوران میں مرکزی اداکار اولیور ریڈ نے نشے کی حالت میں ایک خالی شراب کی بوتل میں پیشاب کر دیا تھا۔ عراقی نژاد برطانوی پروڈیوسر لطیف جورفانی نے 2020 میں بی بی سی کے پروگرام ’وِٹنس ہسٹری‘ میں یاد کرتے ہوئے بتایا کہ ’میں نے ویٹر سے کہا کہ یہ بوتل اگلی میز پر لے جاؤ اور کہو یہ میری طرف سے ہے۔‘ وہ بتاتے ہیں کہ اس واقعے پر حکام سخت برہم ہو گئے: ’مجھے عراقی وزرا کی جانب سے ٹیلیکس موصول ہوئے جن میں صاف لکھا تھا، اس آدمی کو فوراً نکالو، ہم اسے اب یہاں نہیں چاہتے۔‘ جورفانی کے مطابق اس صورتحال نے انھیں ایک مشکل دوراہے پر کھڑا کر دیا: ’میں ایک ملٹی ملین پاؤنڈ فلم کا پروڈیوسر تھا۔ میں شوٹنگ کے درمیان مرکزی اداکار کو کیسے نکال سکتا تھا؟‘ بالآخر وہ حکام کو قائل کرنے میں کامیاب ہو گئے کہ اولیور ریڈ کو فارغ کرنا ممکن نہیں، کیونکہ ایسا کرنے کی صورت میں پوری فلم دوبارہ بنانی پڑتی۔ تاہم یہ مرحلہ انتہائی نازک تھا۔ یہ واقعہ اس فلم کی پروڈکشن کے دوران نظر آنے والے کئی تناؤ بھرے لمحات میں سے ایک تھا۔ اس فلم کی تیاری میں تین برس لگے، اس پر 30 ملین ڈالر، یعنی آج کے حساب سے تقریباً 100 ملین ڈالر، خرچ ہوئے۔ یہ بجٹ تقریباً اسی دور کی فلم ’ریٹرن آف دی جیڈی‘ کے برابر تھا۔ جب یہ فلم بالآخر مکمل ہوئی تو ’کلیش آف لوئیلٹیز‘ کو صرف چند مواقع پر ہی دکھایا گیا۔ جولائی 1983 میں ماسکو فلم فیسٹیول میں اس کا پریمیئر ہوا، جہاں اسے ایک ایوارڈ بھی ملا، مگر اس کے بعد اسے انگلینڈ کے شہر سرے میں لطیف جورفانی کے گیراج میں ڈبوں میں بند کر کے رکھ دیا گیا۔ فلم کا یہ انجام صدام حسین کے عزائم کے بالکل برعکس تھا۔ جولائی 1979 میں اقتدار سنبھالنے کے فوراً بعد صدام حسین نے ایک ایسی فلمی صنعت کا تصور پیش کیا تھا جو مغربی ناظرین کے لیے وطن پرستانہ بلاک بسٹر فلمیں تیار کرے۔ لطیف جورفانی نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ’صدام حسین عراق کو بین الاقوامی فلمی پروڈکشن کا مرکز بنانے کے لیے بہت پُرجوش تھے۔ شاید وہ سمجھتے تھے کہ ایک دن بغداد دریائے دجلہ کے کنارے ایک طرح کا ہالی ووڈ بن جائے گا۔‘ صدام حسین نے ایسے منصوبوں کا خاکہ پیش کیا، جن کا مقصد عالمی سطح پر عراق کی شبیہ کو بہتر بنانا تھا۔ آغاز کے طور پر وہ ایک ہالی ووڈ معیار کی فلم بنانا چاہتے تھے، جو ان کی بعث پارٹی کو 1920 میں برطانوی اقتدار کے خلاف اٹھنے والی عراقی انقلابی تحریک سے جوڑ کر پیش کرے۔ ’کلیش آف لوئیلٹیز‘ یا ’المسئلہ الکبریٰ‘ میں میسوپوٹیمیا سے جدید عراق کے قیام کی داستان بیان کی گئی اور ایک اداکار نے اسے ’صدام کی لارنس آف عریبیا‘ قرار دیا تھا۔ لطیف جورفانی کے مطابق، ’یہ 1920 کے ایک حقیقی واقعے پر مبنی ہے۔‘ اس قوم پرستانہ تحریک کے دوران برطانوی لیفٹیننٹ کرنل جیرالڈ لیچ مین کو فلوجہ کے قریب ایک باغی نے قتل کر دیا تھا۔ ’کلیش آف لوئیلٹیز‘ دراصل صدام کے تصورِ قوم کی ایک شاندار اور علامتی پیشکش تھی، جس میں ایک نئی قومی شناخت کے جنم کو ڈرامائی انداز میں دکھایا گیا۔ لطیف جورفانی، 1950 کی دہائی سے فلمی صنعت سے وابستہ تھے اور مشرق وسطیٰ میں کئی کم بجٹ فلمیں بنا چکے تھے، کو صدام حکومت کے روابط کے ذریعے اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کی پیشکش کی گئی۔ سنہ 1970 کی دہائی میں تیل کی قیمتوں میں اضافے کے باعث عراق کو حاصل ہونے والی غیر معمولی آمدنی کی وجہ سے مالی وسائل کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ لطیف جورفانی نے یاد کرتے ہوئے کہا کہ ’بغداد میں ہمارے دوست ایک بڑے عہدیدار کے پاس گئے اور کہا اگر ہمیں بین الاقوامی فلمی صنعت میں قدم رکھنا ہے تو سرمایہ کاری درکار ہوگی۔ جواب آیا، جو بھی درکار ہو۔‘ بھاری بجٹ والی ’کلیش آف لوئیلٹیز‘ میں ہالی ووڈ طرز کے سیٹ، جدید خصوصی ایفیکٹس اور سینکڑوں اداکار و تکنیکی عملہ شامل تھا، جنھیں بغداد لایا گیا۔ تاہم اسی دوران صدام حسین نے ایران پر حملہ کر دیا، جس نے اس بڑے منصوبے کو ایک غیر متوقع اور خطرناک صورتحال سے دوچار کر دیا۔ لطیف جورفانی نے 2016 کی دستاویزی فلم ’صدام گوز ٹو ہالی ووڈ‘ میں بتایا تھا کہ ’میرے پاس جنگ کے دوران عراق میں 140 لوگ موجود تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو شیپرٹن، پائن ووڈ یا ہالی ووڈ میں کام کرنے کے عادی تھے، نہ کہ ایسے ماحول میں جہاں ہر طرف حقیقی میزائل اور بم چل رہے ہوں۔‘